صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 جون 2025ء بمطابق 27 ذوالحجہ 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چونتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ o حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ o كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ o ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ o كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ o لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ o ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ o ثُمَّ لَـتُسۡـَٔـلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ۔

(ترجمہ): اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اِس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ دیکھ کر رہو گے۔ پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اُسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اُس روز تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ 'Leave application':

جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے; جناب شرافت علیصاحب، ایم پی اے، آج کے لئے; جناب محمد رشاد خانصاحب، ایم پیاے، آج کے لئے; جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے; جناب ظاہر شاہ طور و صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے;

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 25-2024 پر عمومی بحث

Mr. Speaker: Item No. 4. General discussion on supplementary budget for the financial year 2024-25, including appropriation and charged expenditures, in the House.

جناب اپوزیشن لیڈر صاحب، یہ سپلیمنٹری بجٹ اس دن چونکہ اسی کے ساتھ Lay ہو گیا تھا، یہ ڈسکشن آج اس پر کر لیتے ہیں، ڈسکشن، تو بالکل آپ کے جو لوگ بات کرنا چاہتے ہیں یا اپوزیشن بینچز سے، وہ پہلے بات کر لیں، اس طرح Simultaneously پھر ہم اس کا توازن برقرار رکھیں گے، ٹھیک ہے۔ جی جلال خان۔

جناب جلال خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، اس پر ڈسکشن سے پہلے ایک دو چیزیں، ذرا ان پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک، کل ادھر چوک میں سرکاری ملازمین Protest کر رہے تھے، اور GenuineDemand تھا، اس کے بجائے کہ گورنمنٹ ان کو Engage کر کے سن لیتی، جو فیڈرل گورنمنٹ نے جو کچھ ریلیف دیا ہے وہ Implement کیا ہے، پنجاب گورنمنٹ نے وہ Implement کیا ہے، بلوچستان نے وہ Implement کیا ہے، سندھ نے، واحد یہ صوبہ ہے کہ نہ ان کو سنا، نہ ان کو Engage کیا، نہ ان سے بات کی، بلکہ الٹا ان کے اوپر شیلنگ بھی کی گئی، ان کو Arrest بھی کیا، اس کی میں مذمت کرتا ہوں۔ پولیٹیکل گورنمنٹ کا کام یہ ہے کہ اپنے لوگوں کو

ریلیف دے لیکن بد قسمتی سے ادھر جو کچھ ہو رہا ہے تو بہت افسوسناک ہے۔ جناب سپیکر، ایک دو رات پہلے ایک واقعہ ہوا، یہ ہمارا ایک ٹکٹ ہولڈر ہے، وہ تہکال میں Protest کر رہے تھے، ان کو رات کو اٹھایا جاتا ہے اور لے جا کر ڈی آئی خان آٹھ گھنٹے تک ان کو گاڑی میں بٹھا کر جن حالات میں ڈی آئی خان لے جایا گیا، ادھر آپ لوگ فریاد کرتے ہو کہ ہم Protest کرتے ہیں، ہمارے اوپر شیلنگ ہوتی ہے، فلاں ہے، ڈمکاں ہے، آپ جو Protest کرتے ہو وہ آپ اسلام آباد کو قبضہ کرنے کے لئے جاتے ہو، وہ کسی کو قبضہ نہیں کر رہا تھا، وہ Just لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاج کر رہے تھے، ایک سیاسی ورکر ہے، اگر یہ سیاسی گورنمنٹ ہے تو فی الفور اس کو رہا کیا جائے۔ جناب سپیکر، میں اس سپلیمنٹری بجٹ پر آتا ہوں، ایک دو باتیں، اور پھر اگر میں بجٹ میں پھنس جاؤں تو پھر وہ بھول جاؤں گا، ایک دو تجاویز ہیں، ایک یہ جو اسمبلی کا ساؤنڈ سسٹم ہے، یہ اس طرف سے کوئی بات ہو، اس طرف سے کوئی بات ہو تو ہم Proper سن بھی نہیں سکتے Without this headphones تو Kindly اس کو اپ گریڈ کیا جائے، یہ وہی سکول لیول کا سسٹم ہے، یہ پراونشل اسمبلی ہے، یہ ساؤنڈ سسٹم کا میں کہہ رہا تھا کہ اس کو اپ گریڈ کرنا چاہیئے، یہ سسٹم جو میں Feel کر رہا ہوں وہ سب Feel کر رہے ہیں، یہ جو Headphones لوگوں نے لگائے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ Proper ہم سن نہیں سکتے۔ نمبر دو، ایک اور چیز، جو Suggestion ہے میری، وہاں پر آپ دیکھ رہے ہیں، یہ ایم پی ایز جا کر ادھر رجسٹر پر سائن کرتے ہیں، یہ سسٹم اب تمام اسمبلیز میں ختم ہوا ہے، یہ Awkward بھی لگ رہا ہے کہ ایم پی ایز جا کر لائن میں رہیں اور ادھر رجسٹر پر سائن کریں، جس طرح سکول میں بچے حاضری لگاتے ہیں، تو وہ ایک سسٹم ہے، اس کو ٹھیک کرنے کے لئے ہے، اگر آپ کے اتنے ایمپلائز ہیں، دو تین بندوں کی اگر آپ ڈیوٹی لگالیں تو وہ روزانہ Printed chart نکالیں جس پر "کے پی" لکھا ہو، ایم پی اے کا نام ہو، خود ادھر وہ سرچ کر کے کہ کون Available ہے، Tick mark کریں، یہ نیشنل اسمبلی میں بھی ہے، باقی اسمبلیز میں بھی ہے، یہ جو بھی جاتا ہے تو عجیب لگتا ہے، یہ ایک Suggestion ہے، Doable کام ہے، کوئی پیسہ بھی خرچ نہیں ہوگا، دو بندے یہ Easily کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ٹھیک ہے، یہ بڑی صائب Suggestion ہے۔ سیکرٹری اسمبلی، اس کو آپ دیکھ لیں، سیکرٹری ایڈمنسٹریشن، آپ بھی دیکھ لیں، دو بندوں کی ڈیوٹی لگالیں، کوئی ضرورت نہیں ہے، اپوزیشن لیڈر کے Signatures کی، یہ بڑی صائب بات ہے کہ ایم پی ایز جائیں اور Signatures کریں۔

Leader of the opposition: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: اس کو اسی طرح کرکے Submit کر دیا کریں اور ساؤنڈ سسٹم پر بھی ہماری بات چیت چل رہی ہے، اگر وہ ہمیں Available ہو گیا یو رپی یونین سے تو ہم وہ Replace کر سکتے ہیں اس کے ساتھ، اگر وہ Available نہ ہوا۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، یہ بہت ضروری ہے، ابھی میں Proper نہیں سن رہا۔

جناب سپیکر: ادھر مشیر خزانہ بھی ہوں گے، سی ایم صاحب بھی ابھی ادھر ہی تھے، تو پھر ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو چینج کرنے کی بات کر لیں گے مگر یہ چونکہ ذرا Expensive system ہوتا ہے، میرا خیال ہے، اس میں بھی بیس پچیس، تیس کروڑ روپے لگیں گے۔

قائد حزب اختلاف: یہ فنانس منسٹر بیٹھا ہے، اس کے لئے سپیشل کریں گے، یہ آپ کے لئے بہت نیک نامی ہو گی، چیزوں کو اپ گریڈ کرنا، یہ آج ہم ہیں، کل کوئی اور ہو گا، پرسوں کوئی اور ہو گا، Proper system ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء آپ سن رہے ہیں ناں، یہ اپوزیشن لیڈر صاحب کی بات بڑی صائب بات ہے، بعض اوقات بات سمجھ نہیں آتی، Clarity نہیں ہوتی، اس میں اگر ہمارے پاس جو یورپی یونین سے جو ہمارا ایگریمنٹ ہوا، اگر اس پر Implementation ہو گی، ہم اسے چینج کر سکتے ہیں تو ہم خود کر لیں گے، اگر نہ ہوا تو پھر اس طرح آپ اس کے لئے ہمیں فنڈز Provide کریں گے، Incase آپ اس کی ہمارے ساتھ کمٹمنٹ کرتے ہیں، ذرا کھڑے ہو کر مجھے جواب دے ناں۔

قائد حزب اختلاف: مائیک On کریں ناں۔۔۔۔۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): جناب سپیکر صاحب، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر آفیسرز لابی میں، میں ان کو ڈائریکشن دیتا ہوں، فرض کریں کہ آپ نے خود سے کر لیا وہ ڈونرز سے، ٹھیک ہے ناں، پھر تو Provide کر دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: .Okay, ji ارشد ایوب خان کا مائیک On کریں۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): ڈاکٹر صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے، یہ تو پہلے آپ فنڈنگ کی کمٹمنٹ لے رہے ہیں، سب سے پہلے تو اس کی کوئی Estimated cost ہے، کسی سے Estimate لگوائیں، آپ کسی ایکسپرٹ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنا، بیس پچیس کروڑ روپے ہو گی، یہ اس سے کم تو نہیں ہوتا۔
وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہاں، جتنی بھی ہو، اس کے بعد پھر منسٹر فنانس بیٹھیں، اگر وہ فنانس Takeover کر سکتا ہے ورنہ ڈونرز بھی کافی ہیں۔ دوسرا، ڈاکٹر صاحب، آپ کی بڑی اچھی تجویز ہے، یہ فرسودہ نظام ہے، یہ بزرگ ہمارے بیٹھے ہیں، ہم ان کو سلام پیش کرتے ہیں، اسی بہانے ان کو "ہیلو ہائے" ہو جاتی ہے، رجسٹر پر جو حاضری لگاتے ہیں، آپ کو آواز آرہی ہے، اس میں آپ نے بڑی اچھی تجویز دی ہے کہ ایک دو بندے آکر اور وہ حاضری لگائیں۔ دوسرا یہ بھی ہو سکتا ہے، آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے، یہ Face recognition system لگوا لیں، اس دروازے پر بھی، اس دروازے پر بھی، دو دروازوں پر جو اندر آئے گا وہ Catch کر لے گا، پر اسیس بڑا Simple ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: شاہ صاحب (سیکرٹری اسمبلی سے) نہیں تھا، پھر جب آپ Face recognition system اگر لگاتے ہیں تو پھر میرا خیال ہے یہ ٹھیک ہے، تینوں دروازوں پر جو ہے ناں، بس ٹھیک ہے، اس کو کرتے ہیں، Face کی ارشد ایوب خان نے بات کی، ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔
قائد حزب اختلاف: تھینک یو سر، میں مشکور ہوں۔ اب میں بجٹ کے اوپر آتا ہوں، جو سپلیمنٹری بجٹ ہے اس کو میں کوئی غیر آئینی نہیں کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ آرٹیکل 124 کے Under یہ گورنمنٹ کا Right ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ لے کر آئے لیکن یہ دیکھ کر، ادھر جو تقاریر ہم نے سنی تھیں، یہ گورنمنٹ جو دعوے کر رہی تھی کہ ہم نے زبردست بجٹ پیش کیا، ہم نے یہ کیا ہے، ہم نے وہ کیا ہے، ابھی آپ جو لے کر آرہے ہو، یہ دو سو چالیس (240) بلین ہیں، دو سو چالیس (240) بلین کا سپلیمنٹری بجٹ لے کر آنا یہ کیا Show کرتا ہے؟ یہ بجٹ بنانا، یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے، اس میں جو چیزیں ہیں، میں ایک ایک بات کرتا ہوں، جو جو ڈیپارٹمنٹس ہیں جناب سپیکر، یہ آپ لوگ جو سمجھتے ہوں، ہم اس طرف سے کچھ Recommendations دیتے ہیں، وہ بھی آپ بلڈوز کرتے ہوں، عقل کل اپنے آپ کو سمجھتے ہو، دو سو چالیس (240) بلین لے کر آیا ہے، Supplementary means کہ آپ یہ لگا چکے ہیں، یہ پیسے آپ لگا چکے ہیں، یہ اسمبلی سے Approval لینا Formality ہے، آپ نے جو بجٹ دیا تھا تو یہ Lack of interest ہے، Lack of talent ہے، Lack of vision ہے، Lack of seriousness ہے کہ ایک سال کے درمیان دو سو چالیس (240) بلین آپ لوگوں نے اڑا دیئے ہیں۔ اس طرح میں اس پر بہت لمبی چوڑی ڈسکشن نہیں کرنا چاہتا، باقی کو لیگز کریں گے، میں چاہتا بھی ہوں کہ آج باقی کولیگز کو

زیادہ ٹائم ملے لیکن یہ اس میں Current expenditure جو ہے وہ کتنا Exceed کر چکے ہیں، وہ ایک سو بانوے (192) بلین ہیں، ایک سو بانوے (192) بلین آپ کے Current expenditure میں آپ کا جو Allocated budget تھا اس سے زیادہ آپ نے خرچ کیا۔ چند ڈیپارٹمنٹس میں بتاتا ہوں، کل ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے میں نے بات کی کہ بسکٹ کا خرچہ تین کروڑ پچاس لاکھ سے چلا جاتا ہے گیارہ کروڑ پر، اس طرح Discretionary fund بلین سے اوپر چلا جاتا ہے، اس طرح کل جو میں نے بتایا تھا کہ Expenses میں ہمارا چیف منسٹر سیکرٹریٹ We are on the top، "صاف چلی شفاف چلی"، آپ نے جیت لیا ہے، یہ جو سفر تھا کیونکہ ہمارا جو خرچہ ہے سی ایم سیکرٹریٹ کا، وہ 16 بلین، پنجاب کا جو خرچہ ہے وہ 14 بلین اور سندھ کا جو خرچہ ہے وہ 13 بلین، یہ تو آپ جیت گئے ہیں جناب سپیکر، مبارک ہو سی ایم سیکرٹریٹ کو، (تالیاں) کل بھی میں نے کہا تھا کہ Austerity drive آپ جو کرتے رہے ہو کہ آپ کی کفایت شعاری ہے، ہم بہت عقلمند ہیں، ہم نے پیسے بچائے ہیں، اس لئے یہ سرپلس ہے، اس لئے یہ اس طرح آپ اتنے عقلمند تھے تو دو سو چالیس (240) بلین آپ نے جو کھایا ہے، Without permission of this House تو آپ کی عقل کدھر گئی؟ جناب سپیکر، اس میں ایک ڈیپارٹمنٹ، وہ ہنسنے والی بات ہے، یہ Prison کے لئے، جیل کے لئے، جیل خانہ جات کے لئے آپ لوگوں نے 14 بلین اور ادھر لے کر آئے، ادھر کس چیز کے خرچے ہیں؟ خرچہ کس چیز کا ہے کہ کتنے قیدی ہیں؟ اس کے کھانے پر کتنا خرچہ آئے گا؟ ادھر جو ایمپلائز ہیں ان پر کتنا خرچہ آئے گا، کس بندے کو یہ پتہ نہ ہو کہ کتنا خرچہ آتا ہے؟ ایک Simple سی مثال میں دیتا ہوں، ایک بندہ گھر کا بجٹ بناتا ہے تو وہ اس کو دیکھ کر کہ میری Receivable amount کتنی ہے، Earning کیا ہے اور مجھے لگانا کتنا ہے؟ جب آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ صرف قیدیوں کو روٹی کے لئے آپ 17 بلین مانگ رہے ہوں، یہ شرم کی بات ہے، یہ اس گورنمنٹ کی کتنی Seriousness ہے؟ میں تو حیران ہوں، یہ صرف ڈائیلاگ مارنے سے گورنمنٹ نہیں چلتی، اس کام سے آپ کو کس نے روکا ہے کہ گورننس بہتر کریں، یہ سیلریز میں کئی بلین اس نے ڈیمانڈ کئے ہیں آپ کو، یہ کونسی راکٹ سائنس ہے کہ آپ کو پتہ نہیں ہے، ایک Click مار کر آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ کتنے آپ کے ایمپلائیز ہیں اور کیا سیلری ہونی چاہیئے؟ یہ کون سی راکٹ سائنس ہے جناب سپیکر، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والے اتنی بھی زحمت نہیں کرتے، اتنا کوئی ٹائم نہیں لیتا کہ یار! یہ پورے صوبے کی چار کروڑ سے زیادہ آبادی ہے، ان کے لئے ہم بجٹ بنا رہے ہیں، کیا گل ہم کھلا رہے ہیں۔ اس

طرح ڈیویلپمنٹ کا دیکھیں، کئی بلین کا اس میں ڈیمانڈ کیا ہے، ادھر کل تقریر کر رہے تھے کہ ہم نے اتنے سو پراجیکٹس کمپلیٹ کئے ہیں، اس میں کمپلیٹ ایک بھی نہیں ہے، وہ جنرل بجٹ جو آپ کا تھا، اس سپیچ میں میں کہہ چکا ہوں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے، ہیلتھ میں آپ نے کیا کیا، ایجوکیشن میں کیا کیا ہے، کمیونیکیشن میں کیا کیا، سوشل سیکٹر میں کیا کیا؟ وہ تفصیلی باتیں میں کر چکا ہوں لیکن اس پر میں بات کر رہا ہوں جو آپ خرچ کر چکے ہوں، Formalities ہم کر رہے ہیں کہ یہاں سے آپ کو Approval دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک چیز میں Appreciate کرتا ہوں، وہ چیز جو اس پر آپ نے غریبوں کے لئے پیکج، سپیشل ایجوکیشن اس کے لئے پیسے مانگے ہیں لیکن اس وقت آپ کا ویژن کدھر تھا؟ جب اوریجنل بجٹ آپ بنا رہے تھے، یہ اوریجنل بجٹ میں کیوں Reflect نہیں ہوا، اس وقت آپ کی سوچ کیا تھی، اس وقت آپ کیوں نہیں فوکس کر رہے تھے کہ سپلیمنٹری میں اربوں مانگ رہے ہو، اس وقت آپ کا یہ ویژن نہیں تھا، درمیان میں آگیا، سال کے درمیان آپ کا ویژن تبدیل ہو گیا کہ یہ کرنا چاہیئے، یہ کرنا چاہیئے، تو جو کام آپ کے Appreciation کے بھی ہوں ان پر بھی Blunder کرتے ہیں اور اس طریقے سے لے کر آتے ہیں۔ اس طرح جناب سپیکر، یہ پولیس کی بہت باتیں ادھر ہوئیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ کی ہم نے تنخواہیں بڑھائی ہیں، ہم نے یہ پنجاب کے برابر کر دیں، یہ جو صوبہ ہے، یہ پچیس سال سے فرنٹ لائن صوبہ ہے، ہماری پولیس سپاہی سے لے کر آئی جی تک شہادتیں دے چکے ہیں، اس کے ساتھ پینتر اکیا ہے، آپ لوگوں نے، اس کے لئے Special one percent، آپ کو Terrorism کا فنڈ بھی ملتا ہے، اس سے بھی ابھی بن جاتے ہیں ساڑھے پانچ سو بلین Something like this، اس میں جو Modernization کے نام سے ایک فنڈ تھا، اس کو آپ نے Slash کیا ہے، آج بھی اس صوبے کا جو فرنٹ لائن ہے، سی ٹی ڈی کے آفسز Rented building میں ہیں، آپ کے ایکس فاٹا میں ایک پولیس اسٹیشن وہ بھی Rented building میں ہے، آپ Equipment کا موازنہ کریں، آج بھی ہم لاہور جاتے ہیں، ادھر کوئی فارنزک لیب نہیں ہے، ادھر کوئی ایک بھی سیف سٹی نہیں ہے، پورا پنجاب چلا گیا ٹوٹل سیف سٹی پر، ادھر ایک بھی نہیں ہے، آپ لوگ کیا کر رہے ہیں، آپ کی جو ڈیوٹی ہے، کل وہ چیف منسٹر صاحب پریشان ہوئے کہ آپ نے میرے دور کی بات نہیں کی لوٹوں کی بات کی، تو یہ This year جناب سپیکر، جو Militancy incidences ہیں تو ان میں Twenty five percent increase (25%) ہوا This year، اس سال، اس سال کو آپ پھر لوٹوں کے کھاتے میں ڈالتے ہو،

جس کھاتے میں ڈالتے ہو Twenty five percent (25%) increase is on record.جو Incidenceہیں آپ فگرز اٹھالیں، میں زیادہ تفصیل نہیں کہوں گا، باقی دوست بات کریں گے لیکن جناب سپیکر، خدارا یہ چاہیئے گورنمنٹ کو کہ کچھ چیزیں ہوتی ہیں ان پر پالیٹیکس ضرور کریں لیکن کچھ چیزیں ہوتی ہیں، آپ کے اوپر Responsibility بھی ہے، آپ Uninterrupted third timeاس صوبے میں حکومت میں ہو تو آج آپ کیا کہہ سکتے ہو کہ ہم نے کیا کیا ہے اس صوبے کے لئے؟ مجھے کوئی ایک پراجیکٹ بتادیں، اگر میں بتادوں فلاں پراجیکٹ ہے، فلاں پراجیکٹ ہے تو اس میں اربوں کی کرپشن نکل آتی ہے، تو یہ صوبہ ہوگیا ہے کرپشن کی نذر، اور کرپشن ادھر بھی Systematic corruption چل رہی ہے، جناب سپیکر، Systematic کا لفظ میں نے Use کیا ہے، پہلے جو لوگ کرپشن کرتے تھے تو چھپا کر کوئی کرتا تھا، ابھی یہ کہتے ہیں کہ لوگوں کے خرچے ہیں کیا کریں ہم، خرچے لگ جاتے ہیں، تو Systematic corruption چل رہی ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ میں چل رہی ہے، یہ آج اس پر میں اور ڈیٹیل میں بات نہیں کر رہا جناب سپیکر، میرے پاس کچھ چیزیں ہیں وہ Mature ہو رہی ہیں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں، کل ایک جھلک میں نے دکھائی کہ آپ کے آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے کہ دو سو بلین کی کرپشن ہے، دو سو بلین، کل کی بات ہے، کل میں نے یہ بتائی ہے لیکن باقی چیزیں بھی اب آرہی ہیں، خدا کے لئے سیریس ہو جائیں، You are government، صرف اس کے لئے تگڑے نہ ہو کہ اپوزیشن کوئی بات کرے آپ وہاں سے تقریر مار کر چلے جائیں، اس طرح حکومتیں نہیں ہوتیں، ادھر سے آپ کو آئے گی، اپوزیشن کا کام یہ ہے لیکن اپنی پرفارمنس پر بھی توجہ دیں، آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ تین دفعہ جو کچھ ہوا اس پر اور میں کچھ نہیں کہتا، کل میں نے ایک ریہرسل بھی کی کہ کون خان صاحب کی ساتھ ہے، کون سی ایم صاحب کے ساتھ ہے؟ آپ لوگوں نے کہا تھا، بڑھکیں آپ نے ماری تھیں کہ ہم نہیں کریں گے، کل میں نے آپ کو موبائل اٹھا کر دکھایا کہ یہ علیمہ بی بی کا ٹوئٹ ہے، آج اس کی ویڈیو آئی ہے، آج اس کی ویڈیو ہے، وہ کہہ رہی ہیں، میں نہیں کہہ رہا، وہ کہہ رہی ہیں کہ "کے پی" اسمبلی، "کے پی" گورنمنٹ نے پی ٹی آئی سے عمران کو مائنس کر دیا، یہ ویڈیو چل رہی ہے، اس کی یہ ویڈیو ہے، تو میں آپ کو صحیح مانوں، اس کو صحیح مانوں، یہ کنفیوژن بھی بہت زیادہ ہے، خدا کے لئے یہ بھی کلیئر کر دیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ جناب اپوزیشن لیڈر صاحب۔ میں حیدر آباد سندھ سے آئے ہوئے اپنے مہمانوں، مومن خان، اظہر گل اور عتیق خان کو اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ کون بات کرے گا؟

(شور)

جناب سپیکر: اچھا لائق خان، آپ بات کرتے ہیں؟۔

(شور)

جناب سپیکر: جناب مولانا صاحب، اگر پہلے اقبال خان، کل بھی وہ ہم سے رہ گیا تھا، یہ کل رات کو بھی بہت خفا ہو گیا تھا، آپ بات کرتے ہیں پہلے۔

جناب محمد اقبال خان: مولانا صاحب دې اوکړی خیر دے۔

جناب سپیکر: اچھا، میرا خیال ہے کہ مولانا صاحب کے احترام میں آپ اس پر بعد میں کمٹمنٹ کر لیں، مولانا صاحب کا احترام ہمیں بہت بڑے مقدم ہیں۔ جی مولانا صاحب۔

جناب لطف الرحمان: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمْ اَمَا بَعْدْ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے سپلیمنٹری بجٹ پر مجھے موقع دیا ورنہ ہمیں یہ خطرہ تھا کہ شاید آپ بولنے ہی نہ دیں اور آپ سپلیمنٹری بجٹ بھی پاس کر دیں، یہ آپ کی مہربانی ہے۔ ایک ہماری اسمبلی کی جو روایات رہی ہیں اور جو ہماری اسمبلی کے رولز ہیں، شاید ہماری کوئی ریت بن گئی ہے کہ ہم نے ان رولز کو کیسے بلڈوز کرنا ہے، اس کو کچل دینا ہے، ہم نے آگے جانا ہے۔ جناب سپیکر، آپ اس اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں، لگ بھگ چار کروڑ یا اس سے Something یہ ایک نمائندہ پارلیمنٹ ہے، تمام اس صوبے کے عوام ہماری طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ یہ اسمبلی عوام کے فائدے کے لئے، عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کیا فیصلے کرتی ہے۔ جناب سپیکر، رولز ہم نے بنائے ہیں کہ ہم ان رولز پر چل کر اس اسمبلی کو چلائیں گے۔ مجھے کل بہت افسوس ہوا، جب آپ کی اسمبلی کے رولز یہ ہیں کہ جب آپ ایک شیڈول دیتے ہیں، اس شیڈول کے مطابق اگر جو کٹ موشن ہے، جو گرانٹ پاس کرنی ہے، اس کے لئے اگر ٹائم، مدت نہیں بجتی تو پھر آپ کو اختیار ہوتا ہے کہ آپ اس رولز کو Relax کر کے وہ سب کٹ موشن سائیڈ پر رکھ کر گرانٹ کو پاس کرنا ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کے تھرو آپ اجازت دیتے ہیں وہ اس کا ایک طریقہ کار ہے، اسی طریقہ کار سے ہم اس اسمبلی کو دیکھتے ہیں کہ وہ اسمبلی چلے لیکن کل ہمارے پاس ٹائم تھا، ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ ایسی کیا جلدی ہے کہ جس بنیاد پر اس اسمبلی کو ایک دن میں بجٹ پاس کرنے کو کہا جا رہا

ہے، جو شیڈول ٹائم ہے، جو آپ نے دیا ہے، اس شیڈول ٹائم کے مطابق آپ اسمبلی نہیں چلانا چاہتے، وجہ کیا ہے ؟ ٹائم بھی ہے۔ جناب سپیکر، اگر سازش کی بات کی جاتی ہے کہ جی ہمارے خلاف سازش ہے تو وہ سازش کس نے رچائی ہے ؟ آپ کے پاس تو دو تہائی اکثریت سے زیادہ اکثریت ہے، آپ کو بجٹ پاس کرنے سے کس نے منع کیا؟ آپ کے اندر سے اگر کوئی سازش ہوتی ہے تو اس کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں، آپ سارا الزام وہ اپوزیشن پر لگا رہے ہیں کہ جی یہ ہمارے خلاف سازش کر رہے ہیں، آپ نے ملاقات کرنی تھی تو کرنی تھی، نہیں کرنی تھی تو نہ کرتے، آپ کی کمیٹی بنی، آپ پر اعتماد نہیں تھا، آپ کی ملاقات سے وہ مطمئن نہیں تھے، شاید آپ ہمیں کچھ کہیں کہ وہاں آپ کو ہدایات کچھ ملیں، اس سے ہمارا کیا عمل دخل ہے، ہماری کہاں سے سازش آ گئی، اگر آپ پر اعتماد اپنے اسمبلی ممبران یا آپ کی پارٹی آپ کے اوپر نہیں کرتے، آپ قائد ایوان بنے ہوئے ہیں لیکن اس کا سارا الزام آپ اپوزیشن پر ڈالتے ہیں، کس نے آپ کو اسمبلی سے بجٹ پاس کرنے سے روکا ہے، کسی نے نہیں روکا؟ آپ لوگوں نے کہا، ہم نے پوچھنا ہے، ہم نے آپ کو یاد دلایا، آپ کے ممبران کو کہ آپ کہتے ہیں کہ جب تک ہم عمران خان سے اجازت نہیں لیں گے، تب تک ہم نے بجٹ پاس نہیں کرنا، پھر اس کا ڈرامہ رچایا گیا کہ جی ہمیں تو اجازت نہیں ملی، پھر وہ کمیٹی تھی، آپ کی ملاقات ہو سکتی تھی، میری ملاقات سے مطمئن نہیں تھے، کمیٹی ملتی تو کمیٹی سے یہ لوگ مطمئن ہوتے، وہ ملنے نہیں دیا وہ ایک سازش چل رہی تھی، اس لئے ہم نے یہ سب کچھ بلڈوز کیا، جناب سپیکر، شیڈول کے مطابق تو سسٹم ٹھیک جا رہا تھا، اس کو کیوں بلڈوز کیا گیا؟ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ ہمیں نہیں بتایا گیا، کیا وجہ ہے کہ ہم نے شیڈول کو روند ڈالا ؟ اگر ملاقات جمعرات کے دن بھی آپ کی ہو جاتی تو آپ کے پاس پھر بھی ٹائم تھا، آپ بجٹ کو پاس کر لیتے لیکن ڈر یہ تھا کہ کوئی احکامات اور نہ آ جائیں، ہمیں جو ہے ناں، کوئی احکامات آتے اور ہم یہ بجٹ پاس نہ کر سکیں، اس ڈر کی وجہ سے کل ایمرجنسی میں یہ چیز پاس کی گئی، ہمیں جو سمجھ آئی وہ تو یہی ہے، آپ لوگوں نے تو نہیں کہا، آپ لوگوں نے تو ہمیں نہیں سمجھایا کہ ہمیں یہ جلدی کس بات کی ہے، ہمیں جو سمجھ میں آتا ہے، شاید یہ تھا کہ آپ ان احکامات سے ڈر رہے تھے کہ وہ احکامات آئیں گے اور پھر شاید ہمیں بجٹ پاس کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ جناب سپیکر، یہ کبھی پچھلی Interim government کے اوپر الزامات ڈالتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسمبلی توڑی، اسمبلی توڑنے کا اختیار جو میں جہاں سے بات کر رہا ہوں کہ یہ ایک ریت پڑ گئی ہے کہ ہم نے کیسے Violation کرنی ہے، وہ جو ایک اختیار ملتا ہے، آئین کی طرف سے کہ جب کبھی ایسا مواقع آتے ہیں کہ جس سے اسمبلی

Hang ہو جائے، حکومت نہ چل سکے، ہم کوئی بل پاس نہ کر سکیں تو پھر وہ اختیارات آتے ہیں کہ ہم اسمبلی کو توڑ کر ایک نئی اسمبلی عوام کی طرف آ جاتے ہیں، وہ اسمبلی بنائیں لیکن ہم اس اختیارات کو بھی غلط استعمال کرتے ہیں، آپ کے پاس دو تہائی اکثریت ہونے کے باوجود آپ اسمبلی توڑتے ہیں، عدم اعتماد پنجاب میں ہوتا ہے تو وہ عدم اعتماد آپ کے خلاف پاس نہیں ہوتا، آپ کی حکومت قائم رہتی ہے، وہ عدم اعتماد ناکام ہونے کے بعد بھی آپ اسمبلی کو توڑتے ہیں تو اس کا کوئی جواز آپ بتائیں ناں؟ کوئی اخلاقی، کوئی آئینی جواز آپ کو ملتا ہے، وہ جواز آپ کو اس لئے نہیں ملتا کہ آپ اپنی مرضی سے اسمبلی کو توڑیں، ایک فردِ واحد جو ہے ناں، یہ فیصلہ کرے کہ میں نے اسمبلی کو توڑنا ہے، اس طرح اسمبلی نہیں ٹوٹا کرتی اور نہ توڑی جاتی ہے، یہ غلط ایک ریت بنی ہوئی ہے کہ ہم اس سے غلط فوائد حاصل کرتے ہیں، ناجائز فائدہ ہم اس کا اٹھاتے ہیں اور پھر الزامات دوسروں پر ڈالتے ہیں کہ جی اس وقت یہ ہوا، فلاں ہوا، آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ آپ جو کہتے ہیں کہ کل آپ کے چیف منسٹر نے جو بھڑکیں ماری کہ ہم نے اپنے زور بازو سے نتائج اپنی مرضی کے مطابق نکالیں ہیں، عوام کے زور پر ہم نے الیکشن کے نتائج یہاں صوبے میں دھاندلی نہیں کرنی دی، میں نے اس دن بجٹ پر بھی تقریر کرتے ہوئے یہ بات کی کہ دھاندلی پورے پاکستان میں ہوئی ہے، آپ اور ہم جب ایک نقطے پر اکٹھے ہوئے تھے، وہ اس دھاندلی کی بنیاد پر ہوئے تھے کہ دھاندلی پورے ملک میں ہوئی ہے، آپ کا مؤقف یہ تھا کہ ہمارے صوبے میں نہیں ہوئی، ہم نے کہا کہ نہیں، آپ کے صوبے میں آپ کے لئے دھاندلی کی گئی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو چیف منسٹر ہے، ٹھیک ہے، چیف منسٹر تو اب ہے، وہ اپنے آپ کو قائد ایوان سمجھتا ہے اور وہ سمجھے لیکن فارم سینتالیس کی یہ پیداوار ہے (تالیاں) On the floor آپ کو کہہ رہا ہوں کہ یہ فارم سینتالیس کی پیداوار ہے، آپ کی پوری اسمبلی، اگر آپ الزامات لگاتے ہیں تو فارم سینتالیس ایک فارم ہے لیکن اس کے ریزلٹ بدلنے والے کون لوگ تھے، جب آپ پورے پاکستان میں الزام لگاتے ہیں تو اس صوبے میں بھی جب آپ کسی کو اشارہ کرتے ہیں، فارم سینتالیس کے نتائج کس نے بدلا؟ آپ میں تو یہ ہمت نہیں ہے، جن لوگوں نے کرنا تھا، انہوں نے کیا ہے، وہ آپ کے لئے کیا، فارم پینتالیس کے نتائج تبدیل کئے، فارم سینتالیس باقاعدہ طور پر آتا ہے، اس پر نتائج آتے ہیں لیکن وہ Actual نتائج ہوتے ہیں، آج جو فارم سینتالیس بدنام ہو رہا ہے وہ اس بنیاد پر ہو رہا ہے کہ فارم سینتالیس پر نتائج بدلنے والے لوگ کون تھے؟ جنہوں نے الیکشن کے نتائج بدلے، جناب سپیکر، اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ اسمبلی میں کھڑے ہو کر بھڑکیں ماریں اور پھر آپ الزامات دوسروں پر ڈالیں، آپ اپوزیشن پر

الزامات لگائیں اور پھر کھڑے ہو کر آپ کلمہ پڑھیں کلمے کی بنیاد پر آپ لوگوں کو مطمئن کریں، قسمیں اٹھائیں، جناب سپیکر، حکومتیں قسموں اور کلموں سے نہیں چلائی جاتی، وہ حکومتیں عمل سے چلتی ہیں(تالیاں)آپ کا عمل ہو گا، حکومت ایک عمل کرتی ہے،اس کے پاس اختیار ہوتا ہے، حکومتیں اپنی عمل سے چلتی ہیں، پھر اس کا ردعمل جو ہے وہ آتا ہے، ضرور آتا ہے، کوئی غلط ہو گا، کوئی صحیح ہو گا لیکن اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ کلمہ پڑھ کر دوسروں کو اعتماد دلانے کی کوشش کریں، یہ کوئی معنی نہیں رکھتی، آپ جب عمل کریں گے تو اس کا جواب آپ کو ملے گا،اس طرح حکومتیں نہیں چلا کرتیں، کبھی قسموں سے، کبھی بددعاؤں سے، بددعاؤں سے اور کلموں سے آپ حکومت کو نہیں چلا سکتے،جناب سپیکر، آپ کو سنجیدگی کے ساتھ عمل کرنا ہو گا، اگر آپ کو ایک اختیار ملا ہے، چاہے غلط صحیح اپنی جگہ پر لیکن وہ چلنا تو ہے، پارلیمنٹ چل رہی ہے، حکومت چل رہی ہے،اس کی ذمہ داری آپ کے اوپر ہے،جناب سپیکر، آپ ان ذمہ داریوں سے بھاگنا چاہتے ہیں، دوسروں پر الزامات ڈال کر آپ بھاگنا چاہتے ہیں، آج آپ امن کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ جی ہمیں وہ فلاں بجٹ نہیں ملا، ہمیں وہ پیسے، مرکز پر ہمارا حق ہے وہ نہیں ملا، جب آپ کے پاس دونوں حکومتیں تھی، تب آپ نے وہ حق استعمال کیا؟ ہم آپ کے ساتھ کھڑے تھے،اس وقت بھی فلور پر ہم نے آپ کو کہا تھا کہ صوبے کے حقوق کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ نے وہ حقوق حاصل کئے، آپ میں یہ جرات بھی نہیں تھی کہ آپ عمران خان کے سامنے اپنے حقوق کی بات کرتے، اچھا ہے کہ وہ آپ کو دیتے، یہ جرات بھی آپ لوگوں میں نہیں تھی، آج آپ بھڑکیں مارتے ہیں کہ ہمیں اپنے حقوق نہیں ملتے، حقوق ملنے چاہیئے، یہ صوبے کا حق ہے، ملنا چاہیئے، ہم آپ کے ساتھ حقوق کے لئے کھڑے ہیں لیکن طریقہ کار ٹھیک ہونا چاہیئے، آپ صرف سیاسی سکورنگ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، صوبے کے لئے کھڑے ہوں، صوبے کی عوام کے لئے کھڑے ہوں، صوبے کے حقوق کے لئے کھڑے ہوں،(تالیاں)جناب سپیکر، امن وامان کی بات میں نے ابھی پچھلے دنوں بھی کی تھی، میں بجٹ کی تقریر میں پھر سے کہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری حکومت کی ہے، یہ ذمہ داری چیف منسٹر پر آتی ہے، حکومت کی ذمہ داری ہو گی تو امن وامان کی بات ہو گی، یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کہیں کہ کل کو پرویز خٹک پر الزام ڈالیں، آپ پھر اس کے بعد محمود خان پر الزام ڈالیں کہ یہ وہ لوٹے تھے، انہوں نے اپنے وہ پارٹی چینج کی، آپ یہ کہیں کہ جی ان کے دور میں ہم نے قرضے لئے، یہ ان کی ذمہ داری ہے، جناب سپیکر، آپ خود اور یہ چیف منسٹر اس کابینہ کا ممبر تھا، Collective responsibility ہوتی ہے، کابینہ میں، آپ اس کے ممبر تھے، آپ

اس کے منسٹر تھے، تبھی آپ قرضے لے رہے تھے، اس وقت تو آپ ٹھیک تھے، اب دوسروں پر الزام لگا رہے ہو، اپوزیشن کے اوپر اپنے کولیگز پر، اپنی ذمہ داری نہیں اٹھاتے، آج آپ چیف منسٹر بنیں تو آپ کی پچھلی حکومت کی ذمہ داری ختم ہو گئی، آپ کی پارٹی کی ذمہ داری نہیں تھی، آپ کے پارٹی کی حکومت نہیں تھی، اس میں آپ کابینہ میں ممبر نہیں تھے، جناب سپیکر، پھر دوسری دفعہ جب محمود خان کی حکومت بنی تو آپ کا بھائی اس کیبنٹ کا ممبر تھا، یہ کیسے آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں، یہ بات اس طرح نہیں چل سکتی کہ آپ کھڑے ہو کر بس خالی باتیں کریں اور پھر کہیں کہ واہ واہ بڑی زبردست بات کی، پھر یہ دھمکی دی، فلاں دھمکی دی، آج کل تو وہ دھمکیاں تھی، ڈیمانڈ پر دیتے ہیں تاکہ وہ دھمکی ہو، اس کے رد عمل میں ان کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے (تالیاں) ڈیمانڈ پر آپ دھمکی دیتے ہیں، وہ ڈیمانڈ آپ سے ہوتی ہے اور پھر آپ اس کے رد عمل میں ہمارے خلاف کچھ ہو تو وہ رد عمل دینے کے لئے آپ بار بار اشارہ دیتے ہیں کہ یہ آپ سنیں، ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے، اس کے رد عمل میں ہمارے ساتھ آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کریں، آپ کون سے اخلاص کی بات کرتے ہیں، آپ پر ممبران اعتماد کیوں نہیں کرتے، آپ کلمے کیوں پڑھتے ہیں اور آپ یہ، عمران خان سے اجازت لینے کے لئے کیوں کمیٹی آپ کے ساتھ بیٹھتی ہے، اس لئے کہ آپ کے اوپر اعتماد نہیں ہے، جناب سپیکر، بجٹ تو ہم نے اس دن بھی کہا کہ اس کو Reject کرتے ہیں، میں اس حوالے سے صرف آپ کو اس کی ریت بتاتا ہوں، یہ ایک آرٹیکل 124 کا اختیار بھی جو چیف منسٹر کو ملتا ہے کہ سپلیمنٹری اخراجات کر کے، اضافی رقم خرچ کر کے سپلیمنٹری پیش کرنا یہ ان کو اختیار آئین دیتا ہے آرٹیکل 124 کے تحت، یہ اختیار بھی کس صورت میں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں مطالبہ کرتا ہوں، میری ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں، اس کی تحقیقات کریں کہ کیا ایمرجنسی تھی، ایمرجنسی کی بنیاد پر سپلیمنٹری بجٹ کی اجازت ملتی ہے، یہ نہیں ہے کہ ہر دفعہ اٹھ کر آپ اس میں کھڑے ہو جائیں، آپ سپلیمنٹری بجٹ پیش کریں، اس کے اخراجات کریں، اس کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہیئے، میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ آرٹیکل 124 کے اختیار کو غلط استعمال نہ کیا جائے، سپلیمنٹری بجٹ پر میں آتا ہوں، اس سے پہلے میں نے امن کی بات کی، میں صرف امن وامان کے حوالے سے اپنے علاقے کی مثال دیتا ہوں، ہماری دو یونین کونسلز ایسی ہیں جن کو گڑھی شموزئی یونین کونسل کہتے ہیں، کوہی بہارہ یونین کونسل کہتے ہیں، یہ دونوں یونین کونسلز ایسی ہیں کہ یہ ایک یونین کونسل شام کو پولیس وہاں سے جاتی ہے اور دوسرے لوگوں کے اختیار میں چلی جاتی ہے، یہ جو کوہی بہارہ یونین کونسل ہے، وہ دن رات کسی کے اختیار

میں ہے، آپ کی حکومت کے اختیار میں نہیں ہے، امن وامان کی صورتحال آپ کی یہ ہے، آپ ذمہ دار ہیں اس کے، آپ جوابدہ ہے اس کے، یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ اس میں جواب نہ دیں، جناب سپیکر، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہی ہے، آپ آپریشن پر جن لوگوں کے ساتھ سائن کرتے ہیں، آپریشن کی اجازت دیتے ہیں تو جناب ان سے پوچھیں تو سہی کہ آپ نے آپریشن کرنا ہے وہ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ اس کے ریزلٹس کیا ہیں؟ آج ہم کس جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ساری چیزیں ڈسکس ہونی چاہیئے، اس پارلیمنٹ میں ڈسکس ہونی چاہیئے، یہ اس پارلیمنٹ کی ذمہ داری ہے، ان کو اگاہ ہونا ضروری ہے کہ صورتحال ہماری کیا ہے؟ ہم کہاں پر کھڑے ہیں، ہمارے کاروباری طبقے یہاں سے علاقے چھوڑ کے جا چکے ہیں، کوئی ملک سے باہر ہے، کوئی اسلام آباد کی طرف، کوئی پنجاب کی طرف، آپ کا صوبہ چھوڑ کر جا رہے ہیں، آپ ذرا پتہ تو کریں کہ اس کو ہم نے کس طرح بحال کرنا ہے، یہ ہماری ذمہ داری نہیں، جناب سپیکر، مزمل صاحب اس دن کھڑے ہوئے تو پھر ہمیں درس دینا شروع کیا کہ ضمنی بجٹ کیا ہوتا ہے اور سپلیمنٹری بجٹ کیا ہوتا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے، ہم نے سپلیمنٹری بجٹ پر اعتراض کیا، آپ کے سرپلس بجٹ پر اعتراض کیا کہ یہ اس بجٹ کے غلط اعداد ہیں، آپ نے غلط پیش کئے کہ آپ سرپلس میں ہیں، اگر آپ سرپلس میں ہیں تو پھر آپ نے پچھلے سال دس پرسنٹ ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ کیا تھا وہ تنخواہ آپ نے بجٹ میں تو نہیں ڈالی، آپ نے سپلیمنٹری بجٹ میں ڈالی کیوں؟ یہ آپ کی مینجمنٹ ہے، اس کے علاوہ جو اخراجات آپ نے کئے، سو اب تک آپ اس کو سرپلس میں پیش کرتے ہو، انتہائی زیادتی ہے، اس اسمبلی کے ساتھ کہ آپ اس کی اجازت نہیں لیتے، 124 آرٹیکل کے اختیار کو غلط استعمال کر کے آپ پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں، آپ ان سے اجازت لیتے، اب دس پرسنٹ آپ اناؤنس کر رہے ہو اور اس کے بعد اس میں آپ شامل نہیں کرتے ہو، پھر سپلیمنٹری بجٹ پر آپ اس میں شامل کرتے ہو، اس کے علاوہ جو آپ نے اخراجات کئے تو وہ سرپلس کہاں سے ہو گیا، وہی میں پھر سے کہتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ نہیں آئی ایم ایف کو ہم نے خوش نہیں کرنا تھا، آپ نے آئی ایم ایف کو ہی خوش کرنا تھا، اس لئے آپ نے سرپلس بجٹ پیش کیا تاکہ سرپلس آئے، وہ ان کی ڈیمانڈ تھی، آپ نے ان کی ڈیمانڈ کو غلط اعداد و شمار کے ساتھ پورا کیا، ہم نے یہ کہا تھا کہ آپ کے یہ اعداد و شمار غلط ہیں، جناب سپیکر، اب بھی آپ نے جو، اس وقت آپ نے سپلیمنٹری، آگے بھی آپ سپلیمنٹری پیش کریں گے، آپ سات پرسنٹ تنخواہوں میں اضافہ کر رہے ہیں وہ بھی آپ کے بجٹ میں نہیں ہے، آپ کیوں سپلیمنٹری

میں ڈالیں گے؟ وجہ کیا ہے؟ مسئلہ کیا ہے؟ فنانس ڈیپارٹمنٹ کیوں اس میں شامل نہیں کر سکتے؟ آپ کی حکومت اس میں کیوں شامل نہیں کر رہی؟ پھر اس کے بعد اخراجات کا طریقہ کار وہ ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ نے اضافی اخراجات کرنے ہیں محکموں سے، تو وہ پہلے سے آپ ان کو دیں ناں، وہ جو کم اخراجات ہیں، بعد میں آپ شامل کرتے ہو، اس کو آپ پہلے سے دیں ناں تاکہ آپ کی اسمبلی سے پاس شدہ ہو، ہاں اگر کوئی ایمرجنسی آتی ہے تو اس کا اختیار آپ کے پاس ہے، اس کو ضرور سپلیمنٹری میں آنا چاہیئے، ہمیں اس سے انکار نہیں ہے، جناب سپیکر، سرپلس بجٹ ہو، اس سے کوئی انکار نہیں ہے، سرپلس بجٹ جو ہے ناں، کوئی غلط بات ہوتی ہے لیکن تمام اخراجات صحیح معنوں میں صحیح Manage کر کے آپ پورا کریں تو پھر اس کے بعد اگر سرپلس آتا ہے تو حکومت کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ اس کا سرپلس بجٹ آتا ہے، خالی اعداد و شمار، فگرز کا ہیر پھیر، غلط اعداد و شمار ڈال کر پارلیمنٹ کے ممبران کو دھوکہ دے کر آپ سمجھتے ہو کہ ہم بڑے کامیاب جائیں گے تو جو سمجھنے والے ہیں وہ سمجھتے ہیں۔ جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ ہم ایک سنجیدہ فورم ہیں، آپ اس کے کسٹوڈین ہیں، ہم آپ کو بحیثیت سپیکر Appreciate بھی کرتے ہیں کہ آپ نے جس انداز میں اسمبلی چلائی ہے، اپوزیشن اور گورنمنٹ کے جو ممبران ہیں، جس طریقے سے اسمبلی کو چلایا ہے، ہم اس کو Appreciate بھی کرتے ہیں لیکن وہ کل کی جو بات تھی وہ ہم نے ایک ریکارڈ پر بات لانی تھی، یہ طریقہ کار غلط ہے، یہ ریت غلط ہے، یہ روایات نہیں ہیں، ان روایات سے بچنا چاہیئے، یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے، یہ چیزیں ریکارڈ پر ہوتی ہیں، کل بھی یہ چیز آئے گی کہ اس وقت اسمبلی نے کیا کیا؟ ہم اپنی بات فلور آف دی ہاؤس آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں، ریکارڈ پر رکھنا چاہتے ہیں، جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے بھی اور آپ کے سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے بھی، پارلیمنٹ کے کردار کے حوالے سے جو ہونا چاہیئے، جو طریقہ کار ہے، یہ ایک سنجیدہ فورم ہے، اس کو چاہیئے کہ ہر وہ ڈسکشن ہو جو اس صوبے کے مفاد میں ہو، جناب سپیکر، میں اسی بات پر شکر گزار ہوں، ایک دفعہ پھر آپ کا اور میں اجازت چاہوں گا۔ و آخِرُ الدَعوَانا أنِ ٱلحَمدُلِلّٰهِ رَبِّ ٱلعٰلَمِينَ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب اقبال وزیر صاحب۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر، اپنے چیمبر تشریف لے گئے)

(جناب محمد ادریس مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد اقبال خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، اس بجٹ میں کافی ڈسکشن مرجڈ اضلاع پر ہوئی۔ خو دا یوه خبره زه کوم، پرون زما په ډسټرکټ کښې چې کوم زیاتې شوې دې، ایریګیشن ډیپارټمنټ کوم زیاتې کړې دې، هغه د پاکستان په تاریخ کښې نه دې شوې، په دې چهتر سال کښې که کوم ډسټرکټ کښې شوې وی، دا ټول کولیګز ناست دی، هغه دې اوګوری، ایک ارب ترپن کروړ ټینډر لګیدلے وو، پرون ډیټ وو، ایریګیشن آفس بنوں او نارتھ دواړه بند دی، سټرائیک شروع وو، دلته اوپننګ ایکسیئن په خپل کور کښې اوکړو او بالکل د قانون هغه دهجیاں ئے اړاؤ کړی دی چې بالکل په یو قانون کښې نه راځی (شیم/ شیم) د الله نه خو یره نشته خو ان شاءالله د حساب کتاب، زما امید دے چې دومره غرور سره او دومره په بے عزتئ سره کرپشن ما چرته په ژوند کښې نه دې کتلې او چې چا کړے دے، جناب چیئرمین صاحب، هغه یو سب انجینئر دے، د ایکسیئن په ځائې ئے لګولے دے (شیم/ شیم) زما په ډسټرکټ کښې سب انجینئر دے، ستاسو د دې فلور نه انکوائری کیږی، سب انجینئر ئے دې شی ته راوستے دے، د ایکسیئن په پوسټ لګیدلے دے، که نه وی لګیدلې نو دیځائېکښې به زه هر قسم Resign د رکړم چې هلته کښې یو سب انجینئر دے او د ایکسیئن په پوسټ ئے لګولے دے۔ جناب چیئرمین صاحب، توجه غواړم، د هغه سب انجینئر یو بل سکینډل وو، ایکسیئن لګیدلے دے نو په هغه انکوائری وه، هغه انکوائری آفسر ئے هغه سب انجینئر ایکسیئن مقرر کړے وو، په چا باندې چې انکوائری وه، دا د دې فلور نه زه ریکویسټ کوم چې په دیکښې تاسو ایریګیشن ډیپارټمنټ که منسټر صاحب ناست وی نو ماته دې جواب راکړی او که نه وی، د دې فلور نه تاسو ته ریکویسټ کوم چې د دې وجې تاسو ته هلته زه لیکل د رکوم چې د کونسلر سیټ دې جیت کړی، دوه ووټونه ئے نشته، په داسې لیول نور د مرجډ اضلاع پته نشته خو په نارتھ وزیرستان کښې چې کوم کرپشن شروع دے چې یونین کونسل رانه جیت کړی بیا به زه سیاست نه کوم، دې ځل تاسو ته د بجټ په ورځ پرون تاسو بجټ پاس کړو، هلته په مونږ دا تندر چې دلته خلق سټرائیک ته راغلی دی، هر څه په میډیا پراته دی، په سوشل میډیا پراته دی، پریس کلب باندې شته نو تاسو په دیکښې کلیئر کټ انکوائری مونږ ته

کیږدئ چې هغه عوامو ته څه جواب ورکړو نو د هغې انکوائری نه بعد هغه آفسر صرف راغلو، پهلا ایس ډی او وو، سب انجینئر وو چې انکوائری ئے پرې کیښودله، د هغه انکوائری آفسر هغه شو، په ګراؤنډ سکیم نشته، سکینډل دے او تاسو ته زه د وزیرستان والا چې ټول اوښایم، کوهستان به درنه هیر شی، جناب سپیکر صاحب، هلته د فیډرل نه روپئ ښکاره شوے نه ده او ستاسو پی ټی آئی ورکړ ئے باقاعده سودا کړے ده چا رکشې ته روپئ ایښودی دی، چا دکان ته، هغوی ته وائی چې زه سکول درته رااوړم، دوه نوکرئ دی، ټول به په ثبوت وی، هلته خلق ئے د روزګار نه ویستلی دی، په دیکښې خدارا تاسو رحم اوکړئ، د دې فلور نه د ایکسیئن دا انکوائری اول کیږدئ، د ایریګیشن ډیپارټمنټ نه هغه رااوغواړئ او دا کوم پینتیس ارب دی، سی ایم صاحب پرون یادولے، هغه روپئ چار سو ارب خرچې شوی دی، صرف زما په ډسټرکټ کښې، فیډرل به مونږ له څومره روپئ راکوی، هغه چار سو ارب خرچې شوی دی، زما سره یو یو ثبوت دے، یو یو کس به درته راولم نو اول زما دا ډیمانډ دے، هغه د ایکسیئن والا چې د سب انجینئر په ځائې ایکسیئن راغلے وو او ټینډر چرته کهلاؤ شوے دے، د ډی سی نه پښتنه اوکړئ، ایریګیشن آفس باندې سټرائیک شوے دے، ټینډر کهلاؤ شوے دے او ټینډر څنګه دے؟ د 2022ء فنډ دے، درې ریورز دی، تحصیل میر علی، ټوچی ریور، تحصیل سپین وام، خیتو ریور، تحصیل کرم، تحصیل شوه کرم ریور، د دې علاقو نه د عوامو ډیمانډ وو، د دې واټر چینل، فلډ پروټیکشن وال، هغه په یو یونین کونسل کښې ئے کړے دے، د خپل من پسند ټهیکیدار دپاره او په کور کښې ایکسیئن دلته کاغذ ورکړے دے چې بس دا زمونږه اختیار دے، پرون سی ایم صاحب اووئیل چې طاقت، طاقت چې تاسو ته څومره خدائے درکړے دے، هغه پرون ټوله دنیا ته معلومه ده، په دیکښې انکوائری اوکړئ چې کوم طاقت تاسو پرون په نارتھ وزیرستان کښې استعمال کړے وو او څه مو کړی دی۔ شکریه جناب سپیکر۔ دا ریکویسټ کوم چې دا دې ایریګیشن ډیپارټمنټ ما ته جواب راکړی۔

(تالیاں)

<u>جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری)</u>: جناب سپیکر-----

جناب محمد ادریس (مسند نشین): جی ایریگیشن دے جی، نیک محمد حاجی صاحب، مائیک On کړئ پلیز، مائیک On کریں پلیز۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټائم راکولو، اول خو زه دې ایوان نه ډیر افسوس سره معذرت غواړم او بیا خاص کر زمونږ د نارتھ وزیرستان چې څومره کسان دغه زما والا سپیچ اؤری او د هغې نه زه د افسوس سره او په معذرت سره دا وایم (تالیاں) چې تاسو به وائی چې په نارتھ وزیرستان کښې څومره خلق دی، دا لکه چې ټول داسی دی، دغه ځائې کښې ډیر مخالفین په خپله ایم پی اے ګان ناست دی خو چرته دا نمونه نه ده، مونږ پاسیږو سپیچ ته او بیا به تاسو وایئ چې دا څه نمونه خلق دی، دغه ایوان ته مو رالیږلی دی، دا ټول د نارتھ وزیرستان خلق دا نمونه دی، داسې سوچ هم او نه کړئ، دا تاسو ته به د دې پته وی، ټائم چرته دے۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: ته غلې شه، ټائم راکړه، غلې شه، غلې شه، خبرې واؤره، لکه څنګه چې زه درته غلې ووم (تالیاں) زه د خپلې حلقې او د نارتھ وزیرستان خلقو نه په دې باندې معذرت غواړم چې تاسو به وایئ چې ایم پی اے نیک محمد ته مو ورلیږلې یئ چې ته به د PK-104 سره دا نمونه هره ورځ کوی، دا نمونه به ته ورسره کوی، زه دې ته مو نه یم رالیږلې خو جناب سپیکر، مجبوری شی، دوئ چې کومه خبره کوی چې زما حلقه ده، دا ستا حلقه نه ده، دا زما حلقه ده، (تالیاں) زه په جواب دا اووایم، زما حق نه جوړیږی خو ما اوکتل چې د دغه محکمې منسټر دلته موجود نه دے، زه ځکه اوچت شوم بلکه زه دا ثبوت کولې شم چې په دې شی کښې زما لاس نشته، که چرته تاسو وایئ خو چې دې وی، زه وایم چې دغه شې تا اول نه ایخودے دے، دا چې کوم اوس پرې غږیږی، دا تا کړی دی اول نه (تالیاں) مشره هسې دې هغه ځائې نه به دې کسان راوستل په ټینډر پسې، سنړې ور به دې راوستل، ټول وزیرستان به دې بلاک

کړو، دا ته نن په خپلو غلو غړېږې، ته په دې غړېږې (تالیاں) ته خو بیخی په دې غړېږه مه چې وزیرستان کښې دغه شان یا هغه شان۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسټر صاحب، چیئر ایډریس کوئ، چیئر ایډریس کړئ۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: زه نور دې خبره کښې، زه د هیچ چا باره کښې، زه د چا باره کښې، زه صرف د نارتھ وزیرستان په باره کښې دا وایم چې ګوره فنډ اوړل دی که ته یئ اوړی او که زه ئې اوړم، مونږ تاسو دلته قانونی طریقه کښې دا نه وی چې زه په فنډ جاری کوم، نا زمونږ به دا کوشش وی چې زه خپلې حلقې ته فنډ یوځم، نور ایکسیئن پوهیږی، د علاقې خلق پوهیږی، د علاقې خلق د ر پسې راپسی چې ته ولې غلط کار کوی(تالیاں) هغه ټول دغه دې جوړ کړو، اوس نه به دې خلق په لاس باندې داسې اوګرا وی، ته خو بیخی په دې غړېږه مه چې ته وایی چې هغه ځائې کښې چا ټینډر بنوں ته رااوړو، څه دې کړی دی په وزیرستان کښې۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسټر صاحب، بجټ ته راځئ، منسټر صاحب، بجټ۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: ته په وزیرستان کښې اوګوره، ټوله کے پی کے تا بدنامه کړه۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجټ ته راشه۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: او بدنام ئې زه کړم، غلې ووم۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجټ پلیز، منسټر صاحب۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: خبره واؤره، راته ته غلې شه، راته غلې شه چې درباندې واؤرم، راته ته غلې شه، خبره واؤره، زه دا وایم که چرته ئې انکوائری غواړی۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: House in order, please.

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: که دوئ انکوائری غواړی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فضل الٰہی پلیز۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: اول د دې انکوائری اوکړه چې* ++ دې رااوچته شی-----

(شور)

جناب مسند نشین: فضل الٰہی پلیز۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: ده ته انکوائری-----

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: جناب سپیکر، که چرته دې وائی خامخا-----

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، بجټ ته راشه۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: یو منټ، که چرته دوئ خامخا وائی-----

جناب مسند نشین: بجټ ته راشه۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: جناب سپیکر، که چرته دوئ وائی، خو دې باندې ورسره کوم انکوائری-----

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، بجټ۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: د ده په حلقه کښې زه اودریږم، د دغه حلقې نه دې رانه اوګټی نو زه به دا پریږدم-----

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، بجټ ته پلیز۔ Minister for law please۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: باقی-----

(شور)

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: خو زه دا وایم چې نان-----

Mr. Chairman: Minister for law, Fazal Elahi, please. Minister for law, please.

(شور)

---

*بحکم جناب مسند نشین حذف کئے گئے۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: جناب سپیکر، خبره واؤره، دغه نه مخکښې زما په ټینډرو باندې ده Stay راغستې ده، Stay ئے راغستې ده-----

Mr. Chairman: Minister for law.

جناب آفتاب عالم آفریدی(وزیر قانون وخزانہ):جناب چیئرمین صاحب-----

Mr. Chairman: Minister for law.

وزیر قانون: گزارش ہے کہ اقبال جب بات کر رہے تھے، ہم سارے خاموش تھے،ان سے گزارش کریں کہ وہ خاموش رہیں۔

جناب مسند نشین: میناخان پلیز، لیاقت پلیز، دا بجټ دے، غنی، بجټ دے۔

(شور)

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: جناب سپیکر صاحب، که چرته دوئ وائی-----

جناب مسند نشین: بجټ باندې صرف۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: ټهیک شوه، زه دې ته تیار یم-----

جناب مسند نشین: صرف په بجټ باندې، منسټر صاحب۔

معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری: خو زما خوا کښې چې کوم منسټر دے، هغه سیکرټری دے او بیا خو دا ټوله انکوائری دې اوشی، دا ورستو هم، د پی ډی ایم هم، د ده دا انکوائری دې اوشی (تالیاں) د دې انکوائری دې هم اوشی، هغې ته هم زه تیار یم خو داسې نه چې پښتو کښې متل دے چې ته راغلې وائی چې"زمونږ پلار راغلو" داسې نه شی بالکل (تالیاں) اوس چې په تا وار راغلو نو ستا پلار راغلو، داسې نه شی که چرته ته انکوائری غواړې نو محکمه زما نه ده خو په هغې باندې هم ته په ریسکیو ټیم باندې هم انکوائری اوکړه چې نن دپاره څه تیس کسان ماته خلق راځی، زه نور ترې نه شرمیږم چې نور ترې نه مونږ خو دا کړی دی، ته اول نور ترې نه انټرویو اخلې ورنه، سی ایم ته مو دوه، درې څل ویئلی دی چې دا به د ده کسان وی خو دغه د کے پی کے خلق، بچیان دی، نن ده سره دی، سبا به مونږ سره وی، په پی ټی آئی کښې وی او دې بیا خلقو ته کارونه (تالیاں) زه دومره کوم خو ته به هم ماته وائی چې تا دا کړی دی، هغه دې

کړی دی، که چرته ته انکوائری غواړی، تا هم منسټری کړی ده، زه ئے هم کوم، رازه چې ورته د سر نه شو چې غونډه انکوائری اوکړو۔۔۔۔۔

(شور)

<u>معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری</u>: باقی زه د خپلې حلقې خلقو نه معذرت په دې غواړم چې دا به وائی چې دا تاسو څه کوئ، زمونږ خلق به وائی چې ته مو دې ته نه ئے لیږلے، دا خو ټهیک ده چې څه کوی، زه بیا هم خپلې حلقې ته وایم چې کوم مسافر دی، د هغوی نه د دې شی معافی غواړم، په دې باندې چې دا تاسو څه کوئ، په دغه کښې خو مجبوره شوم، د مجبورئ نه دا وائی، دوئ دپاره دا نه ده پکار، ته اودریږه، فنډ رااوړه که چرته مونږ د ستا د فنډ مخالفت اوکړو بیا ټهیک ده که نه وی نو کښینه، خپل نمبر دے تیر دے، ستا نمبر تیر دے، مونږ ته کیښنه اوس۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ټهیک شوه۔

<u>معاون خصوصی ریلیف وآبادکاری</u>: لکه څنګه چې زه غلې ناست ووم، ته اوس غلې کښینه، په دې نه کیږی، تاته مو په اول ورځ وئیلی دی چې زه هلته نه راتلم، مونږ په ښنتو کښې هغه چې ورته وائی پرویزه (چانړ)، په پرویزه باندې چې شګه کله صفا کوی، په داسې نمونه چانړ درته راوتلې یم، په دې سوچ مه کوه چې زه به هغه اوکړم، دغه به اوکړم، شکریه۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین</u>: مهربانی، لائق محمد خان، ایم پی اے۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریه۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: لائق محمد خان، No No، کښینه بس، لائق محمد خان پلیز۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریہ۔ جناب چیئرمین، ابھی اپوزیشن لیڈر صاحب نے فرمایا کہ صوبے میں دوسو پرسنٹ کرپشن ہورہی ہے، ان کا Figure ٹھیک نہیں ہے، ان کا Figure اس لئے ٹھیک نہیں ہے کہ ان کو میں یاد دلاتا ہوں کہ ڈیڑھ سال، سوا سال جو Caretaker حکومت کے گزرے ہیں، اس میں Pak PWD کے ذریعے ہمارے صوبے میں آپ کی حکومت اور آپ لوگوں نے بتیس ارب روپے کی کرپشن کی ہے، بتیس ارب روپے کی (تالیاں) میں یہ بات ثبوت سے کہہ سکتا ہوں کہ بتیس ارب روپے کی

کرپشن ہوئی ہے جس میں سوات، شانگلہ، ہزارہ ڈویژن، مردان، چارسدہ، یہ ساری سب سے زیادہ کرپشن میرے تورغر میں پانچ ارب روپے کی ہوئی ہے جس کا میرے پاس ثبوت ہے، آپ نیب کو لیٹر لکھیں، میں جا کر ثابت کروں گا کہ بتیس ارب روپے کی کرپشن ان کے دور میں کہاں پر ہوئی ہے، ہمارے کے پی (تالیاں) بیتس ارب چٹ پر ہے، ظلم ہوا ہے، یہ پیسہ نکلے گا، اس کو ہم نہیں چھوڑیں گے، ظلم ہوا ہے، دو سو پرسنٹ کی بات، آج میں اپنے صوبے کی بات کروں تو اتنا بجٹ اس لئے پیش ہوا ہے کہ ایک روپے کی کرپشن نہیں ہے، ہماری صوبے کا اللہ کے فضل سے ایک روپے کی (تالیاں) جناب سپیکر، بات کرنی آسان ہے چٹ پر، جو چٹ ہے، چٹ پر دو ارب کے ٹینڈر دیئے جاتے ہیں، چٹ پر اور میں حلفاً کہتا ہوں، خدا کی قسم کر کے میں ثابت کروں گا، ہم کب اس چیز کو چھوڑتے ہیں کہ ستر ستر، اسی اسی کروڑ کے ایک دن چیک کاٹے گئے، بغیر کام کے ٹینڈرز ہوئے، چیک کاٹے گئیں اور اپنے اکاؤنٹ میں چلے گئے، یہ بتیس ارب روپے بنتا ہے، پانچ ارب روپے بنتا ہے تورغر کا، باقی پورے صوبے میں تو اب دو سو پرسنٹ کی بات نہیں، دو ہزار کی پرسنٹ کرپشن ہوئی ہے، ہمارے صوبے میں Pak PWD کے ذریعے جوان لوگوں کی حکومت میں ہوئی ہے، جس کا ثبوت دینے کے لئے میں تیار ہوں، آپ نیب کو لیٹر لکھیں، ابھی یہاں پر آپ رولنگ دیں، میں ثابت کروں گا کہ بتیس ارب کی کرپشن انہوں نے کئے ہیں (تالیاں) اور میں یہ بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ جتنی اچھی کارکردگی ہمارے وزراء اور ہمارے وزیراعلیٰ کی ہے، اس سے پہلے کبھی ثبوت نہیں ملا، ایسی کارکردگی ہر لحاظ سے، خدا کے فضل سے یہ بات بڑی آسان ہے کہ جی یہ باہر سرکاری لوگ آئے تھے، ان پر حملہ کر دیا، ان کو جیل بھیج دیا، ہم کہتے ہیں کہ کسی کو بھی حملہ نہیں کرنا چاہیئے، کسی کو بھی جیل بھیجنا نہیں چاہیئے لیکن آپ نے ہمارے ستائیس لوگوں کو مارا، گولیاں ماری، وہ مر گئے، ڈیڑھ سو آدمی زخمی ہو گئے، ان کا حساب کون دے گا؟ یہ ہمارا حق آپ سے مانگ رہا ہے کہ ہمارے نہتے لوگوں کا جو خون کیا ہے، اس کا حساب کون دے گا؟ باقی جو باتیں ہیں، انتہائی محترم ہیں، ہمارے مولانا صاحب اس کی بات، ہمارے وزراء دیں گے لیکن یہ بتیس ارب کی آپ رولنگ دیں، یہ اس میں 'Yes' کریں کہ بالکل انکوائری ہونی چاہیئے، وہ میں ثابت کروں گا اللہ کی فضل سے، تھینک یو جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ جی جناب احمد کنڈی۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ چیئر مین صاحب۔ کل کا جو دن تھا، خیبر پختونخوا کی تاریخ سیاہ دنوں میں گنا جائے گا، جناب چیئر مین صاحب، نہ صرف اس ایوان کے اندر جس طریقے سے اپوزیشن کی آواز کو دبایا گیا بلکہ باہر

بھی ہمارے ملازمین، تمام سرکاری ملازمین خیبر پختونخوا کی اس گرمی میں اکٹھے ہوئے تھے وہ کچھ مطالبات کے لئے ہمیشہ لوگ یہاں پر اکٹھے ہوتے رہتے ہیں، ہماری ایسوسی ایشنز ہیں، خیبر پختونخوا کی اگیگا کے نام پر، جس طریقے سے یہاں پر عوامی نمائندوں کی آواز کو دبایا گیا، وہاں پر بھی انہوں نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کر کے ہمارے ملازمین کی آواز کو دبایا، میری گزارش یہ ہوگی کہ مطالبات ہوتے رہتے ہیں، ہاؤس کی یہ ریت رہی ہے، جب بھی کوئی مطالبات کے لئے وہاں پر آتے ہیں تو ہمارے چند منسٹر صاحبان وہاں پر جاتے ہیں، ان کو Engage کرتے ہیں، ان کو لاتے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ جو آپ ان کے مطالبے مانیں لیکن کم از کم ان کو آواز اٹھانے کا حق موجود ہے لیکن جس طریقے سے زیادتی کی گئی، میں اس ایوان سے اس زیادتی کو، صوبائی حکومت کے اس عمل کو Condemn کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ جس طرح مولانا صاحب نے ذکر کیا، آرٹیکل 124 میں تو ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن جس طریقے سے یہ Exercise ہوتا ہے، یہ کوئی اچھے طریقے سے Exercise نہیں ہوتا، یہ نہیں جو یہاں پر چاہے فیڈرل میں ہوتا ہے، چاہے کسی اور Province میں ہوتا ہے، آپ آج دیکھ لیں، پچھلے سال کا جو بجٹ تھا، سترہ سو چون ارب کے موصولات تھے اور سولہ سو چون ارب کے ہمارے اخراجات تھے، یہی حکومت کہہ کر گئی تھی کہ ہمارا سو ارب کا سرپلس ہے، میں اسی سپلیمنٹری کی بات کر رہا ہوں جو آپ نے ٹیبل کیا ہے، ان سے پوچھتے ہیں، ان کا پتہ نہیں، آج معیشت کا وہ ارسطو جو تھا، غیر حاضر لگتا ہے، آفتاب صاحب سے تو ہمارا سوال جب بنتا ہے، میرے خیال میں وہ جوش اور توانائی ہماری ختم ہو جاتی ہے کیونکہ آپ کا ایڈوائزر جو ہے اسے یہاں ہونا چاہیئے تھا کیونکہ وہ تو بڑے لمبے لمبے بھاشن دیتے ہیں سپلیمنٹری پر، سولہ سو چون ارب کے اخراجات تھے، اس کے پیچھے دو سو چالیس ارب کا سپلیمنٹری آپ لائے ہو، آپ کہتے ہیں کہ سو ارب کا سرپلس ہے، پچھلے سال کا تو مجھے بتائیں، یہ کونسی Mathematics میں سرپلس ہے، مجھ جیسا نالائق شخص بھی اگر اس کے اوپر حساب کرے، گوگل میں ماریں تو Deficit میں جاتا ہے، سرپلس میں نہیں جاتا، مجھے یہ ارسطو بتائے؟ یہ ہم جواب مانگتے ہیں آپ سے، یہ میں 25-2024ء کی بات کر رہا ہوں، 26-2025ء کی نہیں کر رہا ہوں، اس دن میں نے سوال کیا، آپ نے Actual نہیں دیئے، حضرت نے کہا کہ میں بچپن سے بجٹ patiently دیکھ رہا ہوں، میں کبھی زندگی میں Actual نہیں سنا اور ہمیشہ Actual ہمارے خیبر پختونخوا کا یہ رواج ہے، یہ خیبر پختونخوا کا رواج آپ کی گورنمنٹ نے شروع کیا تھا جس کو ہم ہمیشہ Appreciate کرتے ہیں، سپلیمنٹری کے بعد Actual آئے گا، Actual کے بعد ایک

Access آئے گا، تب جا کر پتہ چلے گا کہ جو آپ نے کتنے خرچ کئے، جب بارہ کروڑ کے بسکٹ چیف منسٹر ہاؤس میں پی ٹی آئی کو کھلائے جائیں گے تو بجٹ دو سو چالیس سپلیمنٹری کا آئے گا، وہ سرپلس نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، سولہ سو چون ارب اخرجات کی آپ نے Estimation کی تھی، آپ نے دو سو چالیس کا سپلیمنٹری پیش کیا، آپ مجھے بتائیں؟ کیسے یہ سو ارب کا آپ نے کہا تھا، ہم سرپلس دے رہے ہیں، آپ مانیں جو آپ نے غلط Estimation کی ہے، آپ نے غلط Calculation کی ہے، آپ کی صوبائی کابینہ کی Estimation کرنے کی اہلیت نہیں تھی، غلطی کو آپ مانیں گے، تب جا کر آپ کی جان چھوٹے گی (تالیاں) جناب سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے، آج آپ اگر سپلیمنٹری کو دیکھ لیں، سماجی بہبود میں انہوں نے دس ارب کا سپلیمنٹری دیا ہوا ہے، ابتدائی وثانوی تعلیم میں ایک ارب روپے کا انہوں نے، وہ یہ سارا جو دو سو چالیس ارب کا سپلیمنٹری ہے، اس میں Round about ایک سو چورانوے ارب کا Current expenditure ہے، جناب سپیکر، جب آپ بجٹ بناتے ہیں، جب آپ کے پاس Space بہت کم ہوتی ہے کیونکہ آپ اپنے اخراجات کم نہیں کر سکتے، آپ کو تنخواہیں دینی پڑتی ہے، آپ جب Freeze کرتے ہیں تو ڈیویلپمنٹ بجٹ کو کرتے ہیں، آپ نے کہا تھا کہ چار سو سولہ ارب روپے پچھلے سال ہم ڈیویلپمنٹ پر خرچ کریں گے، آپ مجھے بتائیں؟ آپ نے کتنا Actual خرچ کیا، دو سو تیس ارب؟ جو صوبہ خیبر پختونخوا کا دس سالوں میں سب سے کم Development expenditure ہے، In respect of dollar اور مجھے ایک اور چیز صوبائی کابینہ بتائے؟ جناب سپیکر، ہم نے تو 7th NFC award کیا، خیبر پختونخوا کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا، ہم نے Divisible pool میں اپنا شیئر بڑھایا، ہم نے War on terror دیا، ہم نے Sale tax اور Services دیا، ارسطو صاحب کہتے ہیں کہ نواں اور دسواں کیوں نہیں کیا؟ بابا، اس وقت پی ٹی آئی کی حکومت تھی، ہم کہاں سے کرتے، مرکز میں بھی آپ تھے، اوپر خدا کی خدائی تھی، نیچے جنرل فیض کے Love story والے لوگ تھے اور پاشا کی آشا چل رہی تھی، اس وقت آپ ہمیں بتائیں کہ نواں، دسواں کا جواب آپ دیں، مرجر ہم نے 2018ء میں کیا، اس کے بعد آپ کی حکومت تھی، آج ٹرائبل کے لوگ کیوں پیٹ رہے ہیں، اس لئے پیٹ رہے ہیں کہ مرجر کے بعد آپ نے NFC نہیں کیا، NFC آپ نے نہیں کیا، Three, four percent ہمارا کھایا وہ Three, four percent ہمارا کم از کم ڈھائی سو، تین سو ارب روپے بنتے ہیں، وہ آپ کے یہ داغ آپ کے ہاتھوں پر ہیں، وہ ارسطو صاحب ہم سے پوچھتے ہیں، نواں اور دسواں کیوں نہیں کیا، او بابا پتہ نہیں کدھر سے اٹھا کر لائے ہیں فنانس ایڈوائزر کو،

یہ تو مجھے لگتا ہے، کسی کراچی کے کوئی، اب مجھے Below the belt بات نہیں کرنی چاہیئے، یہ جتنے بھی Supplementary expenditure میں انہوں نے کئے ہیں، چاہے سماجی بہبود کی میں نے بات کی، سوشل ویلفیئر کی، چاہے ایجوکیشن پر آپ نے لگائے، چاہے آپ نے پبلک ہیلتھ پر لگائے، 2019ء کا لوکل گورنمنٹ کا ایکٹ آپ اٹھالیں، اس میں Devolved department ہے، ہم نے 2010ء میں اٹھارویں ترمیم کی، مرکز سے اختیار صوبوں کو دیا، تیرہ سالوں سے ان کی حکومت ہے، چیئرمین صاحب، صوبے سے ان ضلعوں کو اختیار کون دے گا؟ تیرہ سال سے آپ کی حکومت ہے، یہ سارے Devolved departments ہیں، محکمہ تعلیم Devolve ہو چکا ہے، پبلک ہیلتھ Devolve ہو چکا ہے، سوشل ویلفیئر Devolve ہو چکا ہے کاغذوں میں کیونکہ یہ مغلیہ بادشاہ کی طرح سارا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں، یہ مرکز سے تو گلہ کرتے ہیں، ہمیں NHP نہیں ملتا، ہمیں NFC نہیں ملتا، سلطان راہی کا گنڈھاسا اٹھا کر اور بدر منیر کی دھمکیاں دے دے کر، ابھی تو ہمیں واللہ یوں لگتا ہے، جیسے ہمارے چیف منسٹر کو میں یہ درخواست کروں گا، یہ نہیں ملتا، سلطان راہی کا گنڈھاسا اٹھا کر اور بدر منیر کی دھمکیاں دے دے کر، ابھی ہمیں واللہ تو لگتا ہے، جیسے ہمارے چیف منسٹر کو میں یہ درخواست کروں گا، یہ Additionally ایک فلموں میں بھی رول کریں، یہ بڑے Hit ہوں گے، واللہ میں آپ کو کہتا ہوں (تالیاں) بڑے زبردست ڈائیلاگ ان کے ہوتے ہیں، اپنی پارٹی کو یہ مشتعل کرنے کے لئے ایسی تقریریں کرتے ہیں، میری سپیکر صاحب، سے گزارش یہ ہے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ چیئرمین صاحب، میری گزارش یہ تھی، دیکھیں 7th NFC award کے بعد یا اٹھارویں ترمیم کے بعد ہم نے جو سفر اسلام آباد سے پشاور تک طے کیا، میری گزارش یہی ہے، صوبائی حکومت جو تیرہ سالوں سے اس سفر کو ان ڈسٹرکٹ یا تحصیلوں تک لے جاتی جس کا ہم نے خواب دیکھا تھا، یہ ان کا اپنا Devolved departments ہیں، 2019ء میں لوکل گورنمنٹ میں انہوں نے دیئے تھے نہ آپ لوگ PFC کرتے ہیں، نہ وہ Devolved departments کو آپ اختیار دینا چاہتے ہیں، جناب سپیکر، یہ نٹ ہائیڈل پرافٹ پر، میں نے اس دن بھی بات کی، ہمیں جو رائیلٹی ملتی ہے، نہ ہم ہری پور کو وہ رائیلٹی دیتے ہیں، سب سے بڑا جو ہمارا Oil well ہے، کرک میں ناشپا کے نام پر جو رائیلٹی ملتی ہے، ہم کرک کو نہیں دیتے، کوہاٹ میں جو پیسے ملتے ہیں، مرکز سے وہ پیسے آپ کوہاٹ کو نہیں دیتے، آئل اینڈ

گیس کے حوالے سے گزارش میری یہ ہے کہ جو گلہ آپ مرکز سے کرتے ہیں، جب آپ خود عمل درآمد نہیں کرتے تو آپ کے مقدمے میں کتنی جان ہوگی، میری گزارش صرف اتنی ہے، جناب سپیکر، یہ گورننس اس طرح ٹھیک نہیں ہوگی، یہ جو2010ء میں ہم نے خواب دیکھا تھا جو ہم نچلی سطح تک اختیار لے کر جائیں گے، نچلی سطح تک لوگوں کو ہم Economically stable کریں گے، وہ کب ہوگا؟ سوال میرا اس سپلیمنٹری بجٹ پر اور دو تین گزارشات ہیں، نچلی سطح تک وہ جو اختیار اٹھارویں ترمیم میں ہم نے صوبوں کو دیئے تھے، صوبوں سے اس کو ڈسٹرکٹس میں جانا تھا، یہ جو Devolved departments ہیں جس میں آج آپ نے سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا ہے، گزارش یہی ہے کہ یہ کب تک ہوگا؟ کیونکہ اس کے اوپر کوئی بھی Initiative منسٹر نہیں لے رہا، نہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر لے رہے ہیں، نہ کوئی اور منسٹر لے رہا ہے، نہ PFC یہ Constitute کرتے ہیں، گزارش یہ ہے کہ پھر اسی طرح ہی غلط Estimation ہوں گی اور یہ صوبہ بد حالی کی طرف جائے گا۔ میری آپ سے آخر میں یہی گزارش ہے، جناب سپیکر، کل جس طریقے سے ملازمین کے اوپر وہ ہوا، ان کے ساتھ تو ہم یکجہتی کرتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ بات جیت کریں، اگر یہ مطالبے حل نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کو آگیگا کی ایسوسی ایشن کو بلالیں، بیٹھادیں اپنے ساتھ، ان کو تسلی دے دیں، ہم ریاست کو ماں کا، سب سے زیادہ تو یہ لوگ کہتے ہیں جس طریقے سے کل ایوان کو بلڈوز کیا گیا، جو لوگ دستور کی حاکمیت اور آئین کی حکمرانی کی بات کرتے ہیں، کم از کم ان کے ساتھ یہ کل والی ریت بالکل اچھی نہیں لگتی، جناب چیئرمین صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں جو آپ نے مجھ ناچیز کو وقت دیا، میری بات سنی۔ شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ جناب ارباب محمد وسیم۔

<u>ارباب محمد وسیم خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے سپلیمنٹری بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا، پہلے تو پھر وہی سوال کہ ایسی کیا قیامت آ گئی ہے، پہلے تو بجٹ پیش نہیں ہو رہا تھا، بجٹ پاس نہیں کریں گے،، بجٹ ٹیبل نہیں ہوگا، جب تک قیدی نمبر 804 ہمیں نہیں کہیں گے تو وہ Approval نہیں دے گا، جس طرح کل آپ لوگوں نے کیا، سب کچھ بلڈوز کیا ہے، ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ کیوں؟ یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے؟ کیوں اپنی عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں؟ کیوں اپنے ورکرز کو دھوکہ دے رہے ہیں؟ یہ سمجھ آ گئی ان عوام کو، آپ کے ورکرز کو کہ یہ بجٹ جو آپ لوگوں نے پیش کیا، میں نے

اس دن بھی بات کی، اس میں عوام کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا، کنڈی صاحب نے ایجوکیشن کی بات کی، ایجوکیشن تو یہاں تک آگئی کہ Rented building تک یہ پہنچ گئے ہیں، اپنی بلڈنگ نہیں بنا رہے ہیں، پیسے نہیں ہیں، ان کے ساتھ، ہیلتھ میں کہاں ہیں، دوائیاں کونسی بی ایچ یو میں ہیں؟ میرے حلقے میں تو نہیں، آر ایچ سیز میں نہیں ہیں، بی ایچ یوز میں نہیں ہیں، یہ بجٹ جا کہاں رہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو عوام پر نہیں لگ رہا، اپنے لئے یہ بنوا رہے ہیں، اپنے جیبوں کے لئے یہ بنوا رہے ہیں، یہ بجٹ اس کے لئے پاس کر رہے ہیں، کل سی ایم صاحب نے بات کی پرویز خٹک صاحب کی، ایکس سی ایم صاحبان کی تو کل آپ لوگ یہ بھی Own نہیں کریں گے کہ یہ بھی ہمارا نہیں تھا، کل آپ ان کے یہ کرتوت Own کریں گے، یہ بھی تو آپ کا نہیں ہے، یہ سلسلہ یہی چلتا رہے گا (تالیاں) پھر اس کے بعد چوتھا آئے گا پھر آپ کہیں گے، یہ بھی ہمارا نہیں تھا، پھر وہ کہیں گے کہ وہ بھی ہمارا نہیں تھا، آپ تو خدارا یہ باتیں یہ ڈائیلاگ نہ کریں جس طرح سی ایم صاحب نے کل اپنے ممبرز کو اٹھایا، قسم سے میں ایک نوکر بھی اس طرح نہیں اٹھا سکتا، اس طرح سے اٹھو اٹھو یہ کیا بات ہوئی ہے، یہ ان کی عزت ہے، میں نوکر کو بھی اس طرح نہیں کہہ سکتا کہ آپ لوگ اٹھو (تالیاں) تو خدارا یہ ڈرامے بند کریں، سب سے Hot issue یہ بجلی کا ہے، لوگ سڑکوں پر ہیں، بجلی نہیں ہے، اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں کہ فیڈرل کے ساتھ بیٹھیں، ان کے ساتھ بات کریں، اس کا حل نکالنا چاہیئے کہ جس گرمی میں یہ لوگ ذلیل اور خوار ہو رہے ہیں، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس پر ہمارے صوبے کی ایک کمیٹی بنائے، یہ سب اپوزیشن ہے، ان کے ساتھ بیٹھیں، فیڈرل کے ساتھ بیٹھیں، یہ بجلی کا مسئلہ حل کریں، رات کو بھی لوگ سڑکوں پر تھے 12 بجے کل سے، یہ بجلی کا بڑا ضروری مسئلہ ہے، خدارا لوگوں کو دھوکہ نہ دیں، تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ ارباب صاحب، ارباب صاحب نے بڑی اچھی اچھی باتیں کیں، جی سجاد صاحب منسٹر ایگریکلچر۔

<u>جناب محمد سجاد (وزیر زراعت):</u> شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، ہمارے اپوزیشن لیڈر اور ہمارے اپوزیشن کے جتنے بھی بھائی ہیں، سب نے فلسطین کے بارے میں بات کی، فلسطین کے بارے میں پاکستان تحریک انصاف مرکزی سطح پر، صوبائی سطح پر، تمام اکائیوں کی سطح پر یہ باتیں کر رہے ہیں، سب ان کے ساتھ متفق بھی ہیں، بلکہ ان سے آگے بڑھ کر ہماری مرکزی سطح پر قومی اسمبلی میں ہمارے ایم این اے صاحبان

نے بہت جاندار طریقے سے یہ مقدمہ پیش کیا، ایران پر حملہ ہو یا انڈیا کا پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائیاں ہوں، سب پر پاکستان تحریک انصاف چونکہ وفاق کی ایک علامت ہے، وفاق کی واحد علامت ہونے کے ناطے ہر سطح پر پاک افواج اور پاکستانی اداروں کے ساتھ شانہ بشانہ خواہ وہ کسی بھی محاذ پر لڑتے رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو Impression اور یہ جو عکاسی کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستانی ادارے، پاکستان کی افواج یا اسی طرح کسی بھی قسم کی نفرت کی بیج ہمارے درمیان بونا یہ ایک ناکام کوشش ہوگی، جناب چیئرمین صاحب، اپوزیشن لیڈر اور پاکستان پیپلز پارٹی کی پارلیمانی لیڈر اور باقی جتنے بھی حضرات ہیں، انہوں نے ہمارے اسجد محمود کے اغوا کے بارے میں یا اس کو جو لکی مروت میں روکا گیا تھا، اس سلسلے میں بات کی، ہمارے سب کے لئے انتہائی دکھ اور انتہائی پریشانی والی بات ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے مولانا صاحب کے بھتیجے نہیں بلکہ ہم سب کے بھتیجے ہیں، قوم کا بچہ ہے، قوم کا بیٹا ہے اور کبھی بھی اس طرح نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے ساتھ ہوا ہے، مولانا عطاء الرحمان صاحب نے سینیٹ میں بھی اسی طرح کی بات کی، انہوں نے نشاندہی کی، اگر ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو پھر باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا، ہم واقعی اس بات پر پریشان بھی ہیں، ہمارے احساسات اس سلسلے میں اسی طرح ہیں جس طرح ان کے اپنے بیٹے بھتیجے کے بارے میں ہیں، ہم بھی اسجد محمود کو اپنا بیٹا، بھتیجا ہی سمجھ رہے ہیں لیکن جناب چیئرمین صاحب، یہ جو واقعہ ہوا ہے، چیئرمین صاحب، آپ کی توجہ چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جی۔

<u>وزیر زراعت</u>: میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو اسجد محمود والا واقعہ ہوا ہے، اس کو ہم بھی اپنا بیٹا، بھتیجا سمجھ رہے ہیں، یہ کسی کے ساتھ بھی نہیں ہونا چاہیئے لیکن یہ واقعہ ہوا کیوں؟ کیسے ہوا؟ اس کا Back ground کیا ہے؟ میں آپ سب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں، ہمارے پینتالیس، چھیالیس سالوں سے جو اس خطے میں ایک خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، ہمارے اس پورے خطے میں جب اسلام کو غلط استعمال کیا گیا، جب اسلام کو ہمارے گلے میں اتارا جا رہا ہے، اس کا جب غلط استعمال ہوتا ہے تو یہ نہیں ہے کہ کسی کا بیٹا، بھتیجا پھر نہیں رہتا، یہ تمیز ختم ہو جاتی ہے، میں اپنے شہر، میرا اپنا پھولوں جیسا شہر، میرا اپنا خوبصورت شہر، میرا پھلوں کا شہر سوات، ایک صبح جب لوگ اٹھتے ہیں تو سوات کی دیواروں پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ "شریعت یا جہاد" جناب چیئرمین صاحب، یہ چیزیں وہ دکھ بھری داستان ہے جو حقیقت میں ہمارے ساتھ کھیلی جا چکی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ لوگ آیا اس وقت، ان کو یہ احساس نہیں تھا کہ یہ آگ کہاں کہاں تک جائے

گی؟ یہ وہی آگ ہے جو اس وقت سے لے کر ابھی تک آ رہی ہے اور دہائیوں تک ہمارے پشتون اس کی کسی نہ کسی شکل میں سزائیں اور جرمانے ادا کر رہے ہیں، جناب چیئر مین صاحب، کوئی بھی کام ہونے سے پہلے ہمیں سوچنا چاہیئے، کون کون وہ لوگ ہیں؟ کون کون وہ سیاسی جماعتیں ہیں؟ کون کون وہ لوگ ہیں؟ کونسی سیاسی جماعتیں ہیں جو اس چیز کو آگے پروموٹ کر رہی تھیں؟ وہ اس چیز کو، اس جہاد کو، یہ اس کو جو بھی نام دیتے تھے، دین کے نام پر، مذہب کے نام پر، ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ کوئی اچھا ہوا ہے لیکن میں اس وقت یہ بھی کہتا ہوں کہ:

ے جنت وو په ایران کښې حورې وی اسلام آباد کښې
دا ځکه خو شهید نه شوے څلویښت کاله جهاد کښې

(تالیاں)

ہم بھی یہ کہتے ہیں، ہمارا یہ سوال اٹھتا ہے، ایک بھتیجا میرا، ایک بھتیجا میرا اغواء نہیں ہوا، ایک بیٹا میرا اغواء نہیں ہوا، پوری قوم میری اغواء ہے، پوری قوم کے بیٹے بھتیجے اغواء ہیں، پوری قوم کے بیٹے، بھتیجے چالیس، پینتالیس سالوں سے یہ قیمت ادا کر رہے ہیں، میں نے بتایا، میرے سوات جیسے شہر پر، پرامن شہر پر، پھلوں والے شہر پر جب دیواروں پر لکھا جاتا ہے کہ "شریعت یا جہاد" تو پھر ہمارے ساتھ یہی ہوگا، پھر ہمارا نہ بنوں محفوظ ہوگا، نہ وزیرستان محفوظ ہوگا، نہ پشاور محفوظ ہوگا، نہ سوات محفوظ ہوگا۔ جناب چیئر مین صاحب، یہ ہم سزا بھگت رہے ہیں، گناه مو دا ده چې پښتون یم، په غیرت ولاړ یم، صرف یہی ایک بات ہے، کچھ بھی نہیں ہے، جناب سپیکر، باقی جہاں تک ہمارے اپوزیشن کے قائدین کا تعلق ہے، میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ کوئی ایسی باتیں کریں گے جس سے پختونخوا کی ہماری جتنی بھی عوام ہیں، ان کے دلوں کو تسلی ہوگی کہ ہماری بات وفاق تک سنانے والے کوئی لوگ موجود ہیں، جناب احمد کنڈی صاحب اتنی اچھی اردو ہم بول نہیں سکتے، اتنی چال وال ہم کر نہیں سکتے، اتنے طریقے سے ہم بات کر نہیں سکتے ہیں، اس لئے شاید آپ پہ اثر نہ ہو لیکن آپ خود بتائیں، یہ کون سا طریقہ ہے، آپ جس طریقے سے باتیں کر رہے ہیں، آپ ہمیں کہتے ہیں کہ فلمی ڈائیلاگ، بدر منیر، سلطان راہی اور وہ یہ کیا ہے؟ یہ کیا کہانی ہے، یہ کیا الفاظ ہیں؟:

ے ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمھیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

یہ بات کرنے کا طریقہ کار ہوتا ہے(تالیاں) میں آپ سے پوچھ رہا ہوں، آپ بتائیں؟ کبھی آپ نے وفاق کے ساتھ ہمارا مقدمہ لڑا ہے؟ کبھی آپ نے ان سے کہا ہے کہ بھئی، آپ کے یہ جو گیس رائیلٹی ہے، یہ کیوں نہیں دیتے؟ کبھی آپ نے ان سے پوچھا ہے؟ اپوزیشن لیڈر نے کبھی وفاق کے سامنے ہمارا مقدمہ رکھا ہے کہ بھئی، آپ کے جتنی معدنیات ادھر سے اٹھا رہے ہیں، ان کے آپ پیسے دے رہے ہیں، حقوق دے رہے ہیں، آپ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ترانوے پرسنٹ آپ کا وفاق سے بجٹ آتا ہے، پھر آپ جو ہے ناں، آپ کا اپنا بجٹ کہاں ہے؟ بھئی، یہی وجہ ہے، آپ لوگوں کا یہ حال ہے، اس لئے آپ لوگوں کو کوئی ووٹ نہیں دیتا، یہاں پر (تالیاں) آپ لوگ ہمارے حقوق ہی نہیں مانتے ہیں، جناب عالی، ٹوبیکو سیس ہمارا ان کے پاس پڑا ہوا ہے، معدنیات کی ہماری جو رائیلٹی اور سیس پڑے ہوئے ہیں، گیس رائیلٹی ہماری ان کے پاس پڑی ہوئی ہے، بجلی کی مد میں ہمارے ان کے پاس جو لاکھوں، اربوں روپے پڑے ہوئے ہیں، پانی کی مد میں ہمارے ان کے پاس بقایاجات ہیں، یہ آپ کون سی باتیں کر رہے ہیں، کونسے قرضے دے رہے ہیں، کون ہمیں جو ہے ناں وہ کوئی ہمارے اوپر احسان کر رہے ہیں، احسان کدھر کر رہے ہیں ہمارے اوپر؟ ہم جناب احمد کنڈی صاحب سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنے وفاق سے پوچھیں، آپ لوگوں کی تو یاری دوستی ہیں، ان سے پوچھیں، Militancy کہاں تک ختم کی ہے؟ آپ ہمیں کہتے ہیں کہ One percent آپ ہر تقریر میں NFC award, Militancy اور جو ہے ناں، جغرافیہ کے اور جیومیٹری کے عجیب و غریب اشکالات بتاتے ہیں، ایک ہی بات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں، آپ مجھے یہ بتائیں کہ One percent ہمیں Militancy کے War against terror میں دے رہے ہیں یا Militancy کے چکر میں دے رہے ہیں؟ کوئی احسان کر رہے ہیں، بھئی، آپ ان سے یہی بات کریں کہ IDP,s اور DDP,s اور یہ جو جتنے بھی ہمارے پاس یہ مہاجرین بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے علاقوں کو چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں، کس لئے آئے ہوئے ہیں، یہ ہمیں جو پیسے دے رہے ہیں One percent یہ تو ان کا خرچہ ہی پورا نہیں ہوتا ہے، ہم تو کہہ رہے ہیں، ان کے تو آپ لوگوں نے شہر کے شہر برباد کر دیئے ہیں، ان کے نقصان کا ازالہ کون کرے گا؟ وفاق کرے گا، ان کا ازالہ ریاست کرے گی، یہ غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے، ہماری وجہ سے نہیں ہوا ہے، خواجہ آصف آپ کا خود ہی کہہ رہا ہے، خواجہ آصف آپ کا خود ہی بیان دے رہا ہے، وزیر دفاع ہے وہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے چالیس، پینتالیس سالوں سے دہشت گردی ہو رہی ہیں اس خطے میں، ابھی خدا کے بندے چالیس، پینتالیس سالوں سے جتنے ہمارے لوگ اسی ہزار کے قریب لوگ شہید

ہوئے ہیں، ہم نے بحیثیت شہید ان کو دفنایا ہے،آپ کہہ رہے ہیں کہ دہشت گردی ہو رہی تھی، کیا ہم اپنے مردوں کو دوبارہ نکال کر ابھی دہشت گردوں کے کھاتے میں دفنائیں، کیا کریں؟ کوئی حد ہوتی ہے، کوئی بات کرنے کا طریقہ ہوتا ہے، کسی کے جذبات کے ساتھ کھیلنا، کیا اس حد تک تو ہوتا ہے، میں یہ کہہ رہا تھا کہ وفاق سے ہمارے حقوق کی بات کیا کریں، آپ لوگ وفاق کو یہاں پر Defend کرنے کے لئے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے وفاق سے برابری کی سطح پر کوئی سکیم نہیں ہے۔ جناب چیئر مین صاحب، آپ یقین کریں کہ ہماری ایک لفٹ کینال کے لئے صرف دس کروڑ روپے رکھے ہوئے ہیں اور ہم نے پانچ ارب رکھے ہیں، اس غربت کی حالت میں، اس کسمپرسی کی حالت میں جو صوبہ دہشت گردی کے مختلف حالات سے گزر رہی ہیں، اس کے باوجود ہم نے پانچ ارب صرف کینال کے لئے رکھے ہیں، یہ تو ہمارے اوپر ہنس رہے ہیں، اس سے تو بہتر ہے، ہمارے اوپر کھلم کھلا ہنسا کریں، یہاں پر آکر بیٹھ کر ہمارے سامنے، یہ ایک تو ہمارے حضرت بیٹنی آپ کے علاقے کا ہے، احمد کنڈی صاحب، اس نے صحیح کہا ہے کہ:

ما پورې خندا کوه خو لیکا یئ
هره نا روا کوه خو لیکا یئ
د زړه نه مو بازار درته جوړ کړے دے
هر قسم سودا کوه خو لیکا یئ
وخت دې د بمونو د برمو باران
تل په پختونخوا کوه خو لیکا یئ

وائی خبره دا ده چې دا وخت به تیر شی، دا وخت به تیر شی او د ذرې ذرې بدل به څکه اخلو چې دا ضروری شوے ده، بالکل دا په مونږ واجب شوے ده (تالیاں)

جناب سپیکر، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ 2009ء میں ہمارا NFC ہوا تو پھر آگے آپ لوگوں کی حکومت تھی، میں ان سے کہتا ہوں، ذرا حساب کتاب لگائیں، NFC کتنے سال بعد ہوتا ہے، غلط اعداد و شمار بیان کرتے ہیں، ان کے دور حکومت میں ہونا تھا جو نہیں ہوا ہے، دوبارہ بھی ان کے دور حکومت میں ہونا ہے جو یہ نہیں کروا رہے ہیں کیونکہ سندھ کو فائدہ ہے، بھئی آپ پختونخوا اسمبلی کے ممبرز ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان سے آپ کا تعلق ہیں، آپ کیوں پیچھے لے کر جا رہے ہیں کیونکہ آپ لوگوں کو فائدہ ہے، ابھی ہماری آبادی کے حساب سے مرجڈ ایریا کے حساب سے ہمیں زیادہ حصہ ملے گا، اس وجہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں، ابھی ہونے نہیں دینی ہے، کیوں نہیں ہونے دینی ہے؟ ہم ان شاء اللہ وتعالیٰ NFC کو کروا کر رہے گے،

آپ یہ بالکل غلط فہمی میں نہ رہے کہ ہم اس قابل نہیں، ہم ان شاء اللہ اس کو کرواکر رہے گے، ہمارے اوپر اس طرح کے جملے ادا کرنا، گنڈا سے اور ٹنل کھودیں گے، اپوزیشن لیڈر کہہ رہا تھا کہ اڈیالہ جیل میں آپ ٹنل کھودیں گے، بھئی ہم خان کے لئے کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں، ٹنل کھودنا ہو تو ٹنل بھی کھود دیں گے، کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے، ایسی فکر نہ کریں، ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے بجٹ ان کی ایک غلط فہمی یا خوش فہمی میں دور کروں کہ ہمارے ہر ایم پی اے، حلقہ ایم پی اے سے اور یا پھر جدھر ہمارا ایم پی اے نہیں تھا، وہاں پر خود ہی ہر حلقے کے جو Elders ہیں، ان سے بات کر کے ہر حلقے کے لئے برابری کی سطح پر سکیمیں ڈالی ہوئی ہیں، ہمارے ایک ایم پی اے صاحب نے کہا کہ میرے حلقے میں سکیمیں نہیں ڈالی چونکہ ایم پی اے صاحب ابھی بیٹھے نہیں، ورنہ میں ان کو گنواتا کہ سترہ پبلک ہیلتھ کے صرف ٹیوب ویل ان کے حلقے میں کئے ہیں، ابھی اسی دوران کئے ہیں، یہ نہیں ہے کہ پچھلی حکومت کے نہیں گنوا رہے ہیں، اسی دوران کی گنوا رہے ہیں، میں اپنے اپوزیشن والوں سے کہتا ہوں کہ یاد رکھیں، آپ لوگ کہتے ہیں کہ Infrastructure کی بات، ہمارے پاس پیسے نہیں سکول بنانے کے لئے، ہم کہتے ہیں کہ جو ہمارے ہیں، پہلے ان کو سیدھا کریں، ہمارے اس بجٹ میں ہاسپیٹل کی اپ گریڈیشن بھی ہے، سکول کی اپ گریڈیشن بھی ہے، Rent base پر ہم سکولوں کو لے رہے ہیں، پانچ کمرے پانچ ٹیچر کے حساب سے ہم لا رہے ہیں، ان شاء اللہ وتعالیٰ اس بجٹ میں اور Fund provision ہم نے یونیورسٹیز کو جتنے کئے ہیں، شاید تاریخ میں اتنی مثال اس کی نہیں ملتی، صحت کارڈ پلس ہم نے بنایا، احساس پروگرام ہم لا رہے ہیں، فارمرز کی مائیکرو فنانس ہم لا رہے ہیں، Development of agriculture lands جتنی بھی ہیں، 1.3 ملین ایکڑ اس کو ہم ان شاء اللہ آباد کریں گے جو کہ ابھی تک آباد نہیں ہے، پشاور کے لئے میگا واٹر سپلائی سکیم ہم لا رہے ہیں، سفاری پارک نوشہرہ میں ہم بنا رہے ہیں، ڈی آئی خان پشاور موٹروے ہم بنائیں گے ان شاء اللہ، لفٹ کینال ہم کر رہے ہیں اور جتنے غرباء کی مدد ہے وہ ہم دے رہے ہیں، خیبر پختونخوا کے جتنے بھی تمام ضلعے ہیں، ان سب کے اندر جتنے بھی روڈ آپس میں Linking roads ہیں وہ سارے ہم بنا رہے ہیں، یوتھ کو Loan اور جاب ہم دے رہے ہیں، سٹیڈیم اور سپورٹس کمپلیکس ہم بنا رہے ہیں، عدنان نے پولیس کی تنخواہوں کی بات کی کہ پولیس کی تنخواہیں کیوں بڑھا رہے ہیں، بجائے اس کے کہ اپنے اپوزیشن لیڈر سے بیٹھ کر بات کرتے کہ بھئی جا کر پتہ کرو کہ یہ بلوچستان کو پولیس کی تنخواہوں کی مد میں ان کے آفیسرز کو ہارڈ ایریا الاونس مل رہا ہے ان کو، ہمارے صوبے کو بھی ملنا چاہیئے، یہ بات نہیں کرتے، کہتا ہے، پولیس کی تنخواہیں بڑھانی تھی لیکن اتنی

کیوں بڑھائی ہے ؟کیوں نہ بڑھاتے، جان کی پرواکئے بغیر ہماری عوام کی سیکیورٹی کے لئے ہر جگہ ہر وقت ہمہ تن تیار رہنے والے پولیس والوں کی ہم تنخواہیں نہ بڑھائیں کیوں؟ پنجاب کے برابر نہ کریں کیوں، ان کو وہ وسائل ہم نہ دیں کیوں؟ جن کی وہ Requirement ہے، ان کو ہم نہ دیں کیوں؟ ہم اپنے ملازمین کی تنخواہیں اور الاؤنسز کیوں نہ بڑھائیں؟ قوم کی خدمت کر رہے ہیں، ملک کی، صوبے کی، ہر جگہ پر کرپشن ہو رہی ہے، وہ ہو رہا ہے، فلانہ ہو رہا ہے، آپ لوگوں کو میرے جتنے معزز ارکین ہیں، ان سب نے بتایا اور ریکارڈ پر بتایا کہ کرپشن ہے، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کتنی کرپشن ہو رہی ہے؟ کہاں پر ہو رہی ہے؟ جو آپ لوگ بول چکے ہیں، دس کھرب کی ادھر پنجاب سے خبریں آرہی ہیں، سندھ سے الگ خبریں آرہی ہیں، وفاق سے الگ خبریں آرہی ہیں اور پھر ہمارے اپوزیشن کے ایم پی ایز حضرات کہہ رہے ہیں کہ ہمیں فنڈز کیوں نہیں دے رہے ہوں، اپنے ایم پی ایز کو آپ فنڈز دے رہے ہوں، بابا، اپنے ایم پی ایز کو فنڈ نہیں دے رہے ہیں، تمام حلقوں کو ڈیویلپمنٹس سکیمیں دی جارہی ہیں، کسی ایم پی اے کو فنڈ نہیں دیا گیا ہے کہ آپ محروم ہو گئے ہیں، دوسروں کو فنڈ ملا ہے، فنڈ کسی کو نہیں ملتا، سکیمیں ملتی ہیں، آپ لوگ بھی اپنے حلقے میں جائیں گے، آپ کو صاف فرق واضح نظر آئے گا ان شاء اللہ، اس کے علاوہ جو سرپلس بجٹ ہے، مذاق کی صورت میں کبھی کیا، مختلف طریقوں سے، مختلف انداز سے یہ باتیں کرتے ہیں، سراسر بے بنیاد ماسوائے یہ کہ اونچی اونچی باتیں کرنا، بجٹ میں عجیب و غریب قسم کے الزامات لگانا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے بلڈوز کیا، بھئی، آپ لوگوں کے ساتھ ہم بیٹھے تھے، کٹ موشن پر ڈسکشن ہو رہی تھی، آپ لوگ ڈسکشن کے بجائے ہر بندہ عجیب و غریب طرز سے بات کر رہا تھا تو کیسے ہم پروسیڈنگ آگے چلاتے، آپ جب پروسیڈنگ نہیں چلاتے، آپ تو چلے گئے، اٹھ کر چلے گئے، جب آپ چلے گئے تو ہم نے کیا کرنا تھا، ہم نے خالی کرسیوں کو کیا کہنا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، پھر بھی ایک ایک کا نام پکارتے رہے، آپ لوگ کہاں پر تھے ؟آپ لوگ تو چلے گئے، آپ لوگ آئندہ کے لئے بیٹھا کریں، جب بھی کٹ موشنز ہوتی ہیں، آئیں ڈسکس کریں اور جہاں تک ووٹنگ کا تعلق ہے، یہ ہمارا جمہوری حق ہے، آپ کی بات ہمیں محسوس ہوگا کہ نہیں، اس پر ووٹنگ کرنی ہے تو پھر ووٹنگ کریں، وہ تو آپ کو عوام نے اسی لئے ووٹ نہیں دیا ہے، آپ عوام کی بات کرتے نہیں، عوام کی جب آپ بات کریں گے تو ان شاء اللہ وتعالیٰ عوام آپ کو بھی سپورٹ کرے گی، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آئندہ کے لئے جب بھی آپ عوام کے پاس جائیں، اسمبلی میں بیٹھیں، جس فورم پر بھی بیٹھیں تو پھر عوام کی بات کریں، عوام کے مسائل کی بات کریں،

پختونخوا کے حقوق کی بات کریں نہ کہ ان کے دفاع کی بات کریں، جو ہماری عوام کے ساتھ، ہمارے لوگوں کے ساتھ، ہمارے صوبے کے ساتھ ان کی ایک (ان بن) نہ لگی سی چل رہی ہے، پتہ نہیں ہے کہ ہمیں کیوں؟ ہم کیوں ان کو پسند نہیں؟ لیکن پھر بھی جب بھی آپ نے بات کرنی ہے، کسی بھی فورم پر تو عوام کی بات کریں، صوبے کے حقوق کی، پشتونوں کی۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ جناب سردار شاہ جہان صاحب۔

<u>سردار شاہجہان یوسف:</u> شکریہ جناب سپیکر، آج کی بحث سپلیمنٹری گرانٹس کے حوالے سے تھی لیکن یہاں پر جو بحث چھڑی، بحث چلی پارلیمنٹس کے حوالے سے اور خصوصاً کچھ ہدایات ہم نے میجر صاحب سے بھی سنیں، بڑی خوشی ہوتی ہے کہ جب ایسی باتیں ہوتی ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس صوبے میں ترقی ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، پہلے دن سے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آپ کا کیس ہم لڑتے ہیں، لڑیں گے، آپ کے ساتھ جائیں گے، آپ آگے نکلیں تو سہی، آپ کبھی گنڈا سا اٹھا کر چلے جاتے ہیں، کبھی اسلام آباد پر قبضہ کرنے کی بات ہوتی ہے، یہ چیزیں ساری دیکھی گئی لیکن میری کوشش ہوگی کہ میں بجٹ پر ہی بات کروں، ضمنی بجٹ پر بات کروں اور جو حالات ہیں، اس پر بات کروں، جناب سپیکر، یہ بجٹ جس وقت پیش ہوا، اس کے بعد اپوزیشن نے مکمل طریقے سے سنا، اس کے بعد یہ ایک پراسیس ہے،، بجٹ ایک ایسا میزانیہ ہے جو سال میں ایک بار آتا ہے اور آنا چاہیئے، اسی لئے پارلیمان بنتے ہیں، پارلیمان کا مقصد کیا ہے؟ پارلیمان کا مقصد یہ ہے کہ عوام کی ترجمانی ہو، عوام کے نمائندے اور عوام نے Choose کئے ہوں اور جب وہ پارلیمنٹ میں آتے ہیں تو پارلیمنٹ پورے صوبے کے حوالے سے پھر بات ہو، ڈسکشن ہو اور اس پر ڈسکس کر کے خصوصاً جو بجٹ ہے، میزانیہ جو اخراجات کا اور آمدنی کا اس پر مکمل Scrutiny کریں، یہ اختیارات ممبران کے پاس ہیں، اسی وجہ سے پارلیمان افضل ہوتا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ گورنمنٹ پارلیمان نہیں ہوتی، پارلیمان ایک Independent entity ہے، آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، آپ کے جو ممبرز ہیں وہ چاہے اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں، اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں، آپ سب کے کسٹوڈین ہیں، آپ پورے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لیکن کل جو کچھ رولنگ پارٹی نے یا گورنمنٹ نے، پھر جناب سپیکر صاحب نے جو کچھ کیا، اس پر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ اس صوبے کی ترجمانی کے لئے، اس صوبے کی عوام کی بات کرنے کے لئے، اس صوبے میں جو گزشتہ سال یا نئے سال کے لئے ہم ایک پلاننگ کر رہے تھے، آپ

کی گورنمنٹ ایک پلاننگ کر رہی تھی تو ہم اس پر بات کرنا چاہ رہے تھے، صوبے کے میزانیہ کے حوالے سے ہیلتھ ہو، ایجوکیشن ہو، Road infrastructure ہو، سوشل ویلفیئر ہو، اس حوالے سے جب بات کرنے کا ایک موقع تھا تو وہ موقع ہم نے گنوا دیا، تقریریں ہوئیں لیکن Clause wise demands جب آتیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر منسٹری وہ Countable ہو، اس کو وہ Response دے وہ جواب دے اور ممبران اس کی Scrutiny کر سکیں کہ اس نے Past میں کیا کیا اور Present میں کیا کر رہی ہے، Future میں کیا کرنا ہے تو یہ چیزیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی، کیونکہ میں پہلے نیشنل اسمبلی میں رہا، نیشنل اسمبلی میں یہ Practice میں نے کبھی نہیں دیکھی، گزشتہ بجٹ میں بھی ایسا ہوا کہ دو ڈیپارٹمنٹس ہوئے، تین ڈیپارٹمنٹس ہوئے، اس کے بعد بلڈوز ہو گیا کیونکہ یہ ہمارا، یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا پارلیمان میں آنا، ممبر بننا، اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں، سب سے زیادہ ہماری جو Responsibility ہے، ذمہ داری ہے وہ ہاؤس کی ذمہ داری ہے کہ ہم ہاؤس میں عوام کی بات اٹھائیں اور پھر As a opposition Member، ہماری سب سے زیادہ ذمہ داری یہی ہے کہ ہم گورنمنٹ کی جو پالیسیز ہیں، اس پر بات کریں، Even کہ گورنمنٹ کے جو ممبران ہیں، رولنگ پارٹی کے ممبران ہیں جو Cabinet میں نہیں وہ بھی بات کر سکتے ہیں وہ بھی کٹ موشنز پیش کر سکتے ہیں کیونکہ ان کو یہ اختیار ہے لیکن اس پر بات نہیں ہو سکی، ہمارے ساتھیوں نے NFC کی بات کی، پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ بات کی کہ ہم نے ہر حلقے میں، حلقے کی عوام کو وہاں پر سکیمیں دیں، میں یہ اس ہاؤس میں On the floor of the House یہ آپ سے گزارش کرتا ہوں، اپنی پارٹی کی طرف سے کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنے صوبے کے لئے جتنے بڑے پراجیکٹس لے آئیں، ہم وہاں پر جا کر آپ کا ساتھ دیں گے (تالیاں) ہمارے جو ممبران ہیں، اپوزیشن کے ممبران ہیں، اس صوبے کی ترقی کے لئے جتنے بڑے پراجیکٹس ہوں گے، اس کا ساتھ دیں گے، بات کریں گے، جب ہمارا ایک پراجیکٹ مانسہرہ واٹر سپلائی سکیم کا جو پچھلی پی ٹی آئی دور سے پہلے چلتا آ رہا تھا، پھر گزشتہ ادوار میں آپ کی فیڈرل گورنمنٹ بھی تھی، صوبائی گورنمنٹ بھی تھی لیکن اس وقت بھی ECNEC نے پاس نہیں کیا، اس کے بعد پی ڈی ایم کی گورنمنٹ آئی، ایک دفعہ وہ پراجیکٹ reject ہوا، دوسری دفعہ ہم اس کو یہاں سے نگران گورنمنٹ تھی یہاں سے اٹھا کر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس لے گئے اور وہ کیس لڑا، الحمد للہ وہ اٹھارہ ارب روپے کا وہ پراجیکٹ ان شاء اللہ اب پراونشل گورنمنٹ کرے گی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کرے گی، میرا مقصد یہ نہیں کہ میں اس کو اس پر لے لوں، یہ صوبے کا

حق تھا، صوبے کی عوام کا حق تھا، مانسہرہ کے لوگوں کا حق تھا، اس کے لئے ایک پراجیکٹ آیا، ہم نے جدوجہد کی، اللہ نے کیا کہ وہ ہوگیا۔ دوسری بات یہ ہے، یہ بات کہ فیڈرل گورنمنٹ کے کوئی پراجیکٹس نہیں چل رہے ہیں، صوبوں میں، مرجڈ جوڈسٹرکٹس ہیں، ہمارے اس میں گزشتہ چار سالوں میں آپ نے کتنا کام کیا؟ اب اس ایک سال میں کتنا کام ہو رہا ہے؟ اب نئی جو سپیشل گرانٹس ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے وہ کتنی جارہی ہے، یہ ہمارے ممبران کو علم بھی ہے۔ دوسرا ایک تو ملازمین کے حوالے سے کنڈی صاحب نے بھی بات کی، اپوزیشن لیڈر نے بھی بات کی، جو ملازمین یہاں پر اپنا حق مانگنے کے لئے آئے، ان ملازمین کو یہاں پر آنسو گیس سے ان کا استقبال کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ جو لوکل گورنمنٹ کے لوگ عوام کا حق مانگنے کے لئے، جو آپ ہی نے گورنمنٹ بنائی، جو DFC کے ذریعے میرے خیال میں PFC کے ذریعے ان لوگوں تک وہ فنڈز جانے تھے، جو آپ نے روک کر رکھے تھے وہ جب یہاں پر پشاور پہنچے، اپنا حق حاصل کرنے کے لئے، اپنا Right، لوگوں کا Right حاصل کرنے کے لئے تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ جناب والا، PERA ایک ادارہ تھا، Earthquake کے دوران اس میں بہت سے ملازمین، ایک AERA بنا تھا، دوسرا PERA بنا تھا، اس میں تقریباً 107 ملازمین وہ صوبے کے ساتھ کام کررہے تھے، PERA میں تو ان لوگوں کو اس دفعہ جو کیبنٹ کی میٹنگ ہوئی، 26-06-2025 کو اس میں ان لوگوں کو نکال دیا گیا، یہ میں سمجھتا ہوں کہ سراسر زیادتی ہے، ان لوگوں کو میں سمجھتا ہوں کہ بحال رکھنا چاہیئے، ان کو Accommodate کرنا چاہیئے، پچھلے تقریباً بیس سال سے یہ لوگ اس میں کام کررہے ہیں، آپ تو کہتے ہیں کہ ہم نے ملازمتیں دیں، آپ تو ملازمتوں سے لوگوں کو نکال رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ سی ایم صاحب نے کل ایک شعر پڑھا کہ:

میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

اور پھر یہی بات اس نے، جب اپوزیشن کی طرف سے اٹھی کہ کرپشن ہوئی یا پچھلا دور کس کا تھا؟ پچھلے تیرہ سالوں کی جب بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں، کیا وہ عمران خان کے فلیگ کے ساتھ نہیں تھے؟ وہ گورنمنٹ عمران خان کی تصویر کے ساتھ نہیں بنی تھی؟ آج یہ عمران خان کی تصویر کے ساتھ نہیں بنے؟ یہ حقیقت ہے کہ جو شعر انہوں نے بتادیا کہ سمندر میں اترنے کا وقت آچکا ہے، اتر جائیں گے کیونکہ آج ہی عمران خان صاحب کی بہن علیمہ بی بی نے یہ بیان دے دیا کہ کے پی کی حکومت جو ہے، کے پی کے جو لوگ ہیں، انہوں نے کے پی کی جو حکومت ہے، انہوں نے عمران خان کا ساتھ نہیں دیا،

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لیتا، کچھ باتیں کرپشن کے حوالے سے ہوئیں، میں اپنے بھائی جو بھی بھائی Pak PWD کے حوالے سے بات کریں، فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے کوئی بات کریں یا ہمارے اوپر ہمارے فیڈرل کے نمائندے کسی بھی سٹیج پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ جائیں، آپ نیب کے پاس جائیں، پراونشل انویسٹی گیشن اتھارٹی جو بھی اس سے کرپشن کا سراغ لگائیں، ہم آپ کے ساتھ ہوں گے، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے، ان شاء اللہ جو کوئی بھی اس میں سزا کا مستحق ہوگا، اس کو سزا آپ کے ساتھ دلائیں گے، اگر جہاں پر بھی کرپشن ہوئی، ڈسٹرکٹ مانسہرہ میں ہوئی، ہم حاضر ہیں، پورے صوبے میں اگر ہوئی تو ہم حاضر ہیں لیکن اپنی طرف بھی دیکھیں، اپنی اداؤں کو بھی دیکھیں کہ کوہستان میں پھر اس کے بعد پورے صوبے کی بات ہوتی ہے، جناب والا، یہ ضمنی اخراجات کی بات کر لیتے ہیں کہ اس دن جب بجٹ سپیچ پر بات ہو رہی تھی تو ایڈوائزر صاحب نے، ہم نے یہی بات اٹھائی کہ آپ کے پاس سرپلس ہے، آپ اس سرپلس کو کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ کوئی چیز بنا لیں لیکن انہوں نے یہ کہا کہ سرپلس ہمارے پاس اس لئے ہے کہ ہم نے Austerity measure کئے اور مختلف چیزوں سے بچایا لیکن اب یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کے پی ایم، سوری سی ایم ہاؤس میں بھی اگر بسکٹ بارہ کروڑ کے خرچ ہو جاتے ہیں، آپ کا جو کے پی ہاؤس اسلام آباد میں جو کروڑوں کے اخراجات ہو جاتے ہیں، پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ترقیاتی فنڈز کے لئے گزشتہ ایڈیشنل جو ہے، Seven billion کی ڈیمانڈ کی ہوئی ہے کہ نہیں، لوکل گورنمنٹ کے لئے آپ Six billion کی ڈیمانڈ کی ہوئی ہے، ہیلتھ کے لئے آپ نے جو خرچ کئے ہوئے ہیں، سوری 2.6 بلین Expenditure کیا ہوا ہے جو کہ ایڈیشنل آپ کا گزشتہ سال کا جو بجٹ تھا، Hundred billion اس میں سرپلس تھا، اس سال آپ نے 240 billion expenditure کے لئے آپ وہ ضمنی جو اخراجات ہیں وہ اس ہاؤس سے Approve کروانا چاہتے ہیں، میری گزارش یہ ہوگی کہ میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ کارڈ، ہیلتھ کارڈ میں آپ نے جو پیسہ جھونکا ہے، آپ کے ادارے Crumble down ہوئے ہیں، میں نے یہی بات اپنی بجٹ سپیچ میں کہی تھی کہ اگر زچگی میں کوئی عورت مر جاتی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے؟ یہ وقت کی حکومت ہو، اسی حوالے سے دو دن پہلے میرے حلقے میں ایک ہاسپیٹل، پرائیویٹ ہاسپیٹل میں ایک بچی وہ زچگی کے دوران اس دنیا سے چلی گئی لیکن بات یہ ہے کہ اس کو Accountable کون کرے گا؟ اگر آپ کے اپنے ادارے ہیں، آپ کے جو جو ہیلتھ کے ادارے ہیں، اس میں تو ایک پراسیس ہے لیکن پرائیویٹ اداروں میں جو پبلک سیکٹر میں

نہیں، پرائیویٹ سیکٹر میں Anti-panel entity ہے تو ان کو آپ نے بے ہنگم لائسنس دے دیئے ہیں کیونکہ وہ آپ کے تعلق دار ہوں گے، رشتہ دار ہوں گے یا کوئی اس طرح کی Nepotism ہو گی تو اس وجہ سے کئی جانیں جو ہیں، اس میں وہ ضائع ہو رہی ہیں، اس لئے یہ اچھا اقدام ہے، میں اسے برا نہیں کہتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا ایسا **Mechanism** ہونا چاہیئے کہ جس میں آپ کے ادارے مضبوط ہوں، آپ مختلف علاقوں میں جائیں، آپ کی سی ڈیز، آپ کے بی ایچ یوز، آپ کے آر ایچ سی یا آپ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹلز وہاں پر آپ کو میڈیسن تک نہیں ملتی، آپ کو یہ تمام سہولیات بڑی مشکل سے ملتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سردار صاحب، ٹائم کا ذرا خیال کریں۔

<u>سردار شاہجہان یوسف</u>: میں وائنڈ اپ کرتا ہوں، جناب والا۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جی۔

<u>سردار شاہجہان یوسف</u>: کیونکہ میں زیادہ وقت نہیں لیتا، آپ نے کافی Patience سے مجھے سنا لیکن میری کچھ چیزیں جو ہیں، کیونکہ گزشتہ سال کی بات ہے، گزشتہ سال میرے حلقے میں ایک دو روڈز ہیں، حسن ابدال سے لے کر تھاکوٹ تک فیڈرل گورنمنٹ نے موٹروے بنا دیا، اب اللہ کے فضل و کرم سے فیڈرل گورنمنٹ تھاکوٹ سے لے کر رائی گیٹ تک خنجراب تک ان شاء اللہ موٹروے بنا رہی ہے، اسی طرح مانسہرہ سے مظفر آباد موٹروے بنا رہی ہے، جو اسی صوبے میں ہے لیکن میرے حلقے میں سات کلو میٹر روڈ جو کہ موٹروے کو MMJ, M 15(Mansehra Motorway Junction) سے منسلک کرانا تھا وہ دس، بارہ سال تک پراونشل گورنمنٹ کا روڈ تھا، اب تک نہیں بن سکا، چار کلو میٹر روڈ جو موٹروے سے لے کر مانسہرہ شہر کو ملانا تھا وہ بارہ سالوں تک نہیں بن سکا، اگر آپ یہاں پر ضمنی میں وہ روڈز کے حوالے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ یہ بھی ایڈیشنل اخراجات ہوئے تو کیا یہ روڈ تقریباً نہیں بن سکتے تھے، اسی طرح ایراکے بیس سال پہلے جو سکولز گرے تھے، پراونشل گورنمنٹ نے Responsibility اس حوالے سے لی تھی، Road infrastructure کے علاوہ سپیشلی سکول کے حوالے سے لیکن وہ سکولز اب تک نہیں بنے جو بچے ہیں وہ کھلے آسمان کے نیچے وہاں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں، بڑی مشکلات میں ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو چیز ہے، ہمارا کام ہے، Accountability کرنا، ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آپ کو دکھائیں، گورنمنٹ کو دکھائیں، گورنمنٹ کے سامنے یہ بات کریں کہ جو کچھ آپ کر رہے

ہیں، آپ اس کے Accountable ہو، اس لئے ہم یہ ضمنی جو ہے، اس حوالے سے بات کرتے ہیں، میرے خیال میں، میں آپ کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بڑے Patience سے سنا، بہت مہربانی۔

جناب مسند نشین: تھینک یو سردار صاحب۔ جی آفتاب عالم صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب، سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے ہمارے مختلف اپوزیشن ممبران صاحبان کی طرف سے جو سپیچز کی گئی، اس سے بیشتر بھی ان کے کل کا Procedure کو، پراسز کو بلڈوز کرنے کے اوپر ان کی Reservations تھیں، حالانکہ وہ سپیکر صاحب نے اپنے قانون کے مطابق ان کو حق حاصل ہے، Rules of Business کے مطابق انہوں نے کیا، میں سمجھتا ہوں کہ Already کٹ موشن پر بھی تین چار کٹ موشنز پر جو ان کی طرف سے باتیں ہوئیں، اعتراضات ہوئے تو میرے خیال میں وہ لگ بھگ وہی تھیں جو چار دن ہم Already اس کے اوپر بحث کر چکے تھے، میرے خیال میں جناب سپیکر صاحب نے مناسب سمجھا کہ اس سے بیشتر جو ہے، اس کے اوپر مزید ڈسکس کرنا میرے خیال میں پھر ٹائم کا ضیاع ہی ہو گا، اس وجہ سے سپیکر صاحب نے decision لیا، اس کی Clarity کے لئے، دوسرا میں جلدی جلدی ان کے جتنے بھی کو ئیسچز ہیں، ان کو Respond کرنا چاہوں گا، سب سے پہلے انہوں نے بجٹ یا سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے Reservation پیش کیں یہاں پہ، آرٹیکل 124 بڑا کلیئر ہے کہ گورنمنٹ اگر Financial year میں کوئی Access وہ کرتی ہے، Expenditures تو وہ سپلیمنٹری بجٹ میں پاس کر سکتی ہے، ان کے پاس Right ہے اور بجٹ جو ہوتا ہے، سب کو پتہ ہے کہ Receipts اور Expenditure کا ایک ڈاکیومنٹ ہوتا ہے، ابھی یہاں سے اکثر اوقات اس بات کے اوپر واویلا مچایا گیا، میں پچھلے تین، چار دنوں سے سن رہا ہوں کہ اگر سرپلس بجٹ ہے تو اس میں سپلیمنٹری بجٹ پیش کرنے کی کیا حاجت پیش آئی، جناب چیئرمین، سرپلس بجٹ وہ بجٹ ہے جس میں آپ کی Receipts اور Expenditure، جس طرح بجٹ ہوتا ہے تو اس میں Expenditure آپ اپنے Receipts سے سو ارب کم کریں گے، یعنی Expenditure جو جتنا آپ کریں گے، اپنے Receipt سے سو ارب کم کریں گے تو ہم نے سو ارب سرپلس بجٹ دینا تھا، مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی آپ لوگوں نے آئی ایم ایف کو خوش کرنے کے لئے کیا۔ جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ Condition آئی ایم ایف کی طرف

سے تھی لیکن یہ Condition میں ڈائریکٹ صوبہ Involve نہیں تھا،اس میں فیڈرل گورنمنٹ جس میں مولانا صاحب کے Coalition partner ہے، پی ڈی ایم گورنمنٹ میں انہوں نے یہ Condition IMF کے ساتھ مانی تھی،اس کے بعد اسی Condition کو لے کر انہوں نے صوبوں سے ڈیمانڈ کی کہ آپ لوگ اپنے بجٹ میں سرپلس بجٹ ڈالیں گے، پیچھلی دفعہ سوارب تھا،اس دفعہ ڈیڑھ سوارب سے زیادہ ہے تو یہ Clarity کے لئے ان کی Clarity کے لئے یہ ضروری تھا۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب میں بڑے بڑے Figure یہاں پر فلور کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ سپلیمنٹری بجٹ جو یہ واویلا مچا رہے ہیں کہ دو سو چالیس ارب ہیں، جس میں ایک سو بانوے بلین جو ہیں وہ کرنٹ سائیڈ پر ہے اور Current expenditure ہے، Round about تقریباً سینتالیس بلین وہ ڈیویلپمنٹ سائیڈ پر ہے۔ جناب چیئرمین صاحب،اس میں جو کرنٹ سائیڈ پر ہے،ایک سو بانوے بلین اس میں بڑا Chunk وہ ایک سو پچاس بلین جو کہ ہمارا Debt management fund ہے وہ Create کیا گیا، وہ اسی Savings میں سے جو Basically investment ہوتی ہیں لیکن بجٹ میں وہ Expenditure show ہوتے ہیں،ایک سو پچاس بلین تو Debt management fund جو کہ صوبے نے اپنے قرضوں کو اتارنے کے لئے اور Future جتنی بھی ان کی 'Expectancies ہوتی ہیں تو اس کے Investments کے لئے صوبے نے یہ Create کیا، Debt management fund تو ایک Clarity یہ ہو گئی، دوسری جناب چیئرمین صاحب، چونکہ صوبے نے فیڈرل گورنمنٹ سے بجٹ پہلے پیش کیا اور پاس کیا تھا، یہ آپ سب کے علم میں ہے وہ وجہ کیا تھی پہلے پیش کرنے کی اور پاس کرنے کی وہ بھی آپ سب کے سامنے ہے کہ Reserve seats کے حوالے سے جو ظلم زیادتی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے تھی، الیکشن کمیشن کی طرف سے تھی،ان کا گٹھ جوڑ ہے، سارا کچھ آپ کو پتہ ہے، سارے معاملات آٹھ فروری بلکہ نو مئی سے لے کر 2023ء سے PDM-1 پھر PDM-2، چونکہ ہم نے بجٹ پہلے پاس کیا تھا،اس میں ہم نے اعلان کیا تھا، 10 percent salary increase کا بعد جب فیڈرل گورنمنٹ نے پچیس پرسنٹ کیا تو مجبوراً ہمیں بھی پچیس پرسنٹ جو ہے،اس کے اوپر عمل درآمد کرنا پڑا، ہم نے خود بھی بعد میں اعلان کیا تو کرنٹ سائیڈ سے یہ Expenditure بھی ایک بڑا Chunk ہے،ایک سو پچاس پلس،ایک سو پچاس بلین کا جو تھا،اس کے ساتھ یہ پچیس پرسنٹ سیلری جو بڑھی ہے، ہم نے اپنی Estimates میں،اپنے Expenditures میں،اپنے بجٹ میں دس پرسنٹ کے حساب سے ڈالا تھا، Salary increase کا

لیکن وہ پچیس پرسنٹ اس وجہ سے وہ Expenditure بڑھا کرنٹ سائیڈ پر ہو گیا، ڈویلپمنٹ سائیڈ پر ان کی طرف سے وہ صوبے کو داد دینا چاہیئے لیکن بد قسمتی سے ان کی طرف سے کوئی Appreciation نہیں کی گئی ابھی تک ، جس طرح آپ کو یاد ہو گا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبے کے اوپر قرضہ تھا، Four hundred billon plus لیکن جب انہوں نے رجیم کیا، جس سے ڈالر ریٹ بڑھا تو وہ قرضہ Direct six hundred billion plus ہوا، جس کو لے کر انہوں نے کافی شور بھی مچایا، ہمارے خلاف پروپیگنڈا بھی کیا لیکن لوگوں کو اس کا علم تھا، اب جناب چیئرمین صاحب، PDM-1 فیڈرل میں اور PDM-2 آپ کو پتہ ہے، یہاں پر مشترکہ PDM سب سے بڑی پارٹی کو Interim government میں انہوں نے باہر رکھا، انہوں نے آپس میں Ministries تقسیم کی، کیبنٹ تقسیم کی اور جو کھیلواڑا انہوں نے غیر قانونی کھیلا، کیئر ٹیکر گورنمنٹ نوے دن کی جگہ ایک سال سے اوپر انہوں نے گزارا، حالانکہ کیئر ٹیکر کا مینڈیٹ یہ تھا کہ وہ Day to day affair run کرتے اور Up-coming general election وہ Conduct کرتے، Free and fair لیکن وہ کام جو ان کا آئینی تھا وہ انہوں نے نہیں کیا، چونکہ یہ غیر آئینی طور پر آئے تھے، غیر آئینی طور پر انہوں نے ٹائم گزارا، ایک طرف ہزاروں بھرتیاں غیر قانونی کیں، دوسری طرف انہوں نے دھڑا دھڑ Expenditures کئے ہیں، اس میں اربوں روپے کی کرپشن ہوئی، جب ہم (تالیاں) ڈویلپمنٹ سائیڈ پر جو سینتالیس بلین ہیں، اس میں بڑا Portion پینتیس ارب کا ہے جو ہم نے ADP plus دیا، یہ صوبے کی تاریخ میں First time ADP plus جو چھہتر سالوں میں First time آیا تو ان کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا، سب سے بڑا کام جو اس صوبے میں ہوا، الحمد للہ وہ Economic revival تھا، جس صوبے کو انہوں نے بالکل دیوالیہ کیا تھا، جس طرح کل چیف منسٹر صاحب نے بتایا کہ ہمیں جب گورنمنٹ ملی تو صرف اور صرف اٹھارہ دنوں کی تنخواہ خزانے میں موجود تھی، ایک مہینے کی تنخواہ ساٹھ ارب روپے سے زیادہ ہوتی ہے، آپ کی کرنٹ سائیڈ پر ڈویلپمنٹ کو چھوڑیں، صرف اور صرف اٹھارہ دن کی تنخواہ خزانے میں تھی، الحمد للہ ایک بہترین Financial Management Austerity Measure، آپ یقین کریں، اسی کیبنٹ سے ہم نے DPOs جو ہمارے Volatile areas ہیں، جہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا ایشو ہے، وہاں کے DPOs, RPOs کے لئے، سیشن ججز کے لئے ہم نے بلٹ پروف گاڑیوں کی اس کیبنٹ سے Sanction لی لیکن یہ میں فخر سے کہہ رہا ہوں کہ منسٹر ہوتے ہوئے میرے ساتھ 2008ء ماڈل گاڑی ہے، ان کے لئے نئی

نئی گاڑیاں ہم نے خریدی تو یہ Austerity measure ہی ہے، جس بنیاد پر الحمدللہ ہم نے Savings کیں، ہم نے بہترین Financial management کی اور پینتیس ارب کا ADP plus دیا، الحمدللہ اس دفعہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک تاریخی Two trillion سے اوپر کا ہمارا بجٹ تھا، اس میں ڈیویلپمنٹل بجٹ 547 بلین وہ بہت بڑا ایک Portion ہے، جو ڈیویلپمنٹ کے لئے ہے، الحمدللہ یہ آپ دیکھیں گے، Near future میں انہوں نے اس بات کو بھی رد کیا کہ چار سو اکتالیس سکیمز وہ کمپلیٹ نہیں ہوئی، میں نے Last time بھی یہاں پر کہا تھا، میرے حلقے میں 13-2012ء کا ایک ڈیم تھا، Zamir Gul Dam میں ریکارڈ پر لانا چاہ رہا ہوں وہ ڈیم 2017ء میں کمپلیٹ ہوا تھا، اس کا صرف اور صرف دس پرسنٹ کام رہتا تھا، ایک Main جو Command area تھا، اس کے لئے ایک کنال رہتا تھا، آپ یقین کریں، اس کا پانی بارانی نالوں میں بہہ کر، اس ڈیم کا پانی وہ دریائے سندھ جا رہا تھا تو الحمدللہ اس نہر کے اوپر وہ دس پرسنٹ کام کے لئے اس کے ٹینڈرز ہوئے، اس پر کام شروع ہوا، اس کو Due for completion scheme میں ڈالا گیا، الحمدللہ وہ اس 30 جون کو کمپلیٹ ہوگا، اس سے ہزاروں ایکڑ کی زمین سیراب ہوگی، یہ دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ وہ سکیم کدھر کمپلیٹ ہوئی ہے، فلانا ہوا، ڈمکانہ ہوا، لاء اینڈ آرڈر پر مولانا صاحب نے بات کی۔ جناب سپیکر، آپ کو یاد ہوگا، اسی پیپلز پارٹی، Collation ANP ان کی گورنمنٹ 13-2008ء تک تھی، انہوں نے پولیس کے لئے جو Equipment purchases کیں، ان کی بلٹ پروف جیکٹس میں جو نوجوان تھے، ان کے اوپر جب اسی طرح کے واقعات میں فائر ہوتے تھے تو وہ بلٹ پروف جیکٹ کے باوجود شہید ہوتے تھے، ان کی بلٹ پروف سے آر پار وہ گولیاں نکلتی تھی، ان کے بدن کو چیرتی تھی، جناب سپیکر، الحمدللہ پولیس کے اوپر Invest کیا، لاء اینڈ آرڈر کے اوپر دھیان دیا، الحمدللہ میں یہ فخر سے کہہ رہا ہوں، یہ مجھے جواب دیں کہ رجیم چینج سے پہلے الحمدللہ ہمارا جو بھی Belt تھا، ہمارا جو قبائلی اضلاع کا Belt ہے، ہمارا کے پی کے، آپ یہ صرف اور صرف صوبائی حکومت لاء اینڈ آرڈر کے لئے یہاں پر Responsible نہیں ٹھہرا سکتے، یہ بارڈر ایریا ہے، Border Province ہے، اس کی ذمہ داری فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر برابر کی آتی ہے، Fencing کے اوپر اربوں روپے لگے، ہم بھی سوال کرتے ہیں کہ اس کے باوجود کس طرح Insurgency دوبارہ سر اٹھاتی ہے، جب ایک دفعہ الحمدللہ خان صاحب کے دور میں ان لوگوں کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے، امن و امان آجاتا ہے، Investment آتی ہے آپ کے ملک میں، آپ کے صوبے میں نہ بم دھماکے، نہ ڈرون

اٹیک، ان کے دور میں چار سو سے اوپر ڈرون اٹیک اپنے لوگوں کے اوپر ہوئے ہیں، الحمد للہ وہ سارا امن و امان آ جاتا ہے، پھر ایک دم سے جب یہ رجیم چینج کر لیتے ہیں، اس کے بعد دوبارہ دھماکے شروع ہو جاتے ہیں، دوبارہ لاء اینڈ آرڈر کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، جناب چیئرمین صاحب، رجیم چینج کے بعد لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ انہی PDM حکومت نے بنایا، جن کی امامت مولانا صاحب نے خود کی تھی، ایک الیکٹڈ گورنمنٹ کے MNAs یہ خرید و فروخت کر کے وہ سارا کچھ آپ نے دیکھا تھا، ایک الیکٹڈ گورنمنٹ کو وہ گھر بھیجا تھا، یہ تھی تمام تفصیل، امید ہے کہ اس سے آپ کو اور اس ہاؤس کو وہ اطمینان ہوا ہو گا کہ سپلیمنٹری بجٹ میں بڑا Portion وہ 150 billionrupees current side پر Debt Management Fund وہ Create کیا گیا، جس سے الحمد للہ آپ کے قرضے بھی اتریں گے، ان شاء اللہ Future میں، آپ کی جو ہے، اس کے علاوہ ڈیویلپمنٹل سائیڈ پر بھی ADP plus دیا گیا، اس کے علاوہ جو دس پرسنٹ سے پچیس پرسنٹ سیلری بڑھی تو Major portion وہ سپلیمنٹری بجٹ میں وہ یہی تھا، باقی تفصیل ان سب کے سامنے ہے جو لاء اینڈ جسٹس ڈیپارٹمنٹ میں ہوا، جو باقی ڈیپارٹمنٹس میں ہوئے وہ آپ کے سامنے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے ججز کے لئے گاڑیاں خریدنی پڑیں، باقی Equipment پولیس کو دینے پڑے، Even health میں ہم نے جو صحت کارڈ پلس Introduce کیا، آج الحمد للہ انہوں نے صوبہ اتنا تباہ کیا ہے، اس ایک سال میں ان کو موقع ملا تھا، ہزاروں بھرتیاں ایک طرف، دوسری طرف وہ ہمارا جو فلیگ شپ پروگرام تھا، غریبوں کے لئے جو تھا، وہ غریب جو کسی کو دل کا مسئلہ پیش آ جاتا، وہ ایک دیہاڑی دار طبقے سے وہ Belong کرتا، وہ Bed پر پڑا رہتا، اپنی چارپائی پہ پڑا رہتا (تالیاں) کیونکہ ان کے پاس چھ چھ، سات سات، آٹھ آٹھ لاکھ روپے جیب میں نہ ہوتے، جناب سپیکر، الحمد للہ اس غریب طبقے کے لئے جو میرے قائد نے ایک فلیگ شپ پروگرام یہاں پر Introduce کیا اور چلایا تھا، الحمد للہ باوجود اس صوبے کے اوپر وفاق کے ظلم و ستم کہ وہاں سے ٹرانسفرز روکی گئیں، ابھی بھی ہم اس کے اوپر پورا سال Protest کرتے رہیں، آپ کے علم میں ہو گا کہ ہماری مرجڈ سائیڈ وہ Administratively انہوں نے مرجڈ کئے ہوئے ہیں لیکن Finically وہ مرجڈ نہیں ہوئے، ان کا جو NFC share ہے جو 4.62 percent بنتا ہے، جس کا صرف Finical year 2024-25 فیڈرل گورنمنٹ کے حساب سے اس کا شیئر تین سو پچاس ارب سے زیادہ بنتا ہے، اس کے لئے یہ کیوں Effort نہیں کرتے، فیڈرل گورنمنٹ میں انہی کی حکومت ہے، یہ بار بار وہ واویلا مچا رہے ہیں، یہ خود ہمیں دکھائیں، اس صوبے کو دکھائیں، اس صوبے

کی عوام کو بتائیں کہ ان کا کیا کارکردگی ہے، انہوں نے کتنی Efforts کیں ہیں، انہوں نے اپنے صوبے کی عوام، صوبے کے حقوق کے لئے کتنی Efforts وفاق کے ساتھ کیں؟ جناب سپیکر، یہاں پر واویلا مچا لیتے ہیں، ایک ڈرامہ بنایا ہوا ہے، امید ہے کہ تمام ہمارے معزز ممبران کی سپلیمنٹری بجٹ کے اوپر تسلی ہوئی ہوگی، ان شاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف وہ عوام کی نمائندہ جماعت ہے، میں یہ دعوے سے کہہ رہا ہوں اور فخر سے کہہ رہا ہوں کہ آٹھ فروری کو پورے پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کو فیڈرل گورنمنٹ میں مینڈیٹ ملا، الحمدللہ ہمیں میجارٹی ملی، Even سندھ میں ملی، Even بلوچستان اور پنجاب میں ہمیں Two-thirdsmajority ملی لیکن بدقسمتی سے وہاں پر ہمارے مینڈیٹ کو وہ روندھا گیا، ابھی بھی ہمارے اس ہاؤس میں Reserve seats وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں، ابھی تو پہلے صرف حکومت اور الیکشن کمیشن ملا ہوا تھا، ابھی انہوں نے اپنے ساتھ عدالتیں بھی ملا لیں، عدالتوں کو جس طرح انہوں نے روندھا، اپنے پاؤں تلے روندھا، چھبیسویں آئینی ترمیم جس بھونڈے انداز، جس بے ایمانہ انداز سے انہوں نے پاس کی، پارلیمنٹ پر حملے کئے، انہوں نے ایم این ایز کے بچے اٹھائے، ان کی فیملیز کو زدوکوب کیا، ان کو دو دو ارب کی آفرز کیں، یہ سارا کچھ ریکارڈ پر ہے۔ جناب چیئرمین صاحب، الحمدللہ یہ عوام کی نمائندہ جماعت ہے، ان شاء اللہ ہم عوام کے وسیع تر مفاد میں وہ فیصلے کرتے رہیں گے، اگر ان کو تکلیف ہوتی ہے، ان کو سو بار تکلیف ہو، ان شاء اللہ ہم یہ تکلیف ان کو پہنچاتے رہیں گے۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ مس شہلا بانو۔

ایک رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فیمیل هم خبرے او کړے یار۔

محترمہ شہلا بانو: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ چیئرمین صاحب، میں ابھی ایک ہفتہ پہلے، ہم نے پنجاب کا پراجیکٹ دیکھا، اس کا سیکنڈ فیز شروع ہو گیا ہے، Clinic on the wheels لیکن ہمارے صوبے میں 13 سال سے Corruption on the wheel ہی چل رہا ہے، ہمیں بھی ارمان ہیں کہ ہمیں بھی ایسا کچھ ملے کہ Air ambulance مل جائے، Clinic on the wheel and field hospital مل جائے، یہاں پر یہ جو انہوں نے کاپی کیا، BRT ہمارا پراجیکٹ تھا، میٹرو بس سسٹم تو انہوں نے، اس کو پہلے جنگلا بس کہتے تھے وہ لا کر یہاں پر انہوں نے اس کو شروع کیا، اسی طرح اگر یہ Air ambulance کو بھی کاپی کر لیں، Clinic on the wheels کو کاپی کر لیں، Field hospitals

کو کاپی کر لیں تو ہم کے پی کے کی عوام، ساری عوام کا ہی فائدہ ہوگا، تیرہ سال میں بھی اگر یہ کچھ نہ کچھ کر رہے ہوتے تو میرے خیال میں13 ambulances تو Air ambulances ہمیں مل چکی ہوتی، اگر یہ ان کی بھیThinking ہوتی ہے، ان کے بھی یہ پراجیکٹس ہوتے تو پورے کے پی میں جو ہیلتھ کا سسٹم ہے، میں ہیلتھ پر ہی بات کروں گی، صرف ہیلتھ کا جو سسٹم ہے، پورے کے پی میں برن یونٹ نہیں ہے، ایوب میڈیکل کمپلیکس سب سے بڑا ہزارہ کا جو ہمارا ہاسپیٹل ہے، ادھر نہ تو برن یونٹ ہے اور نہ وہاں پر Beds ہی پورے ہیں جو کہ لوگوں کی ٹریٹمنٹ کر سکیں، پلاسٹک سرجری والے کے جو برن والے لوگ ہیں، ان کی ٹریٹمنٹ کر سکیں، بنیادی جو صحت کے ہیلتھ سینٹرز ہیں، ان کو دیکھیں تو وہ ان کے برے حالات ہیں، نہ تو کوئیInfrastructure ٹھیک طرح سے ہے، نہ میڈیسن ہے، نہ پورا اسٹاف ہے وہاں پر۔ اس کے علاوہ یہ جو ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز ہیں، ان کی بھی پوری اس طرح فنڈنگ نہیں ہو رہی کہ جو ریفرل سسٹم جس کی وجہ سے بڑھتا جا رہا ہے، ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز میں بھی کچھ بھی نہیں ہے، جو سارا ایوب میڈیکل کمپلیکس، ہمارا ہزارہ کا جو ہاسپیٹل ہے، اس پر دنیا جہاں کاBurden آیا ہوا ہے، ریفرل سسٹم جو اس وجہ سے یہ پورے کے پی میں Dog bites, Snake bites کی Vaccine تک نہیں ہے جو کہ بہت ہی افسوسناک، شرمناک بات ہے، پھر انہوں نے جو 2015ء میں یہ ایکٹ لے کر آئے، ایم ٹی آئی ایکٹ جس نے کرپشن کے دروازے کھول دیئے، Malpractices کے دروازے کھول دیئے، میرٹ کی دھجیاں اڑ دی گئیں، کرپشن کے انبار لگ گئے، بے شک وہ MRI machine ہو یا Lithotripsy machine ہو تو وہ کرپشن کے انبار وہاں پر لگ گئے، نہ تو وہاں پر کوئی Accountability ہے، نہ Accountability ہو سکتی ہے، نہ کوئی بات اس پر ہو سکتی ہے، من پسند لوگوں کو بی او جی کا ایم ٹی آئی کا جو سسٹم ہے، اس میں اپنے من پسند سیاسی Affiliation پر لوگوں کو لگایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ کرپشن عروج پر ہے، آپ وہاں پر کوئی Accountability نہیں کر سکتے، خود کو بچانے میں لگے رہتے ہیں، بچانے میں لگے رہتے ہیں، آپ وہاں پر کچھ نہیں کر سکتے، یہ ہمارا جو ہسپتال ہے، ایوب میڈیکل کمپلیکس پورے کے پی کا یہ سیاسی دباؤ اور بدانتظامی کی اعلیٰ ترین مثال ہے، اس میں اتنی Intervention ہے، اتنی اس میں سیاسی کرپشن ہے کہ جس کا کوئی حساب ہی نہیں ہے۔ دوسرا بجٹ میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ یہ جو ہمارے House officers ہیں، Trainee medical officers ہیں، میڈیکل کے جو دوسرے آفیسرز ہیں، ان کی Pay rise کے لئے کچھ نہیں کیا گیا، ان کو Opportunities کے لئے بھی کچھ نہیں کیا گیا، یہ باہر کی

طرف جارہے ہیں کہ ہماری Opportunities یہاں پر نہیں ہیں، اس کے علاوہ ان کو جوان کے مقابلے میں ہمارے پنجاب میں زیادہ Pay ہے، ہمارے کے پی کے مقابلے میں زیادہ Pay ہے، ہمارے پنجاب میں 2016ء میں تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن کیا تھا، ان کی Pay کو زیادہ کرنے کے لئے وہ نوٹیفکیشن پھر پیچھے ہوگیا، اس پر کچھ نہ ہو سکا، پھر 2018ء اور یہ 2023ء میں میرے خیال میں دس پرسنٹ ڈاکٹرز کی تنخواہ Interim setup میں بڑھی تھی، اس کے علاوہ یہ جو پروفیشنل ٹیکس ہے، یہ پنجاب میں پانچ فیصد ہے، ان کا پہلے 80 فیصد تھا جو کہ Negotiation کے بعد اس کو 40 پرسنٹ پر لے آئے لیکن یہ چالیس پرسنٹ پر بہت زیادہ ہے، پانچ فیصد وہ اس کے پنجاب کے مقابلے میں ہونا چاہیئے تھا، پھر ان کے لئے Job vacancies نہیں ہیں، اس کی کوئی Opportunities نہیں ہیں، میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گی، پھر یہ ایم ٹی آئی کا جو ایکٹ ہے، یہ جو بی او جیز ہیں، اس کے تحت اس میں ساری سیاسی بھرتیاں ہیں، ساری سیاسی Affiliation کی بھرتیاں ہیں وہ سارے آپ کے من پسند جو لوگ ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے بجائے، کے پی بھی ہمارا اپنا ہے، میرا اپنا صوبہ ہے، مجھے فخر ہے کہ میں کے پی سے ہوں لیکن جو ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز ہوتے ہیں، میرے خیال میں ان کا حق پہلا ہوتا ہے کہ وہاں سے آپ ان کو اپوائنٹ کرلیں لیکن سارے وہاں سے اپنے من پسند لوگوں کو لاکر بٹھادیا جاتا ہے، اسی طرح کیٹیگری (بی) ایک شروع کی گئی تھی 2021ء میں، جس کے نوٹیفکیشن کے بعد ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ایشو کیا تھا، یہ والی کیٹیگری (بی) جس کی وجہ سے جتنے وہاں پر ڈاکٹرز تھے جو ہوئے تھے، وہ سیلری اسی کیٹیگری (بی) کے تحت لے رہے تھے لیکن ایوب میڈیکل کمپلکس میں ابھی تک جو ہیں، ہمارے جو Post graduate residence ہے، ان کو یہ والی ان پر Apply نہیں ہو رہا، میری یہ درخواست ہوگی کہ ان چیزوں کو دیکھیں، اس پر کچھ آپ کام کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman:Thank you, Madam. Ji Mr. Nisar Baz Khan.

جناب محمد نثار: شکریہ۔ جناب سپیکر، دلته نن په ضمنی بجټ باندې خبره کیږی، ایک سو ترانوے ارب روپئ ضمنی بجټ به نن د اسمبلئ نه پاس کیږی خو دې نه مخکښې مختلف د اپوزیشن ممبرانو، د ګورنمنټ ممبرانو د امن و امان په صورتحال باندې خبره اوکړه نو نن هم په باجوړ کښې یو لیویز اهلکار چې پولیس ورته دوئ وائی خو د پولیس اختیارات او مراعات ئے نه دی ورکړی، هغه په بے دردئ سره شهید شوے دے، زما خیال دے، وزیر قانون صاحب د جیکټو خبره

اوکړه نو که تاسو هغه ته بلټ پروف جیکټ ورکړے وے خو دغه زلمې به نن نه شهید کیدو او که بیا د بدامنئ خبره شی نو دا بدامنی په 2008ء کښې مونږ ته د تیر حکومت نه په میراث کښې پاتے شوے وه، په پختونخوا کښې د عوامی نیشنل پارټئ، د پاکستان پیپلز پارټی سره Coalition government وو، مونږ د هغه بدامنئ هم خلاف ولاړ وو، مزاحمت مو کولو او مونږه د صوبې عوام چې کوم دی، دا Own کړے وه، دې نه مو چې کوم دے، انکار نه وو کړے، څنګه چې تاسو د تیر اووه کالو نه د قبائلی اضلاع د عوامو نه انکار کوئ، نه ئے صوبائی حکومت Own کوی، نه ئے چې کوم دے، فیډرل حکومت Own کوی چې هغوی ته یا بجټ ورکړی، د ترقئ په مد کښې څه کار اوکړی او یا دغه اولس ته تحفظ ورکړی، منسټر وائی چې خیبر پختونخوا د بارډر صوبه ده نو د Durand line په کرښه باندې خو خیبر پختونخوا پرته ده، بلوچستان هم پروت دے، سندھ هم د یو ملک سره بارډر دے، د پنجاب هم د یو ملک سره بارډر دے نو خامخا د هرې صوبې خو بارډر وی، بیا مونږ دا سوال پورته کوؤ چې په پنجاب کښې ولې امن دے او په پختونخوا کښې ولې بدامنی ده؟ که د بارډر خبره شی نو بارډر خو د هندوستان سره هم د ټولو نه زیات د پاکستان لګیدلے دے، هلته ولې بدامنی نه کیږی، هلته ولې بم دهماکې نه کیږی، دا نه چې مونږ دا غواړو چې په پنجاب کښې دې بدامنی شروع شی خو دا سوال مونږ په ریاستی ادارو باندې اوچتوؤ، مونږ په دې باندې پوهیږو که پراونشل ګورنمنټ دے او که فیډرل ګورنمنټ دے نو د دې اسمبلیانو سره که هغه نیشنل اسمبلی ده که صوبائی اسمبلی ده، Being a political worker او دا د اسمبلئ د ممبر په حیثیت دا خبره کوؤ، مونږ ته هم ډیر افسوس کیږی او وئیلی هم نه شو چې د دې اسمبلئ سره هیڅ قسمه اختیارات نشته دے، دا صرف اسټیبلشمنټ د خپل Face saving د پاره جوړې کړی دی، هر انتخابات چې کیږی نو صرف دا چې2024ء کښې جنرل انتخابات باندې خبره خو کوئ خو 2013ء کښې چې کوم انتخابات کیدل په هغې خبره نه کوئ، په 2018ء کښې چې کوم انتخابات کیدل، په هغې خبره نه کوئ، په 2013ءکښې عوامی نیشنل پارټئ دا ئے په بمونو او بارودو باندې الوزوله او دې اسمبلئ نه ئے جدا ساتله چې دوئ دې اسمبلئ ته را نه شی، دې ممبرانو او دې اولس نه ئے جدا

ساتل نو په هغه ورځو کښې تاسو ټول خاموشه وئ ځکه چې هر يو جماعت ته ئے برښنه منلې وه خو بيا هم مونږ ميدان پريښودې نه وو، په 2013ء کښې مونږه اولس ته لاړو، خپله رائې مو ترې غوښتله، په هغه 2013ء انتخابات کښې په ما باندې په خپله زمونږ چې کوم اميدوار وو، گل افضل صدر صاحب په هغه باندې بم دهماکه اوشوه او دا اليکشن نه دوه ورځې مخکښې زمونږ د پختون سټوډنټس فيډريشن دوه زلمی شهيدان کړے شو، مونږ په داسې حالاتو کښې ميدان نه دې پريښودې او دغه اسټبليشمنټ مونږه دې پارليمنټ نه بهر کړو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشين</u>: ضمنی بجټ باندې راشه۔

<u>جناب محمد نثار</u>: جناب سپيکر صاحب، يو منټ زه ستاسو نه بخښنه غواړم، دويم په 2018ء کښې چې کوم انتخابات کيدل، په هغې ولې خبره نه کوئ چې دغه اسټبليشمنټ دغه باجوه او دغه فيض حميد چې دغه د RTS (Result transmission system) ولې فيل کړو، دوئ په دې سياست کښې چې کوم پوليټيکل انجينئرنگ کوی که ستا دا پارټئ دپاره ئے کوی که د بل د پارټئ دپاره ئے کوی نو هغې ته مونږ غلط وايو، مونږ وايو چې اسټيبلشمنټ که هغه فوج دے او که هغه انټيليجنس ادارې دی، هغوی په آئين کښې خپل يو محدود سرکل دے، په هغې کښې دې دننه اوسيږی، دا زما هم ډيمانډ دے او دا د هر باشعوره، باضميره پوليټيکل ورکر ډيمانډ دے خو آيا دا به هغه باندې څوک سټينډ اخلی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشين</u>: سپليمنټری ته راشه۔

<u>جناب محمد نثار</u>: په 2018ء کښی ئے تاته Favor درکړو نو هيڅ خبره نه وه خو چې په 2024ء کښې ستا مينډيټ باندې ډاکه والې ده نو ته وائې چې دا ئے غلط کار کړے دے، جناب سپيکر صاحب، د څنو خبرو وضاحت په دې فلور باندې ډير زيات ضروری دے که دا وضاحت اونه کړے شی، يو منټ جناب سپيکر صاحب، نو بيا خبره چې کومه ده۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشين</u>: ايم پی اے صاحب، په بجټ خبره اوکړه، دې نورو ته هم چې موقع ملاؤ شی۔

جناب محمد نثار: په سپلیمنټری بجټ خبره کوم، مونږ خو هم غواړو، دا چې په بجټ پورې محدود پاتې شی او په بجټ باندې خبره اوشی، دلته دوئ رااولګی او بیا پولیټیکل ډسکشن شروع کړی او د پارټیو او د لیډر شپ او د قیادت د بدنامولو کوشش کوی(تالیاں)که تاسو ژبه لرئ نو مونږه هم ژبه لرو، Below the belt خبره کله هم مونږ کول نه غواړو او نه زمونږه پارټئ مونږ ته دغه تربیت راکړے دے چې مونږ Below the belt خبره اوکړو، په غیر جمهوری او غیر پارلیمانی لهجه کښې دې خبره اوکړو، مونږ که خبره کوؤ، په دلیل باندې به ئے کوؤ، په پارلیمانی لهجه کښې به ئے کوؤ خو دا پیغور هر وخت ورکول چې یره په 2024ء کښې دا کار شوے دے، په 2018ء کښې شوے دے او په 2013ء کښې هم شوے دے، ایمان تیر کړئ، په هغې باندې به بیا خبره کوئ۔ جناب سپیکر صاحب، په ضمنی بجټ کښې دې یو چهیاسټھ کروړ روپئ محکمه بلدیات ته چې کوم دے، دا خرچ کړی دی، ما پرون هم دلته یو سوال اوچت کړو چې تیر کوم د پبلک اکاؤنټ کمیټئ میټنګ کیدو نو په هغې کښې اے جی صاحب اووئیل چې په باجوړ کښې هم چوبیس کروړ روپئ کرپشن په بلدیاتو محکمه کښې شوے دے نو زه خو ستاسو نه دا کوئسچن کوم چې اول د هغه چوبیس کروړ دپاره تاسو اقدامات پورته کړئ که په دې صوبه کښې واقعی اینټی کرپشن محکمه وی چې د هغې انوسټیګیشن اوکړی او هغه پیسېRecover کړی، دا باقی چې تاسو کوم چهیاسټھ کروړ روپئ یو معمولی Figure مو اوښودلو، هسې خو دا بجټ ډیر ایک سو تریانوے ارب روپئ ئے ایښودی دی چې دا مونږ خرچ کړی دی خو دغه Example ځکه درکوم چې د دې صوبې اے جی وائی چې چوبیس کروړ روپئ کرپشن دا په باجوړ کښې شوے دے نو اول خو هغه ریکور کول پکار دی، بیا که د ګورنمنټ د طرف نه خبره کیږی، هغه Treasury benches نه او که د Opposition benches نه خبره کیږی، په کرپشن باندې یا که الزامونه دی او که حقیقتونه دی نو په دې ملک کښې اینټی کرپشن محکمه هم شته او نیب هم شته دے، زه خو دې ته حیران یم چې د دې دا Role پکښې ولے دے، پکار ده چې هغوی هم خپل Role play کړی، د څه شی دپاره دوئ تنخواګانې اخلی، دا دومره مراعات د څه دپاره اخلی چې دوئ د کرپشن مخنیوې نه شی کولې که نا

دوئ صرف د Political victimization دپاره استعمالیږی، د اسټبلیشمنټ د ټټو کردار به ادا کوی او که نا دا کردار ئے هم دے، که په دې صوبه کښې کرپشن کیږی چې د هغې مخنیوې هم اوکړی څنګه چې دلته په کوهستان کښې چالیس ارب روپئ سکینډل رااوتو او وائی چې بتیس ارب روپئ Recover کړی شوی دی او نور سکینډل هم دغه شان مخې ته راغلی دی، صاف شفاف انکوائری دې اوکړے شی که دغه کرپشن شوے وی چې هغه د قوم پیسې چې نن ئے اختیار تاسو صوبائی حکومت ته ملاؤ دے او Triple majority ستاسو راغلے ده، دغه پیسې د قوم امانت دے، زمونږ خو هسې هم غریب وطن دے، ټول په کښې لیبر کلاس خلق دی، بدامنئ وهلی دی، د شلو کالونه هغوی د ماچس په ډبی باندې Tax pay کوی نو چې د ماچس په ډبی هم ټیکس ورکوی، د غواړو په ډبه هم ټیکس ورکوی، په روډونو هم ټیکس، په دې حالاتو کښې، بهتې چې دا د هغه ټیکس پیسې ضائع نه کړے شی او هغه په اولس باندې په حقیقی معانو باندې اولګی څکه چې دا زمونږه فرض جوړیږی، نه یواځې دا چې د اپوزیشن ممبر دا فرض جوړیږی چې د دغه ټیکس پیسو تپوس اوکړی، دا به ستاسو ضمیر هم تاسو ملامته کوی چې تاسو هم د دغه ټیکس پیسو تپوس هم اوکړئ او د هغې چوکیداری هم اوکړئ، په حقیقی معنو باندې په ګراؤنډ کښې اولګی، جناب سپیکر صاحب، پرون دلته د آګیګا ملازمینو احتجاج کړے وو، سټرائیک ئے کړے وو، چې کوم د هغوی، مونږ څنګه څان دپاره دا جمهوری حق ګڼړو چې هر سړی ته او هر تنظیم ته دا حق حاصل دے چې هغه پرامن احتجاج Protest کولې شی، په هغه احتجاج باندې چې کوم دوئ Violence اوکړو، آنسو ګیس او شیلنګ ئے پرې اوکړو نو تاسو ته خو پکار دی، اول خو زه د دغې بهر پور مزمت کوم، بائید چې تاسو هغوی راغوښتلے وے، د آګیګا ملازمین که د هغوی کوم جائز مطالبات دی، تاسو به اوریدلی وو، هغه به مو Tackle کړی وو، داسې نه ده چې تاسو په هغوی باندې بربریت اوکړئ او په هغوی باندې آنسو ګیس شیلنګ اوکړئ، دا نه دی کول پکار، دغه احتجاجونه خو پولیټیکل پارټیانې هم کوی، تاسو باندې چې کوم دے، دا ظلم او بربریت په فیډرل ګورنمنټ کښې شوے دے، د هغې هم مونږ غندنه کړے وه او دلته چې کوم ملازمین یا هغه

پولیټیکل پارټیز احتجاج کوی، په هغې باندې چې کوم شیلنګ شوے دے یا چې کوم د هغوی سره ظلم شوے دے، مونږ د هغې هم مزمت کوو، دا نه ده چې مونږ د پوائنټ سکورنګ دپاره خپله خبره اوکړو او ستاسو خبره په منځ کښې ورکه کړو. جناب سپیکر صاحب، اوس چې کوم ضمنی بجټ پاس کیږی او دوئ دا خبره کوی چې د فیډرل نه دا ټپوس کول پکار دی، زمونږه مشیر خزانه صاحب چې یو Non-elected سړے دے، هغه چې دلته راپاسی نو په Facts and figure باندې خبره نه کوی، مونږ ته چې کوم دے، Genuine جواب نه راکوی، پولیټیکل خبره شروع کړی، بابا پولیټیکل خبره ته مه کوه، د هغې دپاره منتخب آراکین ناست دی، هغوی به خپله پولیټیکل خبره کوی، ته به ماته په Facts and figure باندے خبره کوی، تاته د دې صوبې (تالیاں) د عوامو د ټیکسونو نه تنخواه ملاویږی، خیراتی نه ئے راغلې چې مشورې راته راکوی، بیا وائی چې اتلسم آئینی ترمیم دوئ یاده وی، اتلسم آئینی ترمیم څه شې دے یا هغه څه کومه کارنامه ده او دا وائی چې دا تیر دوه کوم زمونږ نه NFC ایوارډ ضائع کړے شو، د هغې ټپوس تا ولې نه کولو، د دیارلس کالونه خو حکومت ستاسو دے، بائید چې تاسو د NFC ایوارډ دپاره دغه مقدمه په فیډرل کښې ایښودے وے، Fight مو کړے وے، خپل هغه فورم ته چې کوم دے، Utilize کړے وے او دغه نهم او لسم NFC ایوارډ هم په کامیابۍ سره شوے وے نو چې زمونږ کوم شیئرز سیوا شوی دی د فیډرل سره، هغه شیئر بے شکه چې تاسو ئے ترې رااوړلې نه شئ، بل وخت کښې به ئی ترې رااوړو خو هغه حساب به مو ورسره روان وی کنه، اوس هم درته مونږ دا وایو چې قبائلی اضلاع د دې سره ظلم مه کوئ، فیډرل ګورنمنټ ئے په پراوینشل ګورنمنټ وراړوی، پراونشل ګورنمنټ ئے په فیډرل ګورنمنټ باندې وراړوی، ستاسو د Political crisis، دا ستاسو پولیټیکل لړائی نه ده چې د صوبائی او د وفاقی حکومت کومه سیاسی جهګړا ده، په هغې کښې دا د صوبې عوام هم Suffer کیږی خو د زیات نه زیات د قبائلی اضلاع عوام د باجوړ نه واخله وزیرستانه پورې د ټولو نه خو زیات هغه عوام Suffer کیږی، تاسو دا پولیټیکل لړائی لږ ساعت ته پریږدئ، لږ وخت د پاره ئے ترک کړئ او د قبائلی اضلاع چې کوم حقوق دی، مونږ تاسو ته خو

واری اووئیل چې د دې پارلیمان یوه کمیټي جوړه کړې چې لاړ شو، د فیډرل سره خبره اوکړو چې تاسو د قبائلی اضلاع بقایاجات ولې نه ورکوئ، زمونږ سره چې کوم کمټمنټ شوے وو، په 2018ء کښې پچیسویں آئینی ترمیم کښې، هغه کمټمنټ ولې نه پوره کیږی، مونږ پرون هم وئیلی وو چې د باجوړ نه واخله وزیرستانه پورې په ټول اووه اضلاع کښې یوه یونیورسټی نشته دے، میډیکل کالج نشته، انجینئرنگ کالج نشته، د سړکونو دغه حال دے چې مونږ د مهمندو په روډ تیریږو نو دلته منتخب ممبر زمونږ خوږ وروړ اسرار به ناست وی، د کړپې یو روډ دے، په 10-2009ء کښې زه پشاور یونیورسټیۍ ته راغلم، دلته مو ایجوکیشن حاصیلو، د هغه وخت نه واخله د نن ورځې پورې تقریباً اوولس کاله تیر شو چې په اوولس کاله کښې د کړپې روډ دې پیښنورنه واخله باجوړ پورې دا د مهمندو روډ جوړ نه شو، کله ئے هغه سر خراب وی، پینځه کاله په هغې اولګی، کله ئے دا سر خراب وی، پینځه کاله په دې اولګی نو زه تاسو ته درخواست کوم چې هغه خو زمونږ حلقه نه ده، دواړه ایم پی اے ګان هم پکښې ستاسو دی او ایم این اے هم پکښې ستاسو دے، کم از کم د کړپې روډ دپاره خو فنډز ریلیز کړئ، که باجوړ ته ئے نه ورکوئ، دغه ریلیز کړئ، ځکه چې اوولس لاکهه پاپولیشن پرې د باجوړ پروت دے او پینځه لاکهه پاپولیشن پرې د مهمندو پروت دے نو زه د هغه ځائې دویشت، دیرویشت لکهه انسانان دا Suffer کیږی، لهٰذا هغه خبره کول پکار دی کوم چې ګراونډ لری، Base لری، حقیقت لری، تش که الزامونو ته خبره ورتاؤ کړو نو ته به په ما الزامونه لګوی، زه به په تا الزامونه لګوم او هغه دریم قوت چې کوم دلته په دې ریاست ئے قبضه لګولے ده اسټبلیشمنټ، فائده به د هغه کیږی، دا مونږ کهلاؤ په جار باندې وایو۔ جناب سپیکر صاحب، آخری خبره کوم، دا څو ورځې دغه ډیبټ هم اوشو چې اسرائیل په ایران باندې حمله کړے ده نو زمونږ ډیر کهلاؤ او واضحه دلیل دے، مونږ امریکه سامراج ګڼړو، د ټولې دنیا د فسادونو جرړه امریکه ګڼړو، د کله نه چې روس مات شوے دے او دنیا چې کوم دے، Unipolar شوے ده، د هغې نه دې وخت پورې چې څومره هم واړه قومونه دی او واړه ریاستونه دی، د هغې د سالمیت خیال نه ساتی او د هغې په ملکونو باندې حمله کوی، د هغې حقوق

غصب کوی او د هغې وسائل لوټ کوی نو که دا کوم کار اسرائیل کړے دے، اسرائیل د امریکې ناجائزه اولاد دے، د هغې د تحفظ دپاره دغه امریکه رااولګیده هغه بله ورځ، زمونږ په ګاونډی هیواد په مسلمان هیواد باندې حملې اوکړے، مونږ د هغې بهرپور مذمت کوؤ، په دنیا کښې چې کوم مونږ دغه پیغام ورکوؤ، کوم پیغام چې د باچا خان رحمۃ اللّٰه علیه وو، د عدم تشدد پیغام چې ورور ولی، اتفاق، اتحاد او دلائل او مکالمه په دې باندې Believe ساتو، د جنګونو نه کرکه کوؤ، هیڅ قسمه د جنګ حمایت نه کوؤ، پرون دوئ د ریاست په سطح فیصله کړے ده چې ټرمپ ته مونږه نوبل پرائز دپاره د ټرمپ نوم تجویز کوؤ، دا اول خو مونږه 3rd world country یو په دنیا کښې زمونږ څه Status هغه شان نشته دے، په دنیا کښې د ملکونو Status دا د معیشت په بنیاد جوړیږی، د اسلحو په بنیاد نه جوړیږی، که د اسلحو په بنیاد د ملکونو لیول جوړیدے نو Russia به چې کوم دے، د آټم بم باوجود Collapse کیدې نه، مونږه د دغه خیز مخالفت کوؤ، د ټرمپ په شان غیر سنجیده سړے چې د یو سپر پاؤر ملک مشر دے، د هغه نه په کوم وخت کښې څه قسمه Expectation مونږ لرلے شو، چې څه څه قسمه فیصله اوکړی، ټوله دنیا ئے په اضطراب کښې اچولے ده، سحر یوه خبره کوی، مازیګر بله خبره کوی او بیا زمونږه په شان چې کوم 3rd world countries دی، په هغې کښې هر وخت اضطراب وی، د دغه انسان د لاسه چې کوم دے، په خلیجی ممالک کښې لس، یولس ممالک ئے تباه و برباد کړل، دغه امریکه او دغه اسرائیل بیا دنیا ته چې کوم دے، دا مخ خودل غواړی چې مونږ د جمهوریت چیمپئن یو، مونږ د انسانی حقوق چیمپئن یو-----

جناب مسند نشین: ایم پی اے صاحب۔

جناب محمد نثار: جمهوریت که ته غواړی نو بیا په خلیج کښې، په سعودی عرب کښې ولې جمهوریت نه غواړی، ځکه چې ستا هلته په شهنشائیت کښې چې کوم مفادات محفوظ دی-----

جناب مسند نشین: ایم پی اے صاحب، د ټائم لږ خیال ساتئ۔

جناب محمد نثار: ځکه هلته ته دغه جمهوریت نه غواړی او په پاکستان کښې جمهوریت ځکه غواړی چې ستا په دې شکل کښې مفادات محفوظ دی-----

جناب مسند نشین: تهینک یو۔

جناب محمد نثار: گنی همیشه د دې ریاست سره، د امریکې د جرنیلانو سره پاتے شوے دے، د جمهور خلقو سره نه دے پاتے، ډیره مهربانی، شکریه ستاسو ادا کوم۔

(تالیاں)

Mr. Chairman:Thank you. Janab Asif Khan Sahib.

جناب آصف خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے اسٹیبلشمنٹ و جنرل ایڈمنسٹریشن): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آج آپ نے موقع دیا، بجٹ کے حوالے سے ساری سپیچز ہو رہی ہیں، میں ایک سال پیچھے جاؤں گا، Exactly انہی دنوں میں یہی بجٹ کے دن تھے، میں نے بجٹ کی سپیچ تیار کی ہوئی تھی، پہلی میری سپیچ تھی لیکن اسی دن جنوبی وزیرستان میں ایک ڈرون حملہ ہوا، وہاں پر جو باپ اس کی بیوی اور ساتھ تین بچے وہ شہید ہوئے، آج بھی Unfortunately میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ پورا سال گزر گیا، چینج کوئی نہیں آئی ہے، ہاں چینج ضرور نمبر میں آئی ہے، وہ ہلاکتوں میں ہے، وہ ڈرون سٹرائیک میں ہے، وہ Marter shelling میں ہے، وہ بتدریج Operations میں ہے، یہ ایک چینج آئی ہے، اس کے علاوہ کوئی چینج نہ مجھے نظر آرہی ہے اور نہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ کوئی عنقریب Near future میں ہم کوئی اچھی طرف دیکھیں گے تاکہ ہم لوگوں کو بتائیں، دیکھیں، میں آج یہاں پر Article 9 Constitution of Pakistan which guarantees the fundamental rights to life and liberty، اس کا مقصد کیا ہے؟ اس پر میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا کہ ایک آزادی ہو، ایک بندہ زندگی بھی گزار سکے، ایک دائرے کے اندر اور ساتھ اس کو آزادی ہو، چہل پہل کی بھی اپنے ملک میں، میں جنوبی وزیرستان سے تعلق رکھتا ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ میرے اپنے علاقے میں 2006ء سے Operation start ہے، آپ میری ایک سال کی ساری تقریریں اٹھا کر دیکھ لیں، میں نے کوئی Constructive بات نہیں کی کیونکہ میرے پاس کچھ ہے نہیں، علاقے نے اگر مجھے ووٹ دیا ہے، لوگوں نے مجھے ووٹ دیا ہے تو میں نے ان کے مسئلے بیان کرنے ہیں، ان ایوانوں میں لے کر آنے

ہیں اور ان ایوانوں میں صرف مسئلے لے کر نہیں آنے، I need the concrete answers to the questions of people ask me every day when ever، جب میں اپنے حلقے میں ہوتا ہوں، کیا آپ مجھے بتائیں ناں؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ میں As a political workerانہیں کیا جواب دوں؟ ابھی نثار باز نے جو باتیں کیں ہیں، ذرا غور سے سنیں، سننی چاہیئے، وہ باتیں جو باجوڑ کے لوگ سب سے زیادہ آبادی ہے ہماری، ہمارے لوگ کس قسم کے سوچتے ہیں، وزیرستان تک میں بار بار کہتا ہوں کہ ہم اس ملک کے باعزت شہری ہیں، ہم ابھی بھی پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں، ہم ابھی بھی اس ملک کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں، دیتے آئے ہیں اور مجھے لگ رہا ہے کہ مزید دیں گے، وہ ہمارا دل ہے کہ نہیں ہے کیونکہ ہمیں From 1979 onwards سے جو مجھے یاد ہے یا تھوڑا بہت میرا مطالعہ ہے، ہمارا جب خون بہتا ہے تو ہماری فارن پالیسی چلتی ہے،Exactlyوہ آج سیچویشن یہ ہے کہ آج 2006ء سے لے کر 2025ء تک، اگر میرے ساتھ کوئی اس بات پر اتفاق نہیں کر سکتا تو مجھ سے بات کر سکتا ہے کہ ہمارا خون بہہ رہا ہے اور بہتا جا رہا ہے، ہماری 2006ء میں ٹرائبل ایریاز کی کیا پوزیشن تھی اور آج میں آپ کو لے کر جاتا ہوں، آج اس ایون کو اور سر، میں آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں، میں آپ کے سامنے یہ جھولی پھیلاتا ہوں کہ اس کے بعد آپ ایک سیشن جنوبی وزیرستان میں رکھیں، وہ بھی پاکستان کا ایک حصہ ہے، وہ بھی پاکستان کا ایک حصہ ہے، جہاں پر لوگ رہ رہے ہیں، کراچی میں بھی رہ رہے ہیں، لاہور میں بھی ہیں، اسلام آباد میں بھی ہیں، پشاور میں بھی ہیں، وہ بھی پاکستان کے حصے ہیں، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آج آپ یہ آرڈر کریں کہ نیکسٹ سیشن ہمیں سارے Parliamentarians، آدھے شاید ڈر کے مارے نہ آئیں۔ میں جناب سپیکر صاحب، اس ایوان کو آپ کے توسط سے دعوت دیتا ہوں، میرے اپوزیشن کے عزت مند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، لیڈرز ہیں، Multiple times جیت کر آئے ہوئے ہیں، انہی پاکستان کے لئے انہوں نے جدوجہد کی ہے، انہی حالات کو بہتر کرنے کے لئے انہوں نے جدوجہد کی ہے، میں آپ لوگوں کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ خدارا میرے علاقے میں آئیں، میں آپ کو وہاں پر اپنی Miseries بتاؤں، میں آپ کو اپنی Suffering بتاؤں کہ میں کس کس مشکل سے دوچار ہوں، کیوں مجھے یہ لوگ ایک پاکستانی، ایک باعزت پاکستانی نہیں سمجھتے؟ کیوں مجھے یہ ہمیشہ لیبل لگاتے ہیں کہ میں ایک Terrorist ہوں؟ I am not a terrorist، 1946ء میں میرے بڑوں نے پاکستان کو تسلیم کیا تھا، Not even 47، History اٹھا کر

دیکھ لیں، 1946ء اور آج میں زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں، خدا کی قسم میں زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، یہ ڈرون اٹیک پہلے امریکا کرتا تھا، اب پتہ کریں کہ کون کر رہا ہے؟ اچھا جو کر رہا ہے، اس کی وجوہات بتائیں؟ وہ کہتے ہیں کہ دہشت گرد آ گئے ہیں، آپ ان کے Abettors ہیں، آپ ان کی Help کرتے ہیں، او بابا 2004ء میں آپ لوگوں نے ہمیں اپنے علاقے سے نکالا، آپ نے کہا کہ آپ نے سب کچھ جمع کیا، آپ نے کہا کہ یار ایک Influx آ گیا ہے Terrorism کا، اس کو Fight کرنے کے لئے آپ لوگ علاقے چھوڑیں، ہم آپ کو فوج بھیجتے ہیں، ہم نے کہا ویلکم، ہماری فوج ہے، ہم نے سارے گھر چھوڑے، علاقہ چھوڑا، ہم نے اپنے آباد کھیت چھوڑے، باغات چھوڑے، سر، ہمارے پاس یہی Earning تھی، ہمیں کوئی انہوں نے موٹر ویز بنا کر نہیں دی، ہمیں کوئی انہوں نے انڈسٹریل ایریاز نہیں بنا کر دیئے، انہوں نے ہمیں کوئی سپیشل پیکجز نہیں دیئے، ہم اپنی بل بوتے پر سینکڑوں سالوں سے رہ رہے ہیں لیکن آج ہمیں، یہ ہم سے چھینا جا رہا ہے، Almost چھین چکا ہے اور پھر ہم گلہ کرتے ہیں کہ ہمارے جو جوان ہیں وہ پاکستان زندہ باد کی باتیں نہیں کرتے، وہ پاکستان سے محبت نہیں کرتے، او ظالموں، کس طرح کریں وہ محبت؟ آپ ان Reactionary، آپ کی یہ Reactionary policies ہیں، ان سے آپ نکلیں گے تو ہم محبت یا پاکستان کی بات کریں گے، ہم پولیٹیکل ورکر، ہم Redundant ہو گئے ہیں، ہماری وہ بات سننے کے لئے تیار نہیں، ہم کہتے ہیں کہ وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، میں اپنے علاقے کی بہتری کے لئے ایک چیز پوسٹ کرتا ہوں، آپ نیچے کمنٹس پڑھیں کہ کیا کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ بندوق اٹھاؤ، تمہارا کام اسمبلی میں آنے کا نہیں ہے، تم فیل ہو گئے ہو تو As the MPA of the area، میں آپ کی طرف سے یہ بات کہتا ہوں کہ میں کس طرح اپنے آپ کو Relevance show کروں، میں کس طرح آپ کے سامنے اپنا Relevance show کروں، کس طرح ان لوگوں کو باور کراؤں کہ بھائی جان یہ پاکستان ہے، حالات ٹھیک ہو جائیں گے، I need the way forward، ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے، آپ بھی کہہ رہے ہوں گے کہ یار بجٹ کی باتیں ہیں، I am not interested in budget at all، زندگی مجھے چاہیئے، میں زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں، اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو مجھے بتائیں، مجھے کوئی راستہ بتائیں، خدا کے لئے ایک چیز، ابھی تک آپریشن کے بعد جو میرے گھر گرے، ابھی تک مجھے Compensation نہیں دی گئی، یہ سارے گواہ بیٹھے ہیں، اس پر میرے گرے ہوئے گھروں کی، میرے باغوں کی جو اجڑ گئے ہیں، انہوں نے مجھے Compensate نہیں کیا، سر، وہ کہتے ہیں کہ جی فیڈرل

سے پیسے مانگیں، No doubt، میں سی ایم صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے تین دفعہ شہباز شریف کی حکومت کو لیٹر لکھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہماری ڈیمانڈ یہ ہے کہ ہمیں پیسے دیں لیکن ابھی تک کوئی ہمیں جواب دینے کے لئے تیار نہیں، شہباز شریف صاحب یہاں پر آتے ہیں، ان کی آپ باتیں سن لیں کہ وہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہیں، وہ اتنا بڑا Disconnect ہے، وہ پرائم منسٹر ہے علاقے کا، یار اس کو پتہ ہی نہیں کہ علاقے میں کیا ہو رہا ہے، میں کس طرح اس کو کہوں کہ وہ میرا پرائم منسٹر ہے، میں کبھی بھی اس کو نہیں کہوں گا، جس کو علاقے کا ہی پتہ نہیں، جو جا ہی نہیں سکتا، میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ آپ لوگ ہمت کریں، میں آپ کو علاقے میں لے کر جاتا ہوں، میں آپ کو Miseries دکھاتا ہوں، وہاں پر لوگوں کی اور وہاں پر اس نے کوئی اعلان نہیں کیا، میں اس ہاؤس کے توسط سے خدارا ان لوگوں کو Compensation دیں، پرسوں مکین پر ڈرون اٹیک ہوا، چھ بچیاں اس میں شدید زخمی ہوئیں، ایک لڑکا، ایک بچہ جس کی عمر نو سال تھی، پانچ بہنوں کا بھائی، چھٹیاں گزارنے کے لئے اوپر سے آیا ہوا تھا، غالباً ڈی آئی خان میں رہتا تھا وہ بیچارہ شہید ہو گیا ہے، وہ مر گیا بیچارہ، بری طرح وہ مر گیا، انہوں نے لاش دفن کر دی، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کل پورا جرگہ بیٹھا ہوا تھا، مکین میں سر، انہوں نے کہا کہ ان کے پاس آئے وہ LEAs (Law Enforcement Agencies) والے، جی ہم آپ کو Compensate کرتے ہیں، انہوں نے ہاتھ جوڑے کہ خدا کے لئے ہمیں بھکاری مت بنائیں، یہ جو آپ قیمتیں دیتے ہیں ناں کہ زخمی ہونے کی پچاس ہزار روپے اور مرنے کے یہ روپے، وہ کہتے ہیں، یہ ہمیں نہیں چاہیئے، ہمیں امن چاہیئے، اگر ہم کچھ زیادہ مانگ رہے ہیں تو آپ بتائیں ناں، سر، یا پھر آپ کہیں کہ اب تمہیں باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہیں، اسی طرح حالات چلتے رہیں گے، ہمیں لوگوں نے اس لئے ووٹ نہیں دیا جو اربوں روپے اس اسمبلی میں لوگ خرچ کرتے ہیں، جو ہمارے Tax payer کے پیسے ہیں، غریبوں کے پیسے ہیں، اگر ہم Useful نہیں تو پھر اسمبلی کو رکھنے کی کیا ضرورت ہے تاکہ وہی پرانے فیصلے کریں، جو 1946ء سے پہلے ہوتے تھے (تالیاں) میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کے Rights، جو ان کے Due rights ہیں وہ تو دیں ناں، سر، اور وہ کیا مانگتے ہیں؟ وہ امن مانگتے ہیں، اب مجھے امن کا راستہ بتائیں ناں؟ کون سا فارمولا استعمال کریں، ان کو امن دینے کے لئے، جیسے میں نے کہا کہ 1979ء سے جو پشتون کا خون بہتا ہے تو یہ فارن پالیسی چلتی ہے، پورا پاکستان آباد ہوتا، آپ کو پتہ ہے کہ 9/11 کیا تھا؟ کس کا پلان تھا؟ 9/11 کون لے کر آیا؟ سر، 9/11 کے بعد کون تھے جس نے 9/11 کو اتنا بڑا کیا اور ہم

پر مسلط کیا؟ کس کو فائدہ پہنچا؟ سر، کدھر گئے وہ Billions of dollars؟ ہمارے ستر ہزار لوگ وہ مرے پڑے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، میرے گرے ہوئے گھروں کے کوئی مجھے پیسے نہیں دیتے تو میں کیا کروں گا، اس چیز کے اوپر مجھے ضرورت کیا ہے، میں آپ لوگوں سے سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ یہاں پر مرجر ہوا، فاٹا سے ہم جو ہے ناں، مرجڈ ہو گئے، سات ڈسٹرکٹس آئے، وہاں پر ہمارے ایف آر ایریاز آئے، آج اس کے مطابق تقریباً سات سال ہو گئے، میری اپنی حکومت سے بھی گلہ ہے، وہ حکومت جو 2018ء سے 2023ء تک بیٹھی، مجھے اس سے بھی گلہ ہے کہ جو 2018ء سے 2023ء تک یہاں پر حکومت تھی، مجھے اس سے بھی گلہ ہے، اے آئی پی کیا تھا؟ اے آئی پی ایک فراڈ تھا جو ٹرائبل ایریا کے ساتھ کھیلا گیا ہے، من پسند لوگوں کو انہوں نے ٹھیکے دیئے ہیں، ایک روپیہ انہوں نے ریلیز نہیں کیا اور اربوں روپے کے انہوں نے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے سکیمیں دی ہیں، او ظالموں، ان سکیموں کو پیسے تو دو کہ وہ سکیمیں پوری ہوں، سکول میرا چل نہیں رہا اور مجھے بارہ سو سکول Extra دیئے جا رہے ہیں، یہ تو زیادتی نہیں ہے، سکول وہاں پر بکتے ہیں، سب کو پتہ ہونا چاہیئے، ٹرائبل ایریا میں سکول بکتا ہے، نوکری بکتی ہے، ابھی تک بک رہی ہے، ہم وہ پرانی کلیئر نہیں کر پا رہے ہیں، اس حکومت کی 3/4 اس پارلیمنٹ میں ہماری میجارٹی ہے، اس ہاؤس میں، مجھے اس پورے سال، سوا سال میں کسی نے چودہ، میرے پندرہ ایم پی ایز ہیں، Including my opposition Members، کسی نے ساتھ نہیں بٹھایا کہ ذرا بتاؤ تو سہی کہ تمہارے مسئلے کیا ہیں؟ اب میں مرج ہو گیا ہوں، اب میں اس صوبے کا Part ہوں، آپ مجھے اپنا سمجھیں تو صحیح، ٹھیک ہے، فیڈرل والے تو نہیں کرتے، شہباز شریف وہ ادھر کشمیری ہے، وہ پنجاب کا ہے، وہ کبھی آیا نہیں ہے، پینٹ شرٹ سے وہ نیچے کچھ پہن نہیں سکتا، وہ بیچارہ چلو اس کو میں Blame نہیں کرتا، کوئی اس کو لے کر آئے، یہ تو پٹھان لوگ بیٹھے ہیں ناں، اسی مٹی کے لوگ ہیں، ہم میں سے کسی نے نہیں پوچھا، پتہ کریں ناں، سر، ان پندرہ، سولہ ایم پی ایز سے کسی نے ہمیں بٹھایا ہے، سی ایم ہاؤس میں بلایا ہے، ہم سے مسئلے سنیں ہیں کہ آپ کے پرابلمز کیا ہیں، کسی نے بھی نہیں کیا، ادھر ڈرون ہوتا ہے، صبح تردید ہو جاتی ہے، میں اس حکومت کی جو غلط پالیسی ہو گی یا جو میری حکومت ہے ناں، سر، ہمیں کسی وجہ سے ووٹ ملا ہے، جب میری حکومت غلط کام کرے گی تو میں اس کے اوپر بولوں گا، اس سے مجھے کوئی پریشانی یا مجھے شرمندگی نہیں ہے (تالیاں) میں نے، سیاست میں آنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ میں عوام سے اور لوگوں سے سچ بولوں، چاہے جو کچھ بھی ہو، Come what may, I don’t care, come what may، کچھ

بھی ہو جائے لیکن میں نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے، سر، کئی لوگ ہوتے ہیں ناں کہ جو سیاست میں نام بنانے کے لئے، پیسہ بنانے کے لئے آتے ہیں، اللہ کا شکر ہے، ہمارا اتانگہ چلتا ہے، پہلے بھی چلتا تھا، الحمد للہ ابھی بھی چل رہا ہے، جو میں نے آپ کو بجٹ کے حوالے سے بات کی، مجھے Separate account چاہیئے جو Account one میں فیڈرل سے مرجڈ ایریا کے لئے مجھے پیسے آتے ہیں، مجھے Mix نہ کریں، آپ اس کے ساتھ (تالیاں) مجھے آپ صوبے کے ساتھ Mix نہ کریں، میرا اپنا Separate secretariat مجھے دیں، مجھے اپنا اے سی ایس دیں، ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہو، اس کا اپنا اکاؤنٹ ہو تاکہ میں اس کو Accountable کر سکوں، میں ادھر ادھر بھاگ رہا ہوتا ہوں، میرے پیسے Re-appropriate ہو کر کبھی کدھر جا رہے ہیں، کبھی کدھر جا رہے ہیں، مجھے اپنا اختیار چاہیئے، ہمیں اختیار نہیں دیا جا رہا، میری تجویز بھی ہے، تجویز نہیں یہ Must ہے، یہ ہو گا تو ہم شاید آگے چل پڑیں، ابھی جو ادھر لوگوں نے باتیں شروع کر دی ہیں کہ یار ہمیں مرجر وہ Viable نہیں ہے، اس کو واپس کرو، Though اس کی، وہ کسی وجہ سے کہہ رہے ہوں، وہ میں بعد میں بات کروں گا لیکن مرجر ہمیں ہر روز فیل کر رہا ہے، مرجر کے لئے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا گیا جس کو ہم Viable کریں، جو واقعی مرجر وہ کامیابی کی طرف جائے، مرجر فیل ہو رہا ہے، کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جس کو ہم کہہ سکیں کہ یار مرجر نے ہمیں فائدہ دیا ہے، ہاں فنڈز بہت زیادہ آئیں وہ کون لے گیا، مہربانی کریں، اس کی جو ہے ناں، آپ اس کی Investigate کریں تاکہ آپ کو آپ کی کالی بھیڑوں کا پتہ چلے، جتنے بھی فنڈ جیسے میں Repeat کر رہا ہوں، جتنے بھی فنڈز مرج ایریا کے لئے ہیں وہ مرجڈ ایریا پر ہی لگنے چاہیئے، اس مرجڈ ایریا پر ہی لگنے چاہیئے، Re-appropriation جو ہے، یہ ہمارے علاقے کے ساتھ ایک ظلم ہوتا ہے، ہمارے ساتھ ظلم ہوتا ہے، سر، آپ کو علاقے کے لحاظ سے فنڈز دینے پڑیں گے، ساؤتھ وزیرستان ایر وہ 2008ء سے Closed area declare تھا، 2019ء تک گیارہ سال یہ Closed area رہا ہے، اس کی کوئی Compensation ابھی تک میری حکومت مجھے نہیں دے رہی، وہ Recognize ہی نہیں کر رہی، میں تو آپ ہی لوگوں کو کہوں گا ناں، اسی فلور پر میں بات کروں گا۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ایم پی اے صاحب، ٹائم کا ذرا خیال رکھیں۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے اسٹیبلشمنٹ و جنرل ایڈمنسٹریشن:</u> سر،۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹائم کا خیال رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اسٹیبلشمنٹ و جنرل ایڈمنسٹریشن: بس میں صرف آپ کا ایک منٹ لوں گا، میرا ایک، میں اس کو دوبارہ Repeat کر رہا ہوں کہ نیکسٹ سیشن آپ وزیرستان میں بلائیں، آپ ان سب ممبرز کو وزیرستان بلائیں تاکہ وہ بھی دیکھیں، میں ان کو اپنے گرے ہوئے گھر دکھاؤں، میں ان کو یہ جو Land mines میں Daily یہ Victim جن کی ٹانگیں نہیں ہیں، ہاتھ نہیں ہیں، اچھے بھلے جوان لوگ ہیں اور اپاہج ہو گئے ہیں، Crippled life میں وہ دکھانا چاہتا ہوں، میرے باغ جن کو آگ لگائی گئی ہے، میرا پانی جو ضائع ہو رہا ہے، میں وہ آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہوں لیکن جان بوجھ کر آپ لوگ مجھے اپنے پاؤں پر نہیں کھڑا کرنے دے رہے ہیں(تالیاں) پتہ نہیں کہ کونسی International NGO کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ آئے گی اور مجھے پاؤں پر کھڑا کرے گی، خدارا یہ میرا ملک ہے، یار اس ملک کے لئے میں قربانیاں دے رہا ہوں، اس ملک کے لئے آج بھی میں قربانیاں دے رہا ہوں، مجھے کیا مل رہا ہے، سر، گرا ہوا گھر، اس لئے میں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں کہ آپ ایک آواز بنیں کیونکہ باقی ہماری آواز کوئی سننے کے لئے تیار نہیں ہے، جب یہ پورا ہاؤس اپنی آنکھوں سے دیکھے گا، جب ان میں شاید کچھ ممبرز میں تھوڑی سی شرم آئے کہ یار واقعی ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، شاید May be وہ بیٹھ کر کہیں، ایوانوں میں بات کریں، میں ان لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکوں، اللہ کی مہربانی سے-----

جناب مسند نشین: شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اسٹیبلشمنٹ و جنرل ایڈمنسٹریشن: اتنی سی بات ہے، Thank you very much۔

جناب مسند نشین: جناب فضل الہیٰ صاحب،هلته ډیر شي دی کنه، هغه ډیر دی کنه۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ۔جناب چیئرمین صاحب، میری گزارش ہے-----

جناب مسند نشین: هغه ډیر دی کنه، زیات اپوزیشن اوشو، اپوزیشن لږ پاتے دے۔

جناب فضل الہیٰ: چیئرمین صاحب، میری گزارش ہے کہ جب یہ ایوان-----

جناب مسند نشین: مختصر غونډې راشه یار۔

Mr. Fazal Elahi: Sorry.

جناب مسند نشین: مختصر غونډې۔

جناب فضل الہیٰ: بالکل مختصر بہ وی، زہ دوہ خبرې کوم۔ میری گزارش ہے کہ جب بھی یہاں پر کوئی بھی میرا بھائی، ممبر چاہے وہ گورنمنٹ سے ہو یا اپوزیشن سے ہو، وہ اپنی بات کرے اور بیٹھ جائے، اس کے بعد دوسرا ممبر اگر بات کرے تو وہ سن لیں، بعد میں جواب دیا کریں کیونکہ یہ جو ایوان ہے، یہ ایسے تاثر دیتا ہے کہ جب ہر بندہ اٹھ کر بات کرتا ہے، جیسے یہ پرائمری سکول ہے، یہ پرائمری سکول نہیں ہے، یہاں پر میری اپوزیشن لیڈران سے درخواست ہے، مولانا صاحب سے اور کنڈی صاحب سے یہ میرے یہاں پر سینیئرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے میری درخواست ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں، اس طرح کہ بدمزگی نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر ایک بات میرے بھائی نے بھی کی ہے وہ میں ضرور کروں گا کہ یہاں پر اناؤنس ہوا ہے کہ جو دنیا میں تمام ممالک اور بالخصوص مسلم ممالک، میں آپ کی بھی بات کروں گا، خیر ہے، آپ ذرا تحمل سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ پر آ جائیں، فضل الہیٰ صاحب، بجٹ پر آ جائیں۔

جناب فضل الہیٰ: میں بجٹ کی بات کرتا ہوں لیکن ایک بات ضروری سمجھتا ہوں جو کہ ایمان کی بات ہے، ایمان کی بات یہ ہے کہ افغانستان میں جتنے بھی مسلمان شہید ہوئے، قتل ہوئے، ان کے قاتل شام میں جتنے بھی مسلمان قتل ہوئے، ایران میں جو ہوئے ہیں، عراق میں جو ہوئے ہیں، ایک قاتل کو نوبل ایوارڈ دیا جا رہا ہے، اس قاتل کا نام ہے ڈونلڈ ٹرمپ، میری یہ مولانا صاحب سے درخواست ہے کہ اگر یہ عمران خان وزیراعظم صاحب ہوتے تو مولانا صاحب بنوں کی "مازیگری" کی طرح ڈھول ہاتھ اور گلے میں ڈال کر وہ ڈھول بجاتا کہ جی ایک کافر کو نوبل ایوارڈ دیا جا رہا ہے لیکن آج میں ان سب سے پوچھنا چاہوں گا کہ لیڈران سے پوچھو، ان کے گریبان کو پکڑیں کہ ایک قاتل جو دنیا میں مسلمانوں کا قاتل ہے، آج میں اس ایوان میں تمام بھائیوں سے، اپوزیشن کے بھائیوں سے، گیلری میں بیٹھے ہوئے سرکاری اہلکار سے اور میڈیا کے بھائیوں سے کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے، دیکھیں اللہ نے ہمیں بہترین امت میں پیدا کیا ہے، اللہ نے ہمیں اور ہم سب الحمد للہ کلمہ گو ہیں، مسلمان ہیں، بحیثیت ایک مسلمان ایک ٹرینڈ ہونا چاہیئے، سب کے موبائلوں سے ٹرینڈ ہونا چاہیئے، ہر فلور پر یہ ٹرینڈ ہونا چاہیئے کہ اگر اس قاتل کو نوبل ایوارڈ دیا گیا تو جو وزیراعظم ہے، جو اس دن میں نے آپ کو کہا کہ وہ کیا چیز ہے، اس کو غیرت سے لینا دینا نہیں ہے، جن کی بنیاد ہندوستان کے بازار حسن سے ہو، اس میں کیا غیرت ہو گی، اس میں کیا ننگ ہو گی، اس میں کیا ایمان ہو گا لیکن۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ پر۔

جناب فضل الہیٰ: لیکن میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ تک رہیں، بجٹ سیاسی۔

جناب فضل الہیٰ: اگر نوبل ایوارڈ اس قاتل کو دیا گیا تو یہاں پر بھی، یہ ممبران بھی ہاتھ اٹھائیں، گیلری میں مسلمان بھی ہاتھ اٹھائیں، میڈیا کے دوست بھی اور سرکاری اہلکار بھی ہاتھ اٹھائیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فضل الہیٰ صاحب۔

جناب فضل الہیٰ: یہ پاکستانی قوم کا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ جلسہ نہیں ہے، تھینک یو۔

(شور)

جناب فضل الہیٰ: گیلری میں موجود لوگ ہاتھ اٹھائیں، سب ہاتھ اٹھائیں کہ اگر اس قاتل کو ایوارڈ دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بس، تھینک یو۔

جناب فضل الہیٰ: تو ہماری غیرت کا جنازہ نکل جائے گا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔

(شور)

جناب مسند نشین: تھینک یو۔

جناب فضل الہیٰ: غیرت کا تقاضا یہ ہوگا کہ اس کے خلاف ٹرینڈ چلائیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جناب جلال خان ایم پی اے۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ، مجھے ٹائم دینے کا۔ جناب سپیکر، میں لمبی لمبی تقریریں نہیں کروں گا، بے فکر رہیں، Relax ہو کر بیٹھیں، پختون یار صاحب بیٹھیں ناں، دو منٹ کے لئے، خیر ہے، میری بات سن لیں، ہم نے بھی نماز پڑھنی ہے، ہم بھی الحمد للہ مسلمان ہیں، جناب سپیکر، لاسٹ سپیچ میں میں نے اسی اسمبلی میں، آپ Treasury benches کے جتنے بھی معزز ممبرز صاحبان ہیں، ان سے جو On record موجود ہے، میں نے ایک کہ بھئی آپ مجھے بتائیں کہ خان کے Consultancy کے بغیر یہ بجٹ پاس ہوگا کہ نہیں؟ اور On

recordموجود ہے، آپ سب نے کہا تھا کہ جب تک خان صاحب کی Consultancyنہیں ہو گی تب تک یہ بجٹ پاس نہیں ہوگا(تالیاں) لیکن کیاآفت آ پڑی، کیاآفت آ پڑی جو کل ایک ہی دن میں پورے جتنے بھی ہمارے بلڈوزر کو آپ نے فراری کی سپیڈ میں چلاکر ہمارے جتنے بھی کٹ موشنز ہیں وہ آپ سب آپ نے بلڈوزکر کے ایک ہی دن میں کٹ موشنز بلڈوز کر کے بجٹ پاس کرایا، کیاآفت آ پڑی تھی، مجھے پتہ ہے کہ کیاآفت آ پڑی تھی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اندر کی کہانی ہے، وہ کیا کہتے ہیں کہ ہمیں تو اپنوں نے لوٹا، غیروں میں کہاں دم تھا، خوف ہم سے نہیں تھا، خوف یہ تھا کہ آپ کی طرف لوگ بیٹھے ہیں جو خواب خرگوش میں سو رہے ہیں، خواب دیکھ رہے ہیں کہ کسی دن ہم بھی سی ایم شپ کی شیروانی پہنیں گے۔ جناب سپیکر، صرف ایک، دو، تین باتیں کروں گا، ایک ایک Suggestionدوں گا کہ ہمارے صوبے کا یہ حال ہے کہ پچھلے تیرہ سالوں سے آپ کی ہی گورنمنٹ میں ایک State of the art burn hospitalنہیں بن سکا، عباس آفریدی صاحب جو پچھلے دنوں جو واقعہ ہوا ہے، اللہ ان کو غریق مغفرت کرے، میرا بہت اچھا دوست تھا، اس بے چارے کو کھاریاں برن ہاسپیٹل لے کر گئے، ہمارے پورے صوبے میں ایک بھی State of the art burn hospitalنہیں تھا، بہت شرم کی بات ہے، تیرہ سال آپ کی گورنمنٹ کے گزرے ہیں، ایک برن ہاسپیٹل آپ Operationalنہیں کر سکے، آپ بنا نہیں سکے، ایک اور بات پر آؤں گا، کل سی ایم صاحب نے ایک بہت غلط بات کی ہے، اس جواب کے لئے میں آج آیا تھا، سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ میں علی امین گنڈا پور میرا اے ڈی پی فنڈ ہے، Ali development fundاس سے میں ممبر صاحبان کو ایک ایک لاکھ روپے دوں گا، او بھئی، یہ ہمارے غریب صوبے کے غریب عوام کا پیسہ ہے، آپ کدھر سے یہ پیسے دیں گے، اپنی جیب سے دیں گے، ہاں اس فنڈ سے آپ دے سکتے ہیں جو آپ کمیشن لے کر اپنے ساتھ بچا رہے ہیں اور کما رہے ہیں، اس فنڈ سے آپ دے سکتے ہیں، یہ تکبر نہ کریں، جناب سپیکر صاحب، بہت ہی تکبرانہ انداز میں اس نے یہ بات کی، میں آج On floorاس کو کہتا ہوں کہ میں آپ کو پچاس لاکھ روپے مہینے کا دیتا ہوں لیکن آپ خدارا کرپشن کرنا بند کر لیں، کمیشن لینا بند کریں (تالیاں) جناب سپیکر، عروج کے بعد زوال آتا ہے، یہ تکبر جو ہے، یہ اللہ کا زیور ہے، یہ تکبر نہ کریں، تکبر آپ کرو گے تو۔۔۔۔

(شور)

Mr. Chairman: No cross talks please.

جناب جلال خان: جناب سپیکر، آپ تکبر کروگے تو منہ کے بل گروگے، عاجزرویہ رکھوگے تو ہم سے بڑا عاجز کوئی نہیں ہے، ہاں غرور کروگے تو پھر ہم سے بڑا* + + + کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب مسند نشین: مولانا صاحب۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، ہمیشہ جو ہے، میں ایک اور بات کروں گا کہ پوری دنیا میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دا * + لفظ بہ Expunge کړئ جی۔

جناب جلال خان: مہ ئے کوئ، * + گانو سره سړي* + کیږی جی، خیر دے + + + + * + پہ انداز کښې جواب ور کوؤ۔ جناب سپیکر، میں نے یہ * +کالفظ کیوں استعمال کیا، ابھی آتا ہوں اس بات پر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ پر۔

جناب جلال خان: آج بھی Opposite کی طرف سے مجھے گالیاں سننے کو آئی ہیں، جناب سپیکر، ادھر ہماری بہنیں بیٹھی ہیں، کیا یہ گالی دینا صحیح ہے یا غلط ہے، جس کے ساتھ منطق نہ ہو، جس کے ساتھ لاجک نہ ہو، وہ گالیاں دیتا ہے، آپ اس طرح کریں کہ اپنے کچھ معزز ممبر صاحبان کی میں بات کر رہا ہوں، ان کی Proper آپ ٹریننگ کرائیں، ان کو سمجھائیں کہ بھائی اپوزیشن کا کام یہی ہے کہ وہ ہمیں ہمارا آئینہ دکھائیں گے۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب جلال خان: جناب سپیکر، آپ سے یہی ایک التجاء ہے کہ آپ اپنے کچھ جو ہمارے نئے ممبر صاحبان ہیں، ان کو Proper ٹریننگ دلایا جائے کہ اپوزیشن سے آپ کے اوپر تنقید آئے گی، اپوزیشن آپ کو رلائے گی اور آپ کو رونا ہوگا لیکن پارلیمانی لہجے کے اندر آپ نے اس کو جواب دینا ہے، گالم گلوچ، غلط بات، دیکھیں یہ ہاؤس جو ہے، یہ پختون جرگہ ہاؤس ہے، یہ Below the belt کوئی بھی بندہ بات کرے گا، Below the belt کوئی بھی بندہ بات کرے گا تو اس کو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دې دپاره۔

جناب جلال خان: اس کو جواب ملے گا، اسی لہجے میں اور اسی انداز میں جواب ملے گا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تجویز بنه دے ، دې دپاره به سپیکر صاحب ته ریکویسټ اوکړو، د اپوزیشن او حکومتی دغه به کېښینی، د دې به څه حل رااوباسی۔

جناب جلال خان: څه پراېر څه د PIPS والا ټرېنګ ورله ورکړئ چې ممبرز صاحبان لږ په خپل تمیز، دا بد تمیزی، بد اخلاقی، بد تهذیبی ترې نه لاړه شی، په سړی توب او انسانیت پوهه شی چې هلکه د سړی توب سره اپوزیشن ته جواب ورکول څنګه وی۔ جناب سپیکر صاحب، جو آپ کا بی آر ٹی کا منصوبہ ہے، الحمد للہ آپ تو پہلے کہتے تھے کہ جنگلا بس ہے، یہ ایسا ہے اور یہ ویسا ہے، پہلے تو آپ نے اس کو کاپی کیا، چلو مان لیا کہ کاپی کیا ہے، No problem اچھا کیا لیکن پنجاب میں جو بی آر ٹی چل رہی ہے، میٹرو چل رہی ہے وہ Profitable ہے لیکن بدقسمتی سے یہ آپ کی Poor governance کا نتیجہ ہے کہ ادھر آج تین ارب روپے، ادھر آج سپلیمنٹری بجٹ میں اس کے لئے آپ نے گرانٹس مانگی ہیں، Sorry ایک ارب روپے، ایک ارب روپے تو یہ سبسڈی کی مد میں بھئی، اگر آپکو خود کے اوپر surety نہ ہو کہ ایک پراجیکٹ کو ہم لوگ Profitable بنا سکتے ہیں، ایک Product کو ہم لوگ چلا سکتے ہیں کیونکہ اس صوبے کو کتنا مزید نقصان پہنچائیں گے اور کتنے قرضوں میں ڈبوؤ گے، خدارا اللہ کا خوف کریں، باقی اس صوبے کی غریب عوام کے اوپر خوف کریں، آپ کو جھولی پھیلاتا ہوں کہ اس صوبے کی عوام کے اوپر باقی ترس اور رحم کریں، آخر میں یہ کہوں گا کہ جو کل آپ نے کیا، یہ تاریخ یاد رکھے گی، ہمارے دل سے کبھی بھی یہ آپ کے لئے نہیں نکلے گا جس غیر آئینی انداز سے، جس طرح آپ نے Cut motion bulldoze کئے اور بلڈوزر کو فراری کی سپیڈ میں چلا کر Cut motion bulldoze کئے، یہ تاریخ کا ایک حصہ رہے گا، تھینک یو۔

جناب مسند نشین: جناب شفیع جان ایم پی اے صاحب۔

جناب جلال خان: چیئرمین صاحب، کورم بھی پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے، Counting کر لیں۔

جناب مسند نشین: او شماره، Counting او کړئ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

---

*بحکم جناب مسند نشین حذف کئے گئے۔

جناب جلال خان: کورم پورہ نہ دے جی، چیئرمین صاحب، یہ آپ کی جو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجادیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں چلادیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب مسند نشین: گنتی کر لیں جی۔

Mr. Chairman: The quorum is incomplete. The sitting is adjourned till 2:00 pm, Wednesday, 25th June 2025.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 25 جون 2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)